شہاداتِ امیریہ

علی

مکشوفاتِ رحیمیہ

کرامات و ملفوظات

قطب الاولیا شیخ المشائخ حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوری قدس سرہٗ

خلیفہ ارشد قطب العارفین غازی اسلام حضرت اخوند عبدالغفور صاحب سوات قدس سرہٗ

از عارفِ ربانی

حضرت مولانا الحافظ الحاج محمد امیرباز خان صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

اشاعتِ نو

دار التصنیف لمیٹڈ

مجاہد آباد، حب ریور روڈ، کراچی، پاکستان

۱۴۰۳ھ فون: ۲۳۸۲۴۶ ۱۹۸۲ء

عارفِ ربّانی حضرت مولانا محمّد امیر باز خاں صاحب سہارنپوری قدس سرّہٗ

م ۱۳۱۰ھ

حضرت مولانا الحافظ الحاج محمد امیر باز خاںؒ بن نامدار خاں، ۱۷ جمادی الثانی ۱۲۵۸ھ کو بھوجپور ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے۔ حافظ عبد الرزاق صاحب کاندھلویؒ سے قرآن پاک پڑھا۔ دار العلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور میں تعلیم پائی۔

۱۲۸۳ھ میں دار العلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ آپ دار العلوم سے فارغ ہونے والے اولین طالب علم تھے نہایت قابل اور ہونہار تھے۔ زمانۂ طالب علمی ہی میں پڑھانے کی خدمت بھی انجام دیتے تھے۔ ۱۲۸۵ھ میں مظاہر علوم سہارنپور میں مدرس بنا کر بھیجے گئے۔ یہاں مزید تحصیلِ علم بھی کرتے رہے۔ اساتذہ کے اسمارِ گرامی یہ ہیں۔

حضرت مولانا سعادت علی فقیہ سہارنپوری (م ۱۲۸۶ھ)۔ حضرت مولانا شیخ محمّد تھانوی (م ۱۲۹۶ھ) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (م ۱۲۹۷ھ) حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری (م ۱۲۹۷ھ)۔ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی (م ۱۳۰۲ھ)۔ حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی (م ۱۳۰۲ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۱۲۹۴ھ میں قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدّث گنگوہی اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہما کے قافلے کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ جامع مسجد سہارنپور کے ایک مدت تک خطیب رہے۔ طریقت میں قطبِ وقت حضرت شاہ عبد الرحیم سہارنپوری قدس سرہٗ م ۱۳۰۳ھ (خلیفۂ ارشد حضرت اخوند عبد الغفور صاحب سوات قدس سرہٗ م ۱۲۹۵ھ) کے خلیفۂ اول وجانشین تھے۔ آپ کا خود نوشت مجموعۂ مکاشفات "استدراک الامیر من اسرار اللطیف الخبیر" آپ کے حالات وکمالات پر شاہد ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی تصانیف میں "انجلار القلوب"، "شہاداتِ امیریہ علیٰ مکشوفاتِ رحیمیہ" اور "مجموعۂ شجرات" قابل ذکر ہیں۔ ۱۳۱۰ھ میں وفات پائی۔ سہارنپور میں اپنے پیرو مرشد کے مزار مبارک سے کچھ فاصلے پر آپ آسودۂ خاک ہیں۔

آپ کے خلفاءِ کرام میں حضرت حاجی ولی محمد صاحبؒ ریڑھی محی الدین پورہ والے اور حضرت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب بوڑیہ والے خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

مآخذ

مولانا حکیم سید عبد الحیؒ : نزہۃ الخواطر ۸/۴۲ — سید محبوب رضوی : تاریخ دار العلوم دیوبند ۲/۲۳

سید محمد شاہد سہارنپوری : علمائے مظاہر علوم سہارنپور ۱/۳۲۸ — حافظ غلام فرید : احوال العارفین ص ۳۱۱

مولانا عبد اللہ شاہ صاحبؒ : تعلیماتِ رحیمی

قطب الاولیاء شیخ المشائخ حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوری قدس سرہٗ م ۱۳۰۳ھ

تحریر: نفیس الحسینی

آپ قطب العارفین، رئیس المجاہدین حضرت غازی اخوند عبدالغفور صاحب سوات قدس سرہٗ دم ۱۲۹۵ھ) کے خلیفہ ارشد تھے۔ ہمہ وقت ذکر و عبادت، ریاضت و مجاہدہ اور شغل و مراقبہ میں محو رہتے تھے۔ بڑے قوی النّسبت اور صاحب کشف و تصرّف بزرگ تھے۔ سرساوہ ضلع سہارنپور کے رہنے والے تھے۔ گو علمِ ظاہری حاصل نہیں کیا تھا لیکن مبدأ فیاض نے علم لدُنّی سے مالامال کر دیا تھا۔ نہایت درجہ متّبع سُنّت و پابندِ شریعت اور ماحیٔ بدعات و رسوم تھے۔

مولانا عبداللہ شاہ صاحب کرنالیؒ "تعلیماتِ رحیمی" میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت پیر و مرشد بدرجۂ غایت متّبعِ سُنّت اور مُحترز از بدعت تھے۔ کسی عُرس اور محفلِ رقص و سرود و شعر خوانی میں شریک نہیں ہوتے تھے اور اپنے خادمان کو اتّباعِ شرع کا تقید فرماتے تھے اور بدعات سے منع فرماتے تھے۔" (ص ۵۲، ۵۳)

آپ اکابر علماء دیوبند کے معاصر و مرتبہ شناس تھے اور اُن سے غایت درجہ محبّت رکھتے تھے۔ آپ کے خلیفۂ اوّل حضرت مولانا محمد امیر باز خانؒ (م ۱۳۱۰ھ) اپنی تالیف "شہادات امیریہ علیٰ مکشوفاتِ رحیمیہ" میں تحریر فرماتے ہیں:

"خبر حسرت اثر مرگ مولانا و استاذنا مولوی محمد قاسم صاحبؒ (نانوتوی) کی آئی تو حضرت نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ آج میری پُشت دو صدموں سے ٹوٹی ہے۔ ایک مرگ مولوی محمد قاسم صاحبؒ کی سے دوم رحلت مولوی احمد علی صاحبؒ (سہارنپوری) سے۔ یہ دونوں بزرگوار بے ریا، متّبع شریعت، مفیض اکمل تھے۔ مجھ کو ان کے باعث بڑی تقویت تھی۔ اب میں تنہا رہ گیا ہوں۔" (ص ۱۴)

آپ کا فیضان بارانِ رحمت کی صورت تھا۔ "تعلیماتِ رحیمی" میں آپ کے خلفاء کرام کے نام اس ترتیب سے تحریر ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا محمد امیر باز خاں صاحب قُدِّس سِرُّہٗ۔
۲۔ حضرت مولانا عبداللہ شاہ صاحب جلال آبادی ثم الکرنالی قدس سرہٗ۔
۳۔ حضرت مولانا شاہ ابوالحسن صاحب سہارنپوری قدس سرہٗ۔
۴۔ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری جو قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدّث گنگوہیؒ سے بھی مجاز تھے۔
۵۔ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب ساکن جھم ضلع رہتک نوراللہ مضجعہٗ۔
۶۔ حضرت مولانا قاری عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تخت ہزاروی۔
۷۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب لدھیانوی نوراللہ مضجعہٗ

آپ کا وصال ۱۲؍ربیع الاول ۱۳۰۳ھ بروز دوشنبہ ۸۹ سال کی عمر میں ہوا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔ مزار مبارک سہارنپور میں ڈبنی والا قبرستان سے کچھ آگے جانب مغرب سرساوہ روڈ کے کنارے واقع ہے۔

اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله

طالبان راه حق را مژده باد که بنده ضعیف خاکپائے رحیمی غفوری محمد عبد الخالق مہمی از عرصه دراز میخواست که قدرے جواہر زواہر یعنی کرامات حضرت مرشدنا منبع الحقایق مظہر الدقایق غوث المتمکنین غیاث السالکین فیاض الثقلین حاجی الحرمین خیر خواه خلق الله حاجی عبد الرحیم شاه رحمة الله علیه آویزه گوش طالبین صادقین کنم مگر از خوبی قسمت دست طلب تا بنقد مراد نرسید الحمد لله والمنة که درین زمان سعادت توامان مکشوفات چند و ملفوظات پابند یعنی

شہادات میریہ

علی

مکشوفات رحیمیہ

از صدیق ثانی و عمر معانی شیخ الثقلین حاجی الحرمین قاری قرآن حافظ نکته دان فاضل اجل عالم بے بدل حضرت مولانا مرشدنا مولوی محمد امیر باز خان صاحب خلیفه اولی حضرت ممدوح الصدر بیاوری طالع سعید بدستم افتاد بنا بر آن نفع ارباب صحبت و ذخیره آخرت ورا در سنه ۱۳۱۹ هـ دریں چند اوراق مطبوع کنانیدم و از دعاء خیر مستفیضان امیدوارم

بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ (انبالہ) میں باہتمام منشی محمد بلال کرم بخش طبع کرایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علی اولیائہ العظیم الذی خصص بالہامہ الشریف وانکشافہ اللطیف لیہتدی المخلوقین باعتقاھم ویومنوا بیوم الدین اما بعد کہتا ہے فقیر پرعصیاں محمد امیر باز خاں خاکپائے غفوری کفش بردار رحیمے کہ بتاریخ بستم ماہ جمادی الثانی سن بارہ سو ستانوے ہجری میں حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث محرم اسرار قلوب خلق اللہ نخبہ اولیاء اللہ حاجی عبدالرحیم شاہ لازال شموس تقدیسہ طالعتہ کے مجلس میں حسب عادت قدیم مابین عصر و مغرب چند معتقدین واکثر مریدین مخلصین بیٹھے تھے تو دفعتہً موج دریائے کرامت رحیمی کی پہلی اور خاشاک وساوس قلوب کدورت اسلوب طلبہ کو دھوئی اُسوقت حضرت مخدومنا مرشدنا مدظلہ نے حاوی فہوم وعقول واقف قول رسول معتقد اولیاء اللہ مولوی صفتہ اللہ سلمہ اللہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولانا اس زمانہ میں وہ وہ فیوض شرعی وسلوک طریقے جاری ہو رہے ہیں کہ زمانہ سابق میں اِس کا عشر عشیر بھی نہ تھا اور اس خادم سے وہ وہ کرامتیں وقوع میں آئی ہیں کہ پہلے اُس سے کوئی نہیں جانتا تھا۔ چنانچہ اگر کسی بزرگ کے مکتوبات میں آپ کوئی کرامت و فراست دیکھیں یہاں سے صبح سے

شام تک بیٹھیوں خرق عادت انکی مثال پادیں مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت یہاں تو خط دائرہ اولے سے خط اخری مل گیا اور بحکم ہوالاول ہوالآخر کی جو فیض رونق اسلامی زمانہ اولی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میں تھا وہی اس زمانہ میں شیوع ہوا چنانچہ آپکی خلفاء وخدام سے کوئی جگہ ہندوسند بنگالہ وپنجاب وپورب وپچھم عرب و عجم خالی نہیں علے الخصوص ولایت ہند میں توکوئی ضلع نہیں ہے کہ حضور والا کے دس بیس آدمی نہوں حضرت نے فرمایا کہ ہاں لیکن ایک افسوس ہے کہ میرا تو حال یہ ہے کہ ہر ہر مرید بلکہ ہر فرد بشر کے روئیں روئیں سے خبردار ہوں اور جب تک شیخ کا ایسا حال نہو تو اسکو مرید کرنا حرام ہے۔ کیونکہ امراض قلوب کا کیسے معالجہ کریگا مگر میری زندگی میں کوئی میرا خلیفہ یہ کام نہیں کرتا ہے تاکہ میری بھی اطمینان ہو بعدازاں فرمایا کہ مولانا آپکا حال بیان کرتا ہوں کہ ایک روز آپ کے لئے یہ دعا کری ہے کہ پاک پروردگار مولوی صفتہ اللہ کو چند حاجت عطا فرما ایک اولاد خوبصورت دوم مکان وسیع سوم مال دولت اسقدر کہ برادری میں نام آوری کما وے چہارم عزت درحکام مجازی پنجم زن حسینہ تاکہ اس امور سے مفرغ القلوب ہو کر یاد آلہی میں مشغول ہو وے مولانا نے عرض کیا کہ حضرتا یہ تو پوری پوری بات میرے دل کی ہے یہی حسرت ہے اور یہ ہی آرزو ہے۔

بعدازاں حضرت نے فرمایا کہ ایک افسوس دیگر یہ ہے کہ سابق میں اگر از صد یک کرامت ظاہر ہوئے خلفاء نے اس کو اپنی بیاض میں درج کے اور یہاں سے صدہا اور ہزارہا کرامتیں وش بیش سال سے ظاہر ہوتی ہیں لیکن کسی خلیفہ یا مرید کو یہ حوصلہ نہوا کہ یک از لکہ لکھے کیونکہ مجاہدات و ریاضات اپنی میں مستلا رہتے ہیں مولوی صاحب نے فرمایا کہ بیشک یہ کار کرنا واجب ہے کہ میں نے باوجود علوم اور عمر کے ایسے خوارق ہرگز نہیں دیکھے **بعدہ** جناب معظم نے مجھکو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ میرے چاند تو ہی اس کار کو کر اور لکھنا شروع کر اس لئے امتثالا للامر یہ سراپا نقصان تاریخ بست و دوم ماہ مذکور سے اسکو شروع کرتا ہے اور اول یہ عرض کرتا ہے کہ سابق از سن نوے دوسہ سال کی کرامتیں وسفر حج کے خوارق بیاض لطائف میں اور چند فراست

وکرامت بعد کے بیاض کرایف میں تحریر کرکے لکھ چکا ہوں کہ حال حضرت کا یہ ہے کہ ؎

ماامنا شہورا ودھورا ثم وتنقضے الا ابالی

اس لئے دیگر احوالات باسرہا مسطور نہیں کرسکتا مگر چونکہ اسوقت خود فرمایا تو یہ التزام کیا۔ کہ جو کچھہ آیندہ کو مجھکو معلوم ہووے تحریر کرونگا اور سابق کا حال رشتہ نظم میں منسلک نکروں گا الا ماشاء اللہ اب شہدوش قلم کو میدان تحریر میں جولان دیتا ہوں +

کرامت۔ ایک روز حضرت کی خدمت میں عمر خاں لوہاری والے نے آنکر عرض کیا کہ حضرت میرے بارہ میں فلانی زمین کی تقسیم کی نسبت دعا کیجئے کہ وہ لوگ تقسیم کردیں حضرت نے تامل کرکے فرمایا کہ فلانی زمین غرب کی جانب ہے اور جنوب کی جانب تالاب اور شمال کی جانب دیگر زمین ہے اس شمال والی زمین کو کہ حق دختری ہے کیوں نہیں تقسیم کیا اور حق العباد دبا کر بیٹھ گیا۔ اس نے عرض کیا کہ حضرت حق ہے یہ قصور مجھسے ہو رہا ہے اور کہا کہ حضرت آپکے پاس اس کا نقشہ ہے جو مصرح بیان فرماتے ہیں +

کرامت۔ ایک روز محمد بخش لاہور سے بارادہ بعیت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور درمیان گفتگو کی عرض کیا کہ اپنے فرزند میراں بخش کی نسبت کہ ڈیڑھ سو روپیہ کی تنخواہ کا نوکر ہے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ بیان کی کچھہ حاجت نہیں ہے فلانا مکان فلانی سمت کا جو درمیان فلانے سوداگر مہاجن اور درمیان منشی میراں بخش کے بابت شفعہ کے جھگڑا ہے اسکو تو چاہتا ہے۔ سو میں دعا کروں گا۔ بفضلہ تعالےٰ وہ خوش ہو جاویگا پس محمد بخش سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے دست و پا چومنے لگا اور کہا حق ہے یہی آرزو تھی اسکے سوائے جو کچھہ محمد بخش کو حضرت نے انکشافات لاہور کے اول سے آخر تک بیان کئی سب کا قائل اور مصدق ہوا +

کرامت سید محمد خان سہارنپوری کھانے پاردی باشتیاق تمام حضرت کی زیارت کے واسطے دہرہ دون سے حاضر ہوا مگر دو تین روز اسکو مشغلہ امراض اپنی والدہ میں گذر گئے اور یہ شخص حضرت کا روئے شناس نہ تھا جب حضرت کی خدمت میں آیا اور سلام علیک کرکے مصافحہ کیا حضرت نے دفعتہً فرمایا کہ کھانے پار والے

تین روز سے میری ملاقات کے واسطے آیا ہے اب تک میری پاس کیوں نہیں آیا
تھا وہ تیرا بیمار بھی آچھا ہوگیا ہے اُس نے تعجب کر کے تصدیق کے اور عذر معذرت
بیان کی اور مجھسے دہرہ جاکر متعجبا سارا قصہ بیان کیا +

کرامت۔ امداد حسین پیشکار دہرہ دون کا اپنے وطن الہ آباد گیا تھا وقت مراجعت
کے حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا جسوقت خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے
سر دست فرمایا کہ میر امداد حسین تو اچھا ہے تو تو عنقریب تحصیلدار ہونیوالا ہے لیکن
دو روز سے میری زیارت کا ارادہ کیا تھا اب تک کیوں نہیں آیا تھا اُس نے عرض
کیا کہ حضرت یہ تو سچ ہے فلانی فلانی جگہ مجھکو دو شب کا حرج واقع ہوگیا ہے لیکن
آپ کو میرا نام اور میرا حال کس نے بتلایا حضرت نے مسکرا کر فرمایا ے

ہر ولی کو در تحیر با خدا است کے شود پوشیدہ راز چپ و راست

بعد ازاں دیگر مخفیات اُنکی بیان فرمائی وہ اسی وقت خلعت بیعت سے مشرف ہوکر
دہرہ آئے اور اُسی روز کالسے کے تحصیلدار ہوگئے +

کرامت عمرداز بہیڑہ والا جب مجھسے شرف بیعت سے مشرف ہوا تو حضرت
کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت میری دو زوجہ ہیں اور اولاد ایک سے
بھی نہیں مجھکو افسوس ہے کہ اتنا مال و دولت و جاگیر میری کس کے پاس جاویگی
حضرت نے فرمایا کہ تیری بیوی سابقہ کو یہ مرض ہے۔ کہ جس وقت تو جماع کرتا ہے
زیر ناف درد شدت کا اُسکی ہوتا ہے اور حیض کے وقت میں بندش سے خون آتا
ہے اور تیسرا فلانا مرض ہے۔ اُس نے تصدیق کی اور پابوس ہوا اور عرض کیا کہ
واقعی یہی مرض ہے۔ اس کا معالجہ نہیں ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکو فلانی
فلانی لوراق پکاکر سہ چہار روز استنجا کرایا کر خدا بہتر کریگا۔ پس عمرداز نے یہ کام کرایا
اللہ کے فضل سے اُسکے ایک لڑکا ہوا پھر دوسرا حمل کہ چند اولاد پسری دختری ہوئی۔

کرامت حکیم عبدالرحیم کھوڑی والے نے جب حضرت کا حال سنا میری معرفت
عرض کرائی کہ میرے فرزند دلبند کو ایک ایسا مرض ہے کہ کثرت سے خود بھی اور دیگر

اطباء سے معالجہ کرایا مگر صحت نہیں ہوئے اور وہ درد بازو میں ہے اور ہر وقت رہتا ہے
وہ تحریر و ہنر سے معذور ہے حضرت نے فرمایا کہ بہتر ہوگا بفضل خدا پندرہ روز میں خبر آئی
کہ خود بخود اُسکی درد کو تخفیف ہوگئی اور وہ حکیم مسطور خدمت شریف میں آنکر شرف بیعت
سے مشرف ہوا۔ کرامت۔ جب کریم بخش کھوڈہ والا حضرت سے خلعت بیعت سے
مشرف ہوا۔ عرض کیا کہ حضرت میرا دس گیارہ سال سے نکاح ہوا ہے اور اولاد سے محروم
ہوں چونکہ میں مالدار ہوں بمنشاء والدہ صاحبہ کے میرے لیئے دو نکاح تیار ہیں اگر
اجازت ہو تو ایک نکاح دیگر کرلوں تاکہ اولاد سے خوش ہوں حضرت نے اُسیوقت
فرمایا کہ دو زوجہ کے بیچ میں عدل ہونا کسی مولوی سے بھی ممکن نہیں ہے یہ ماخوذگی
قیامت کی ہے لیکن تیری زوجہ کو یہ عذر ہے کہ وقت جماع کے فلانی جگہ درد ہوجاتا
ہے اور حیض کے وقت میں یہ تکلیف ہے اور فلانا فلانا دیگر مرض ہے اُس نے تصدیق
کی حضرت نے فرمایا کہ میں دعا کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ تیری اولاد ہوجاویگی۔

کرامت قادر بخش مرید خاص حضرت کا حضرت کی خدمت میں آیا اور بہت سے
افسوس سے کہا کہ سولہ سال میرے نکاح کو ہوچکی ہیں اور اولاد سے مایوس ہوں آپ
ہی کوئی نقش عطا فرماویں حضرت نے فرمایا کہ تعویذ گنڈا میرا کام نہیں ہے لیکن میں دعا
کرونگا خدا تجھکو خوش کردیگا بفضل خدا دوسرے سال اس کے بخیریت تمام دختر پیدا
ہوئی اور وہ بہت شکر گذار ہوا۔ اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور دونو نے پرورش پائی۔

کرامت سلطان الدولہ نواب احمد علیخاں والی بھوپال نے سات آٹھ ماہ سے
لکھا تھا کہ میں دو سال سے ہر حج کی موسم میں واسطے خرید خیول تازیکی مبالغ کثیرہ
روانہ کرتا ہوں مگر بقضاء الٰہی ہر سال اسپان پر آفت پہنچتی ہے اور اب تک ایک
بھی میسر نہیں ہوا۔ آپ دعا فرماویں کہ امسال گھوڑے تازی باامن وامان آویں حضرت
نے لکھ بھیجا کہ ہمنے دعا کی ہے بفضلہ امسال بخیریت تمام خیول سے آپ خوش ہوں گے
بعد عرصہ کے حضرت نے قلم ہدایت رقم سے تحریر فرمایا کہ ہماری نزدیک خیول وہاں سے
آچکے ہیں کیا باعث کہ اب تک ہمکو آپ نے اُسکی آمد بشارت کی بشارت نہیں دی

پس اسکے جواب میں آیا جسکی عبارت بعینہ تحریر کرتا ہوں نامہ مبارک پہنچکر باعث خرمی ہوا
تھا اور سلطان دولہ بہادر کو بھی معائنہ کرایا گیا تھا بشارت اسپان سے خوش ہوئے تھے
اُس سے ایکروز بیشتر مقام بصرہ سے خط خریدے اور جہاز پر سوار کرنے ہفت راس
اسپ کا پہنچا تھا بعدش سولہ روز میں گھوڑے بمبئی پہنچے اور بوجہ تکلیفات جہاز کے بیمار
ہو گئے اور پندرہ روز وہاں مقیم رہے اب وہاں سے روانہ ہوئے ہیں دو تین روز
میں یہاں پہنچیں گے +

کرامت ایکروز ایک شخص اجنبی آیا بعد سلام علیک کے اُس سے حضرت نے
دریافت کیا کہ تیرا لڑکا کہاں ہے اس نے کہا فلانی جگہ فرمایا کہ دوسرا لڑکا کہاں
ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ وہ بھی وہاں ہی ہے بعد میں کچھ گفتگو کر کے حضرت نے
مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو انکو جانتا ہے میں نے عرض کیا کہ میں اب تک نہیں
پہنچانا حضرت نے فرمایا کہ یہ امام علی خاں حافظ مولوی عبدالرحیم نگری والے کا ماموں
ہے۔ لیکن میں بھی نہیں پہچانتا ہوں صرف قیاس اور فراست سے کہتا ہوں اُس نے
عرض کیا کہ حضرت حق ہے میں وہی ہوں جو کچھ آپ نے فرمایا پھر حافظ صاحب ممدوح کے
احوال دریافت کئے + کرامت ایکروز منشی قدرت اللہ صاحب روڑکی سے آئے
اور دہرہ میں وہ مجھ سے بیعت ہوئے تھے بعد گفتگو استفسار سایل کے میں نے
عرض کیا کہ یہ وہ منشی قدرت اللہ ہیں جو اہل تشیعہ سے سُنیت میں آکر مجھ سے خلوت
بیعت سے مشرف ہوئی ہیں اور اشغال و عقاید میں کامل ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں
تجھ سے پہلے انکا حال دریافت کیا تھا مگر چونکہ انکی طبیعت میں دہرہ کا تعلق ہو رہا ہے
میں نے سمجھا کہ یہ شخص دہرہ سے آیا ہے اور آج کل میں ایک شخص دہرہ سے آنیوالا
ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حق ہے آج حافظ مولوی محمد یعقوب خاں صاحب دہرہ سے
تشریف لائے ہیں وہ کہتے تھے کہ منشی محمد اسماعیل صاحب اپنے وطن کو روانہ ہونے
والے ہیں اُن کا ارادہ ہے کہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہو کر راہی وطن کو ہونگے
وہ ایک دو روز میں آنیوالے ہیں سو حضرت آپ کو انکی خبر ملی ہوگی +

کرامت سید نیاز علی شاہ ہٹیڑ والے ایکروز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے
جب حضرت نے کچھ بیان کرنا شروع کیا وہ باوجود اسبابت کے کہ زبان دراز اور زیادہ
گو تھا سرنگوں ہو کر استماع جواہر زواہر سے گوشوارہ پُر کرنے لگا بعد اختتام کلام کے اس نے
عرض کیا کہ عالیجاہا میں نے بہت سے علماء و درویش ہند و پنجاب جنوب و شمال
پورب و پچھم اور ہر ہر اطراف و نواح کے دیکھے اور بہت سے شخصوں کا نام بھی لیا لیکن
میری آجتک کسی سے اطمینان قلبی نہیں ہوئے اور ہمیشہ اس مرض کا تشنہ رہا
مگر بفضل یزدان بیچگون کے آج حضور کی خدمت میں آنکر وہ پیاس بجھی اور تمام و
کمال تشفی قلبی حاصل ہوئی۔ مگر افسوس یہ ہے کہ میں مدت سے پیاسا تھا اور حضرت
کی بحور آبحیات کو لوگوں سے سنتا تھا۔ لیکن بایں خوف کہ جتنے دیکھے مکار دیکھے حضرت
کے ساحل فیوض تک نہ آتا تھا آج عرصہ کثیرہ میں یہ افاضہ خوض حوض رحیمی کا ایک جرعہ
ملا اب میری یہ آرزو ہے کہ حضور مجھکو اجازت فرما دیں کہ میں گاہ و ماہ حضور کے نالہ
پند سے کچھ سیراب ہو جایا کروں بعدہٗ راہ میں چلکر ہر کہ و مہ سے حضرت کی تعریف
کرنے لگے۔ **کرامت** یہ قصہ عجیب و غریب ہے کہ نور چشمے سیدۃ النساء و دختر خسرپوڑہ
حضرت مرشدنا مدظلہ کے بعد چندیں بخار کی حالت نزع میں ہو کر نبض و حرکت وغیرہ
کو جواب دیکر عالم جاوید کو روانہ ہوئی اور اس بات کو دو گھنٹہ کامل گذر گئے تھے کہ بعد
اجتماع مخلوق کی تجہیز تکفین بھی ہو چکی اور چونکہ حضرت قدیم مریض رہتے ہیں حضرت
کی تشریف آوری کی انتظاری دیکھی اور بعد طلب بسیار کے حضرت بھی تشریف لے گئے
جب اس مرحومہ معصومہ کو دیکھا تو حضرت بھی اشک ریز ہوئے اور اس کے سینہ
پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے قدرت الٰہی اُسکے سینہ میں گرمی آئی تو حضرت
نے اُسپر کلام الٰہی پڑھ کر دم کری اُسکو حرکت ہوئی پھر حضرت نے مکرر کلام الٰہی دم
کری اُس نے چیخ ماری اور تمام حاضرین کو تعجب ہوا پھر سہ کرر حضرت نے کلام الٰہی
دم کری تو اُس نے ہاتھ و پیر پسارے پھر حضرت نے کلام الٰہی دم کری تو اُس نے
خودبخود کروٹ لی پھر آنکھ کھول کر زبان شیریں بیان سے حلوا ریز ہوئی اور تمام آدمی

خوش و خورم ہوکر اپنے اپنے مکان پر روانہ ہوئے اگلے روز اُس نے کچھ طعام طلب کیا اور تناول فرمایا بعدہ صحتیاب ہوکر پرورش پائی اور شادی ہوئی اور چند اولاد اسکے پیدا ہوئی چنانچہ اسوقت بیس سال سے زیادہ گذرے کہ وہ اب تک حیات ہے * بوقوع اس قصہ کے حضرت نے فرمایا کہ یہ بات کچھ تعجب کی نہیں ہے یہ مجھکو وراثت بکمال اتباع و صفائی عقاید کے مثل وراثت امراض اپنے شیخ سے ملی ہے کیونکہ ایکبار ایک شخص کا انتقال ہوگیا اور جنازہ تیار کر کے حضرت کی خدمت میں لائے اور حضرت مرشد نا معظم یعنی اخوند صاحب علیہ الرحمت کو واسطے امامت اداے صلوۃ جنازہ کے طلب کیا جب حضرت تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھکو اول اسکی صورت کا دیدار کرادو بعدہ نماز ادا کروں گا۔ پس لوگوں نے اُس کا کفن اٹھاکر مُنہ کھولا تو حضرت مرحوم نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کر اور اسکی زندگی ہے تو زندہ کر اسیوقت کفن ہلا اور قدم حیات میں رکھا پس اس کو ویسے ہی اٹھاکر اسکے گھر لے گئے اور وہ شخص پنتیس سال کے بعد مرا *

کرامت ایکروز ایک شخص اجنبی محض آیا کہ کسی نے ہم میں سے اسکو نہیں پہچانا جب وہ سلام علیک کر کے بیٹھا اسیوقت حضرت نے مذمت بے نمازان و بدو بینان و مشرکان رسمی و اہل مزامیر و فساق و بے ایمانان بیان کرنا شروع کی اور وعیدات ان امور کے ثابت فرمائی جب قریب گھنٹہ کے اس وعظ کو ہوگیا تو وہ شخص اجنبی خود اٹھکر اور سلام کر کے چلا گیا۔ پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی جانتا ہے یہ کون شخص تھا یہ تو بڑا خبیث اور اخوان الشیاطین سے تھا تو اُسوقت مولوی نوازش علی نے کہا کہ اسکا نام نور محمد ہے اور یہ ساڈھورہ کی جانب کا رہنے والا ہے۔ اسکا عقیدہ اکثر رفض کیسا ہے اور سخت بدعتی ہے میں اس سے ملانہ رفاض سے واقف ہوں *

کرامت اکروز امیر خاں سہارنپوری نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عرصہ دراز سے بیروزگار حیران و پریشان رہتا تھا اور کسی جگہ کوئی صورت تعلقہ کے نہیں میسر آتی تھی لاچار حضرت میاں صاحب کی خدمت میں التجا لایا حضرت نے دعا فرمائی اور کچھ نام پاک پروردگار کا زبان تاثیر بیان سے عنایت فرمایا بفضلہ ۳ ماہ سے

مجھکو علاقہ عمدہ آرام کامل گیا اب مجھکو حضرت سے عقیدت کامل ہوگئی ہے میرا جی چاہتا ہے کہ آپ مجھکو حضرت سے بیعت کرا کر اپنے خدام خواص میں شمار کریں +

کرامت حضرت چندروز سے مشوش تھے کہ کسی جگہ مقبرہ اپنا و مسجد بنجاوی مگر چونکہ حضرت متوکل علی اللہ ہیں کوئی صورت سمجھ میں نا آئی آخرالامر متوکل بار خدا ان دنوں میں زمین خرید کر چاہ و مسجد وغیرہ کا تہیہ فرمایا بفضلہ رزاق مطلق و کارساز متوکلان برحق کے جب عمارت شروع ہوئی تو ہر ہر جانب پورب و پچھم جنوب و شمال ٹونک بھوپال لاہور شملہ وغیرہ سے روزمرہ دس دس بیس بیس پچاس پچاس سو سو دو دو سو روپیہ کی ہنڈویاں آنا شروع ہوا اور عمدہ طرح سے عمارات تیار ہوگئی اور صدہا روپیہ صرف میں آیا + کرامت جب چاہ تیار ہونا شروع ہوا تو قیام سے رکوع کرکے سجدہ میں گیا لوگوں کو خوف اپنا اور ہلاکت چاہ کا ہوا بفضلہ تعالےٰ بعد دو گھنٹہ کے چاہ نے سجدہ سے خود بخود قیام کیا اور کچھ نقصان کوٹھے و عمارت کو نہ پہنچا +

کرامت بابو اسماعیل جب دہرہ سے تشریف لائے حالانکہ حضرت نے اُنکو تمام عمر نہیں دیکھا تھا اور اُنکے دل میں کچھ خدشہ انکشاف بواطن کا تھا جب وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے بعد جواب سلام کے فرمایا کہ محمد اسمٰعیل کب آئے سید محمد خاں و منشی امداد حسین وغیرہ دہرہ کی باشندے اچھے ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ بعد میں فرمایا کہ مجھکو کس نے تبلایا کہ تم دہرہ سے آئے ہو اور تمہارا نام بابو اسماعیل ہے وہ متحیر ہوکر عرض کرنے لگے کہ یہ آپکی کرامت ہے مجھکو تو اس کا خدشہ نہیں رہا بعد ازاں دیگر مکاشفات جو اُنکی اوپر دہرہ میں گذری تھی بیان فرمائی اور حقیقت کشف کے ان کو سنائی +

کرامت حافظ نظام الدین صاحب نے ایکروز جلال آباد سے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت غلام محمد نے اجازت تبدیلی مکان کی مانگی ہے کہ اُنکو ایک قضیہ پیش آگیا اُسیوقت بلا تامل حضرت نے فرمایا کہ فلانے شخص نے جھوٹا دعوی تکبّراً اُنپر کیا ہے وہ خود جھوٹا ہوجاویگا اور اسکے بعد کچھہ فتنہ نا اُٹھیگا اُنکو کہدو اور تاکید کردہ کہ ہرگز

اُس مکان کو نہ چھوڑیں اس میں ان کا نقصان ہوگا +

کرامت حافظ نظام الدین صاحب جب گئے تو حضرت نے فرمایا کہ تمہارے دو جگہ سے روزگار آدیں گے اول کو مت اختیار کرنا کہ دوری بعید سے ہے دوسرے کو اختیار کر لینا کہ اُس میں نفع ہوگا بعونہ بعدہ فرمایا کہ اول علاقہ پشاور سے آویگا ہمکو منظور نہیں ہے کہ اتنی مسافت پر جاؤ۔

کرامت ایکروز مولوی محمد قاسم صاحب سہارنپوری نے حضرت سے آکر عرض کیا کہ حضرت چند سال سے میرے صاحبزادے کا نکاح ہوا ہے اور اولاد نہیں ہوتی آپ دعا فرماویں کہ میرے پوتا پیدا ہووے تاکہ میری نسل آیندہ کو چلے پس حضرت نے فرمایا کہ بفضل خدا اسی سال میں تمہارے پوتا پیدا ہوگا مگر اُسکی اسم کی موافق بحساب ابجد کے فی عدد پاؤ سیر گندم مساکین کو تقسیم کیجو بفضل خدا و بدعائے مرشد برپا اسی سال میں انکے صاحبزادے کے لڑکا پیدا ہوا اور انہوں نے تصدق کا وعدہ ایفا کیا۔

کرامت نواب محمد ناظر خاں نے جلال آباد سے آکر عرض کیا کہ حضرت چالیس برس کے قریب میری عمر آئی میں اولاد سے محروم ہوں میرے حق میں دعا فرمائیے کہ اس نعمت سے ممنون ہوں حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال میں تمہارے لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر ہمعدد اسکے اسم کے پاؤ سیر گندم فقرا کو تصدق کیجو بفضل خدا اُسی سال میں اُن کی اختر سعید کاشانہ اہلیہ سے طلوع ہوا اور انہوں نے ایفاء وعدہ فرمایا۔

کرامت ایکروز عبد الغفور سہارنپوری مرید حضرت کے نے آکر عرض کیا کہ حضرت مجھکو اور میری اہلیہ کو بڑا رنج ہے کہ میرے اولاد نہیں ہوتی ہے اور نا حمل رہتا ہے حضرت نے اُسیوقت تامل کر کے فرمایا کہ بشارت باد کل شب کو تم ایک چارپائی پر پڑے ہوئے مہینے حمل کے جو گنتے تھے کہ چھار ہیں وہ صحیح ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب تیرے اولاد ہوگی وہ اسی وقت بیہوش ہوگیا اور موجد ہو کر عرض کیا کہ حق ہے بفضل خدا ششش ماہ کے بعد اس کے لڑکا پیدا ہوا +

کرامت جیونا سہارنپوری اسقدر مریض تھا کہ جنون عتوہ سے کفر تک نوبت

پہنچی تھی کثرت سے معالجات کیئے مگر اچھا نہیں ہوا نماز روزہ دین واسلام کو جواب دیتا تھا وہ حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کیا حضرت نے بعد اصرار کثیرہ کے اسکو چند نقش عطا فرمائے اور دعا اسکے حق میں کی بفضل خدا وہ تندرست ہوگیا اور باہوش ہوگیا اور شرف بیعت سے مشرف ہوکر قرآن خواں و وظیفہ خواں وغیرہ حالات سینہ والا ہوگیا اور اُسی ماہ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اُسکو حمل رہگیا۔

کرامت ایک روز ایک شخص محض اجنبی صورت حضرت کی خدمت میں آیا اور سلام کر کے مصافحہ کیا حضرت نے اسکو متعارف کی طرح معانق کیا اور حسب عادت پیار کیا اور فرمایا کہ تو آگیا جب وہ بیٹھا تو فرمایا کہ اب تک تیری ترقی نہیں ہوئی اُس نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا کہ لاڈوہ کہاں ہے عرض کیا کہ حضرت وہ تو ضلع انبالہ میں ہے اور مجھ سے چھ کروہ ہے فرمایا کہ اندری کہاں ہے عرض کیا کہ وہ ضلع کرناں میں ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اندری وہ ہی ہے جسکے پاس کو نہر جمن چلتی ہے اُس نے عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ ٹوٹے مکانوں کے قریب کو نہر جاتی ہے عرض کیا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ اُن مکانوں کو کیوں نہیں تعمیر کرائے اس نے عرض کیا کہ حضرت نوابوں کے مکان ہیں اور عمدہ ہیں اُنکو اسسے غفلت ہے بعد ازاں دیگر مکاشفات بیان فرمائی اور فرمایا کہ عنقریب تو جمعدار ہوجاویگا جب وہاں سے رخصت ہوئے میں نے اس اجنبی سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں رہتے ہو اس نے بیان کیا کہ میں اندری کی پولیس میں نوکر ہوں میرا نام معین الدین ہے میں نے کہا کہ تم اس سے پہلے حضرت سے ملے تھے اس نے کہا کہ میں تمام عمر حضرت کی شکل سے واقف نہیں ہوں صرف حضرت کا نام سنکر حاضر ہوا ہوں +

کرامت عنایت اللہ خاں متقی سہارنپوری حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت اب تو نوکری کی تھانہ میں جمعداری میں تنگ ہوگیا ہوں حضرت نے فرمایا کہ کناری کا لال عمامہ باندھ لے اس نے عرض کیا کہ یہ تو میرا درجہ نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا تعجب ہے بفضل خدا شش روز اس کی سرساوہ کے تھانہ میں عوضی

جیف کی ہوگئی بعد ازاں اُسی درجہ پر بہٹ میں مستقل ہوگیا پھر چندیں عرصہ بعد
میں وہ کوتوال ہوگیا + کرامت چند سال زمینداروں کی زراعت کم پیدا ہوتی تھی
ایک سال حضرت نے الٰہی بخش و امانت علی وغیرہ والیان موضع خورد کو فرمایا۔ کہ
امسال جسقدر ہوسکے ڈول و نالی میں خوب بزرپاشی کردو انشاءاللہ تعالے سب پیدا
ہوجاویگا۔ اُنہوں نے ویسا ہی کیا لفضل خدا اس قدر اُس سال پیداواری غلہ کی
ہوئی کہ ستر ستر اسی اسی کی عمر والے یہ کہتے تھے کہ ہمنے اپنی تمام عمر ایسی کھیتی
نہیں دیکھی + کرامت ہر سال حضرت مجھکو فصل پر خرید غلہ کو روکدیا کرتے تھے
اور فرمادیا کرتے تھے کہ توکل بہ رہ ایکسال حضرت نے مجھکو اور مولوی ابوالحسن کو اور منشی
محمد حسن وغیرہ کو خود فرمادیا کہ امسال فصل پر غلہ خرید لو بقضاء الٰہی نوسیر کا بھاؤ ہوجاویگا
بس ہم لوگوں نے بیس سیر کا فصل پر غلہ خرید لیا بقدرت الٰہی سہ چار ماہ میں سولہ پھر
تیرہ پھر نوسیر کا بھاؤ ہوگیا اور لوگ بہت تنگ ہوگئے +

کرامت موسم خشک سالی کی تھی اور زراع خشکی سے تنگ آگئی تھی ایکروز
امام علی وغیرہ جھینیز والوں نے حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ حضرت ہم تو خراب
ہوگئے زراعت خشک ہوگئی اگر بارش ہووے تو چارا گذارہ ہے حضرت نے فرمایا
کہ اگر تم اپنی ویہہ میں بھیگتے ہوئے جاؤ تو کیا ہو اُنہوں نے کہا کہ آسمان برابر بھی نہیں
ہے مگر اس سے زیادہ کونسی خوشی ہے حضرت نے فرمایا کہ خیر وہ لوگ حضرت سے
رخصت ہوکر جامع مسجد میں نماز کو گئے پس عین نماز کے اندر اسقدر بارش ہوئی کہ تمام
گرد و نواح سہارنپور کی سب کی زراعت بھر گئی +

کرامت قاضی امداد علی چاندپوری منصف صاحب جب حضرت سے اجازت
لیکر اپنے وطن مالوہ تشریف بر ہوئے تو بعد دو ہفتہ کے اون کا عقیدت نامہ اس
مضمون کا آیا کہ میں چند روز سے مریض ہوگیا ہوں آپ دعا فرماویں کہ صحت ہوجاوے
اُسکے در جواب حضرت نے تحریر فرمایا کہ اگر مرضی الٰہی ہوگئی تو صحت تندرستی حاصل
ہوجائے گی لیکن میں نے آپکی خاتمہ بالخیر کے بھی دعا کی ہے بقدرت الٰہی وہ فرمان

حضرت کا ان کے پاس بعد مرگ دو روز کے پہنچا +

کرامت بروز پنجشنبہ خبر حسرت اثر مرگ مولانا و استادنا مولوی محمد قاسم صاحب کی آئی تو حضرت نے آب دیدہ ہوکر فرمایا کہ آج میری پشت دو صدموں سے ٹوٹی ہے ایک مرگ مولوی محمد قاسم صاحب کی سے دوم رحلت مولوی احمد علیصاحب سے کہ وہ بھی ساحل ممات پر کھڑے ہیں یہ دونوں بزرگوار رہبر یا متبع شریعت مفیض اکمل تھی مجھکو انکے باعث سے بڑی تقویت تھی اب میں تنہا رہگیا بقدرت الٰہی بروز سوم یوم شنبہ کو حضرت مولانا و اولانا عالم بیبدل فاضل مستدل محدث کامل مفسر بےبیان کامل مکمل واقف اسرار خفی وجلی مولوی احمد علی صاحب راحل عالم بقا کو ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون +

کرامت کریم الدین رنگساز نے اپنی بیعقلی سے اپنی اہلیہ کو مار اکہ تو ہمیشہ دختران ہی جنا کرتی ہے فرزند کیوں نہیں پیدا کرتی اور نکال دینے کو مستعد ہوا وہ بیچاری حضرت کی خدمت میں الغیاث لائی حضرت نے فرمایا کہ جا امسال تیرے فرزند تولد ہوگا بفضل جل شانہ اُسی سال میں اُس کے فرزند مطلع سرور سے طلوع ہوا +

کرامت جب یہ بات حافظ سینا نے دیکھی تو اس نے بھی حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت میری اہلیہ کے بھی ہمیشہ دختران ہی پیدا ہوتی ہیں میرے لئے بھی دعا فرمادیں کہ فرزند پیدا ہووے حضرت نے اس کے حق میں بھی دعا فرمائی۔ بحکم بیچون سبحان اُسی سال میں اسکے بھی فرزند تولد ہوا +

کرامت میاں مولا بخش رنگساز نے بہت عجز و انکساری سے حضرت سے التجا کی کہ حضرت مجھکو لوگ ہنستے ہیں کہ تیری دو زوجین میں لڑکی ہی لڑکی ہوتی ہیں حضرت اگر حضور دعا فرمادیں تو میرے حق میں بہتر ہو حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مرتبہ تیرے بھی فرزند دلبند پیدا ہووے گا بقدرت کاملہ الٰہی اُسی سال میں اسکے مطلع خانہ سے اختر سعید پسر رشید بہنگام نیک بروز دوشنبہ طلوع ہوا۔

کرامت جسوقت میری اہلیہ اور برادر عزیز مولوی محمد گلباز خاں کی اہلیہ کو حمل رہا حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے لڑکا پیدا ہوا اور گلباز خاں کے لڑکی پیدا ہو

شمس الدین

توکیا ہو میں نے عرض کیا کہ جو کچھ مرضی الٰہی ہے حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا
بحکم رب العزت اسی حمل سے میرے لڑکا اور برادر صاحب کے لڑکی پیدا ہوئی +

کرامت سابق میں مجھکو اور مولوی ابوالحسن کو چند بار اشارے ہوئے کہ حضرت
مرشدنا مخدوم حاجی عبدالرحیم شاہ صاحب مدظلہ اس صدی کے مجدد ہوں گے۔
بقدرت الٰہی عشرہ اخری رجب المرجب ۱۲۹۶ھ ہجری کو مخلصی عزیز مولوی نوازش علی
صاحب کو عالم رویا میں ظاہر ہوا کہ ایک ولایتی آئے ہیں اُنہوں نے دریافت کیا
کہ میاں صاحب عبدالرحیم شاہ کہاں ہیں اونہوں نے کہا کہ اس نام کے تو چند لوگ
سہارنپور میں رہتے ہیں آپ کون سے بزرگ کو دریافت کرتے ہو اُنہوں نے فرمایا کہ میں
تو اُنہیں عبدالرحیم شاہ صاحب کو دریافت کرتا ہوں کہ جو اس صدی کے مجدد ہوئے ہیں
مولوی نوازش علی نے کہا کہ میں آپ ہی کا مرید ہوں لیکن میں اس کار تعمیر چاہ و مسجد پر
کہ ان دنوں میں حضرت کے باغ میں تیار ہو رہا ہے مامور ہوں نا تو میں ہی وہاں جاسکتا
ہوں اور نہ حضرت ہی آپ کو اس وقت ملیں گے پس وہ چلا گیا +

کرامت منشی دوست محمد سہارنپوری پارسال اٹک کو جانیکا انکار کرتے تھے
حضرت مرشدنا معظم نے فرمایا کہ تمہارا جانا بہتر ہے گو اس قت چالیس روپے کی تنخواہ
ہے مگر انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ایکسو دس روپے تک تمہاری تنخواہ ہو جاویگی لبقدرت الٰہی
امسال ان کا خط مع نذرانہ کے آیا کہ ایک سو بیس روپے کی ترقی ہو گئی +

کرامت مولوی نجف علی صاحب دہلوی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
اسیوقت حضرت نے اُنکو اُنکے اسرار سے جو دو سال ہوئے کہ راجہ ناہن میں
اضطراب قلبی و غصہ لاطائل وغیرہ پیش آئے تھے بیان کئے مولوی صاحب نے اُسکی
تصدیق کی اور حضرت کی قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ حضرت حق ہے یہ تو آپ نے
بالاجمال فرمایا لیکن تفصیل اسکی یہ ہے اور وجہ ان امور کی یہ تھی +

کرامت عبدالرحمٰن برادرزادہ میرا چند روز سے یہاں آیا تھا حضرت نے کبھی
اس کا حال دریافت نہیں کیا اتفاقیہ اس نے ایک روز جلال آباد جانیکا ارادہ

قصد کیا کہ اپنی ہمشیرہ کو یہاں سے لاوے اور یہ ارادہ اُس نے مخفی رکھا پس حضرت نے
اسی روز مجھ سے فرمایا کہ اہل وعیال مولوی گلباز خاں کے تندرست ہیں اور عبدالرحمٰن کا
کیا حال ہے میں نے کیفیت بیان کر کے عرض کیا کہ وہ آج اپنی ہمشیرہ کو لینے جاتا
ہے حضرت نے فرمایا کہ اُسکو یہاں لانا اچھا نہیں ہے اور اسی مصلحت سے میں
نے اس کا حال دریافت کیا ہے۔

کرامت عرصہ گیارہ سال سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں کبھی بلا اجازت
کوئی کار اندرونی بیرونی نہیں کرتا ہوں آج دل میں آیا تھا کہ کاشکے فرزند دلبند عبدالمجید
خاں طال عمرہ کی شادی کر دیتا پس اسیوقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت
نے اول ہی گفتگو کے کہ اگر تیری برادر زادی یہاں آوے تو توضرور اسکی شادی عبدالمجید
سے کر دے یہ بہتر ہے میں شرمندہ ہوگیا اور عرض کیا کہ جو حکم حضور ہے مجھکو
اُس میں دم زنی کی مجال نہیں ہے +

کرامت شیخ غلام حسنین دہلوی لاہور سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے
جب حضرت نے انکی راز نہانی بیان فرمائی تو وہ مصدق ہوکر کہنے لگے کہ حضرت میں تو
اسی امتحان کے لئے آیا تھا جیسا میں نے سنا تھا اُس سے زیادہ پایا اور بعد میں خلعت
بیعت سے مشرف ہوئے +

کرامت نصف شعبان ۱۲۹۷ھ ہجری بارہ سو ستانوے کو حضرت نے مقبرہ
معلے میں بنائے مسجد کی شروع کرائی چونکہ موسم برسات تھی حضرت نے فرمایا کہ شب
کو وہاں جاکر قطب کو دیکھکر دیوار مسجد کی سیدھی کراؤ میں نے عرض کیا کہ اسوقت
بھی قدرے ابر ہے اور اُسوقت اگر زیادہ ہو جاوے تو مشکل ہے حضرت نے فرمایا
کہ خداوند کریم کو یہ کار کرانا منظور ہے انشاءاللہ تعالیٰ اُسوقت بالکل صاف ہو جاوے گا
تو ہم لوگ بعد نماز عشاء کی جنگل کو چلے اور اسوقت نہایت درجہ کا ابر تھا لفضل خدا
جب اس جگہ پہنچے تو اسجگہ سے بالکل سحاب ممزق ہوگیا اور قطب ستارہ بخوبی ہویدا
ہوا پس اپنا کار کر کے چلے آئے علے الصباح پھر مکرر ابر ہوگیا +

کرامت مولوی فیض محمد صاحب مصطفےٰ آبادی کی زوجہ کو جب حمل رہا حضرت نے فرمایا کہ دو بکروں کے واسطے عقیقہ کی تیاری کیجو بفضل خدا اُس حمل سے اُن کے لڑکا ہوا + کرامت حافظ غلام مولی صاحب کی زوجہ کو جب حمل رہا حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ایک ہی بکری کرنی پڑے گی بقدرت آلہی انکے لڑکی پیدا ہوئی +

کرامت عمر و از دبیہڑہ والے کو ایک مرض تھا فخذ اور عانہ میں اس نے اُسکا کثرت سے معالجہ کیا مگر صحت نہیں ہوئی جب وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے اسکو فرمایا کہ ارنڈ وغیرہ کی برگ میں دو چار روز اُس مقام کو دھو ڈالو بہتر ہوگا بقدرت آلہی جب اُس نے ویسا ہی کیا اُس کا مرض جاتا رہا۔

کرامت ایکروز مجلس عالیہ میں چند مخلصین بیٹھے تھے پس حسب عادت قدیمی مبارک حضرت نے اسرار باطنی بیان کرنی شروع کیے چنانچہ فرمایا کہ بعض مرید ہمارے ایسے ہیں کہ ایک توپ جنسی کوٹھے پر رکھتے ہیں اور ایک توپ چھوٹی نیچے اور حرارت روزہ میں خوب ہی زد و کوب اہلخانوں کو کرتے ہیں۔ اور کسی کا خیال نہیں کرتے یہ حال مولا بخش کا تھا اور بعض مرید ہمارے شب بھر اپنی نیند کھوتے ہیں اور تفکر حسن و قبح اگجن میں رہتے ہیں اور یہ خیال دل میں رکھتے ہیں کہ مبادا علی الصباح مفتاح مجھ سے چھن جاوے یہاں تک صبح ہو جاتی ہے اور اللہ کے بندے کو یہ توکل و بھروسا نہیں ہے کہ وہ کارساز جہاں کا مالک الملک ہے کسی کے حسد و عداوت سے کیا نفع و نقصان ہوتا ہے یہ حال حافظ سینا کا تھا فرمایا کہ بعض مرید ہمارے جب اُن کا حسب حاجت کار چلتا ہے تو عبادت آلہی میں خوب رہتے ہیں اور جب مال زیادہ آجاتا تو خلجان دنیا سے تہجد و اذکار و اشغال ضروریہ بھی چھوڑ چھاڑ کر نفس پروری کی فکر میں لگجاتے ہیں اور حالانکہ اسوقت شکر گذاری سے زیادہ مجاہدہ کرنا ضروری تھا یہ حال بالی شاہ کا تھا الغرض اسی قسم کے اسرار مخلصین کے بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ سب نے اپنے اپنے افعال کا اقرار کیا +

کرامت رمضان المبارک ۱۲۹۷ھ ہجری کا جب حاضر ہوا تو میری الہانہ ساحل

مرگ پر بیٹھے تھے اسوجہ سے مجھکو تفکر و پریشانی زیادہ رہتی تھی صرف امتثالا لامرالشریعہ
قرآن خوانی در تراویح شروع کی مگر مثل اعوام سابقہ کے خوب نہیں پڑھا جاتا تھا تیسری
شب حضرت سے عرض کی کہ اس مرتبہ دل میرا بہت تنگ ہے مجھ سے قرآن شریف
نہیں پڑھا جاتا ہے شاید موجب اس کا پریشانی قلبی از جہت اہلخانہ ہو فرمایا کہ ہاں بعدہ
ہم سب لوگ حضرت کی مجلس سے مراجعت کر کے چلے آئے اور حسب عادت مسجد
میں جاکر فرض عشاء کی ادا کئے اور قرآن شریف شروع کیا بقدرت الٰہی و دعاء مرشد سے
ایسا عمدہ خوش الحانی و بلند آوازی سے قرآن شریف پڑھا گیا کہ سوا چھ پارہ پڑھ گیا
اور کسی کو تکلیف نہیں ہوئی اگر تمام ختم کردیتا تو یقین ہے کہ سب لوگ آسائش ہی میں
رہتے جب حضرت کی خدمت عالیہ میں علی الصباح حاضر ہوا تو فرمایا کہ شب کو کیسا
پڑھا گیا عرض کیا کہ شکر اس کا بجا نہیں لاسکتا رات کو ہمیشہ کی مثل پڑھا گیا حضرت
نے فرمایا کہ جسوقت تو فرض پڑھا کر تراویح میں مشغول ہوا اوسوقت میں نے ہمت
لگائی اور ۳۰ رکوع کامل تیرے سُنے جب اطمینان ہوئے اور حضرت کے مکان
مبارک کو اور میری مسجد قرآن خوانی کو ربع میل کا فاصلہ تھا۔

کرامت نور علی کرنال سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کبھی حضرت اسکو
حال سے واقف نہیں تھے جسوقت ملاقات ہوئی حضرت نے فرمایا کہ تو مولوی عبداللہ
شاہ صاحب کا مرید ہے اس نے عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ تو دروگری کا کار جانتا ہے
عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ میرے دل میں بار بار یہ بات آتی تھی کہ یہ کرنال سے آیا ہے
اور مولوی صاحب کا مرید ہے اور لکڑی کا کار جانتا ہے اس نے ہر ایک بات کو تسلیم
کیا پھر فرمایا کہ تو پڑھنے کو آیا ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ قرآن شریف پڑھیگا
یا شرح ملا اس نے عرض کیا کہ حضرت میں تو قرآن شریف نہیں پڑھا ہوں میں تو
قرآن شریف شروع کرونگا الغرض اسیطرح سے ہر ایک سر اُسکی بیان فرمائے ❊

کرامت حضرت کا مرید صادق مولا بخش رنگساز اسقدر مریض ہوگیا کہ تمام
بدن سے روح علیحدہ ہوگئی اور واویلا تمام اقربا میں پھیل گیا جب حضرت کو انکی

اطلاع ہوئی تو حضرت نے مجھکو طلب کر کے فرمایا کہ جاؤ مولا بخش کے مکان میں اُسکو جاکر دیکھو اور سب کے اطمینان کر دو میں نے دعا کی ہے وہ زندہ اور تندرست اُسیوقت ہو جاویگا میں اُسیوقت جاکر دیکھا کہ تمام اقرباء اُسکی گریہ کر رہے تھے اور وہ مدہوش پڑا تھا میں نے اس کے پاس بیٹھکر حسب فرمودہ حضرت اُسکے گوش اور بدن پر دم کیا۔ اُسیوقت اس کو ہوش آگئی تو میں نے اُسکو حضرت کا فرمان سنایا اتنے میں کچھ بات کرتے کرتے وہ بالکل تندرست ہو گیا تو اُسوقت بیان کیا کہ جب میں بالکل بیہوش ہو گیا اور جان بھی بدن سے نکل گئی میں نے آپ کو اور حضرت میاں صاحب کو اپنے پاس دیکھا اُسیوقت کلمہ پڑھا اور ہوش میں آگیا ہوں بفضل خدا اُسیوقت اٹھکر بیٹھ گیا اور تمام شخص اپنے اپنے مکان کو واپس ہو گئے ؛

کرامت منشی امداد حسین پیش کار کو دہرہ دون میں حضرت نے تحریر فرمایا کہ اپنا اسپ سابقہ بہت جلد فروخت کر دو کہ اس میں آپ کے حق میں بہتر ہو گا ورنہ نقصان ہے پس اُسی ہفتہ میں اُسکا جواب آیا کہ حسب ارشاد مرشد کے اسپ مذکورہ کی قیمت کرتا تھا کہ اتنے میں بیمار رہوا اور اگلے روز خود بخود مر گیا حضور کا ارشاد تو حق ہے مگر میری قسمت میں نقصان ہی تھا +

کرامت منشی عالم خاں نے دہرہ دون سے تحریر کیا کہ فلانے شخص کے ذمہ میرے کئی صد روپے بابت فروخت اسپ مادیہ کے قرضہ ہے اگر حضور ارشاد فرماویں میں اسکی نالش کر دوں حضرت نے بعد مراقبہ کے تحریر فرمایا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ اُس سے بذریعہ خط کے آپکو روپیہ وصول ہو گیا ہے اگر یہی بات ہے تو جھوٹی نالش کی کیسے اجازت دوں اور اگر نہیں تو اس کا حال تحریر فرماؤ کہ وہ کیسے روپے تھے۔ بقدرت الٰہی اس کے درجواب آیا کہ واقعی اُس قرضدار نے ایک چٹھی صد روپیہ کی سامنے ایک انگریز کے لکھدی تھی اور اُس نے اقرار بھی عطا روپیہ کا کیا تھا مگر ہنوز وہ روپیہ مجھکو نہیں ملا ہے ؛ **کرامت** حضرت نے ایک روز فرمایا کہ شب کو مجھکو عجیب حال پیش آیا۔ کہ اُس سے میرا رو واں رو واں مرجھا یا وہ یہ ہے کہ ایک شخص مجھکو کسی جگہ لے گیا

اس جگہ نہایت ہی تپش اسقدر ہے کہ تشنگی اور حرارت سے جان فق ہوتی تھی میں
اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ مقام دوزخ سے پانصد کردہ ہے یا پانصد سالہ
کردہ پر ہے یہ اسکی حرارت ہے جب آگے لیگیا تو ایک میدان دکھلایا کہ بہت
وسیع و فراخ مثل چوترے کے تھا اور تپش اُسکی کا بیان نہیں ہوسکتا ہے اور
وہ سُرخ تانبے کا تھا جب میں اُسکی تاب نہ لاسکا تو میں نے اس مزاور کو کہا
کہ مجھکو دوسری جانب لیچل وہ مجھکو دوسرے راستہ کو لے چلا تو اُس طرف
قدرے خنکی تھی اور لے جا کر ایک مقام پر کھڑا کیا کہ مثل چاہ تو بر تو کی تھا۔ اُسکے اندر
جہانتک نظر جاتی تھی بجز نار کے کچھ نظر نہیں آتی تھی اور عمق اسکا ہرگز نظر نہیں آتا
مگر لپیٹ اور جھونکار حد سے زیادہ تھی میں نے جب اس کا حال دریافت کیا اس
نے کہا کہ جہنم یہی ہے پس اُس نے ایک راہ اس کا دکھلایا کہ وہ مثل ریب آب
پن چکی یعنی سلامی کے تھا جب میں اسکی مصلحت پوچھی تو اس نے کہا کہ میں آپ کو
اس کی کیفیت کا معائنہ کراتا ہوں اتنے میں اُس نے ایک شخص کو طلب کرایا جب
وہ آیا تو اُس کو اُسے چبوترے مرقوم الصدر پر گرایا وہ گرتے ہی ایسا ہوگیا کہ جیسے
گندم آتش پر بریاں ہوکر اوچھلتا ہے پس وہ شخص اُس فرش پر اسقدر اُچھلا کہ کیفیت
اُسکی بیان میں نہیں آتی اور بے تاب ہوکر گر پڑا ایس گرتے ہی اسکو پکڑ کر اُس سلامی
مذکور الصدر میں گرایا اُسکو گرتے دیر نہ ہوئی تھی کہ اندر چاہ سطور الاحوال سے ایک سانس
آیا کہ وہ شخص اُس سانس کے صدمہ سے مثل آب قلا بہ پن چکی کے اندر چلا گیا اور اس کا
کچھ نشان نہیں ملا فرمایا کہ میں نے اُس سے کہا کہ تو مجھکو یہاں سے جلدی لے چل مجھکو
اسکے دیدکی طاقت نہیں ہے پس گریہ وزاری بے نہایت کی +

کرامت حضرت مخدوم مکرم کو راجہ صاحب والئی تاہن نے خط لکھا کہ آپ ایک
بار یہاں تشریف لاویں گو بعد میں واپس اپنے وطن تشریف لیجاویں اور وہاں سے ہی
متوطن رہیں میں حضور کو صد روپیہ ماہواری وسہ رسدہ پیشکش کیا کروں گا حضرت
نے بباعث کفر اُسکی کے تحریر فرمایا کہ تیری ملک میں تین چیز ناقص ہیں اور خلاف

مسلمین کی اگروہ تبدل کردو تو میں حاضر ہوں ورنہ تو کفار میں مسلمان مجھکو تجھسے کیا سرکار وہ یہ ہے کہ اپنی حکومت میں عید وجمعہ کی نماز کی اجازت دی اور بروز عید الضحے گاؤ کشی لبطور قربانی کے اور وہ جو اپنے مردہ کے باعث مسلمان کو سوگ کرتا ہے - وہ موقوف کرو اگر یہ تینوں شرطیں ادا ہوں تو ایکبار آؤں ورنہ تو خوش رہ۔

کرامت بماہ ساون کہ بالکل بارش سے خشک گیا تھا اسکے اندر برہمنان نے مشہور کردیا تھا کہ اس سال میں قحط سالی ہوگی پس ایک مہاجن نے حضرت کی خدمت آکر تفتیش کی کہ حضرت ہمارے برہمن خشکی بھادون میں مشہور کرتے ہیں اگر ایسے ہی ہے اور آپ اجازت دیں تو میں ایک دوہزار کا غلہ خرید کر لوں تاکہ نفع ہو حضرت نے فرمایا کہ جو تیرا جی چاہے تو کر میں تو یہ جانتا ہوں کہ بفضل خدا انشاء اللہ تعالیٰ بھادون میں بارش باران رحمت آلہی ہوگی وہ چلاگیا اور چند روز کے بعد ماہ بھادون حاضر ہوا بقدرت آلہی شب قدر بشب بست ونہم کی تھی کہ سحری کے وقت میں خوب ہے خزانہ غیب سے مطر رحمت یزدانی برسی ؎

کرامت مولوی غلام حسنین نے دہلی سے تحریر فرمایا تھا کہ بی بی کمو بیگم صاحبہ زوجہ نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس اعظم لاہور کی پر ایک مقدمہ جھوٹا مخالفین نے دایر کرادیا ہے - وہ یہ ہے کہ بیگم صاحبہ کی ایک خادمہ تھی وہ بمرض دنبل مبتلا ہوکر مرگئی بیگم صاحبہ پر اسکے قتل کی تہمت لگائی آپ دعا فرماویں کہ وہ لوگ اپنے دروغ کی پاداش پاویں اور بیگم صاحبہ کی عزت وآبرو بنی رہے اور وہ اس سے بری رہیں کیونکہ میں حق لکھتا ہوں حضرت نے شب کے وقت مراقبہ کیا معلوم ہوا کہ بے شک بیگم صاحبہ کی خطا ہے بیگم صاحبہ کچھ غصہ میں آکر اُس خادمہ پر ناراض ہوئی اور برا کہا جب اُس نے عذر پیش کیا تو بیگم نے اُسپر اول سگ شکاری چھوڑوا کر کٹوائی بعد میں چوب سے زدوکوب کی یہاں تک کہ اسکے جسم پر زخم مثل دنابیل کے ہوگئے پس حضرت نے مولوی غلام حسنین صاحب کو لکھدیا - کہ میں دعا حق کی کرتا ہوں ناحق کی نہیں کرتا میرے نزدیک بے شک اسکی خطا ہے

اور بیگم اُس خانہ کی قابل واقع ہے آپ نے خلاف تحریر فرمایا بعدہ مکرر سہ کرر بربیت بیگم کی غلام حسنین نے تحریر کیا ہر جواب میں اُنکے حضرت نے پہلا ہی قصہ تحریر فرمایا آخر کو حضرت نے تحریر فرمایا کہ خطا اُسکی بے شک ہے مگر میں اُسکی تخفیف سزا کی دعا کروں گا کہ خداوند کریم بیگم کی خطا معاف فرماکر اسکو رہا فرماوے۔ اور قدرے قلیل سزا اسکو ملجاوے بقدرت لم یزل دو ہفتہ کے بعد دہلی سے شیخ غلام حسنین صاحب کا خط آیا اس میں یہ تحریر تھا جو بعینہ لکھا جاتا ہے۔

پرسوں خط لاہور سے آیا باوجودیکہ پانچ وکیل منجانب مدعا علیہا مقرر ہوئے مقدمہ سنگین تھا حضرت ہی کی دعا نے اثر کیا کہ جو بی کمو بیگم قید سے محفوظ رہی اور فقط پانسو روپے جرمانے پر عقب گذاری ہوگئی ورنہ ہر ایک یہی کہتا تھا کہ ضرور قید ہوگی اور ننگ ناموس برباد ہوگا +

کرامت ایک روز حضرت کی اہل نے التجا کی کہ آج ہمکو ثمر مینڈسی درکار ہے حضرت نے فرمایا کہ اسوقت میرے پاس کوئی خادم نہیں ہے کہ بازار سے تلاش کرؤں اُنہوں نے اصرار کیا حضرت نے مضطرب ہوکر فرمایا کہ میں کیا کروں خدا چاہے پہنچاوے بفضل خدا اُسیوقت ایک آدمی اجنبی نے آکر دروازہ کھڑکھڑا کر کہا کہ میاں صاحب جو گاذر کے مکان کے پاس رہتے ہیں وہ کہاں ہے حضرت نے کہا کہ میں ہوں اُس نے اسیوقت چند ثمر مینڈسی پیش کیے حضرت نے فرمایا کہ یہ کیسی ہے اُسنے عرض کیا کہ حضرت میرے دل نے چاہا کہ یہ تحفہ حضرت کی خدمت میں پہنچاؤں سو لیکر حاضر ہوا ہوں - ایسے ہی کثرت سے ہوتا تھا کہ حضرت کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی تھی یا کسی چیز کو دل چاہتا تھا اور اُسکا سامان نہیں کرسکتے تھے تو اسیوقت منجانب اللہ کوئی شخص حضرت کی خدمت میں حاضر کردیتا تھا +

کرامت حضرت کو خشت مسجد میں ہفتاد روپیہ قرضہ کے دینے تھے کمہار نے ایک روز آکر تقاضا کیا کہ مجھکو اسیوقت پنجاہ روپیہ کی درکار ہے حضرت نے فرمایا کہ دس پانچ روپے تو اسوقت موجود ہیں اور پنجاہ روپے انشاءاللہ تعالے

سہ چہار روز میں دونگا بقدرت الٰہی دو روز گذر گئے اور روپیہ کا سرانجام نہوا حضرت
کو اپنے وعدہ کا زیادہ خیال ہوا جب تیسرا روز ہوا بقدرت الٰہی گامے خاں زمیندار
موضع کھیڑی کا کہ محض اجنبی تھا وہ آیا اور حضرت سے دست بیع ہوا اور پنجاہ روپے
اُسیوقت خدمت کئے حضرت خوش ہو گئے +

کرامت حضرت نے جو وعدہ بارش بہادون کا خلاف برہمنان کے کیا تھا
بقدرت الٰہی جب بہادوں کا دو روز باقی رہگئے اسقدر بارش باران رحمت الٰہی بطور
جھڑی کے ہوئی کہ سہ چہار روز آسمان پر کسی نے سورج ندیکھا اور تیرہ سیر گندم
سے اسی روز اٹھارہ سیر ہوگئی اور صورت ارزانی وقوع میں آئی اور تمام اطراف
سے اسیقدر نزول رحمت کی خبر آئی +

کرامت غلام حسنین نے دہلی سے آکر عرض کیا کہ حضرت بی کمو بیگم اپیل کرنا
اپنے مقدمہ معلومہ میں چاہتی ہے حضرت نے فرمایا کہ اُس کے مزاج میں بڑا غصہ
اور تنگ مزاجی اور سستی اور بدگمانی ہے اور اُسکے کلتیں ہیں درد ہوا کرتا ہے۔
اسیوجہ سے اُسکے اولاد نہیں ہوتی ہے۔ اُس نے سب امراض ظاہری و باطنی
اسکیکا اقرار کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ ان عیوبات باطینہ سے تایب ہو تو اُسکے
اولاد اور نیز منظور اپیل کی دعا کروں اُنہوں نے عرض کیا کہ میں اُسکو لکھتا ہوں +

کرامت الٰہی بخش ساکن موضع کھوڈنی نے ایک گاؤمیش ارزاں قیمت
میں خریدی اس گاؤمیش نے چند روز تک بجز ایک وقت کے شیر ندیا الٰہی بخش
نے حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ حضرت وہ گاؤمیش تو ایک وقت شیر
دیتی ہے اور مجھکو دو وقت کے شیر کی حاجت ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اُسکے کان میں
کہدے تجھکو دو وقتہ شیر دینا پڑے گا پس اس مرید صادق نے اسیوقت اپنے
موضع میں جاکر اُس گاؤمیش کے کان میں کہدیا کہ میرے مرشد حقیقی نے فرمایا ہے کہ
تجھکو دونو وقت شیر دینا ہوگا اور اُسیوقت برتن لیکر بیٹھا بفضل خدا و دعا مرشد
بربا کے اُسنے اسیوقت شیر دیدیا اور اُس روز سے دو وقتہ شیر دیتی رہی +

کرامت حضرت کو ایک روز بتقریب دعوت کہ ہفت صد نفر کو طعام کھلایا تھا۔
من پختہ شیر کی ضرورت تھی سو حضرت نے مواضعات کے مریدوں سے شیر طلب کیا
حسب وسعت اپنوں کی شیر لائے چونکہ قادر بخش چاٹکی والے نے اپنی گاومیش
کا دودھ دوہ لیا تھا مگر بوقت ظہر اُسنے اپنی گاؤمیش کو کہا کہ حضرت کے لئے
شیر کی ضرورت ہے اور برتن لیکر دودھ دوہنا شروع کیا بقدرت خدا اُس
غیر وقت میں اُس گاؤمیش نے شیر بہت سا دیدیا لوگوں کو بڑا تعجب ہوا +

کرامت بماہ شوال ۱۲۹۷ھ ہجری کو اہلیانہ میری مسماۃ حمید النساء اس جہان
فانی سے راحل عالم جاودانی ہوئی دس روز کے بعد لوگوں نے میرے رشتہ نسبت کی
نسبت ہجوم کیا میں نے سب کو لیت و لعل میں ٹالا آخر کو ایک شخص نے ایک لڑکی
عفیفہ اہل ہنر اہل قوم شرافت کا کہ دالدین جسکے حجاج تھے آکر مجھسے پیام کہا اور تاکید
کی کہ اسیوقت لا یا لنعم کا جواب دو چونکہ قدیم سے میری عادت ہے کہ بلا اجازت یا بلا
اشارت حضرت مخدومنا مرشدنا کی کوئی کار دین و دنیا کا نہیں کیا کرتا میں نے کہا
کہ آجکل میں حضرت سے مشورہ لیکر اور اس بات کو تحقیق کر کے جواب دونگا پس
اسیوقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ فلانا شخص آیا اور یہ بات کہے
مجھکو اسکے باب میں کیا حکم ہے حضرت نے بلا تامل فرمادیا کہ مجھکو ایسا شبہ پڑتا ہے کہ
اس کار میں دھوکا اور فریب ہو اور تجھکو لوٹ کھسوٹ کے جواب دیدے میں نے وہاں
مراجعت کر کے اس کی فکر کی بقدرت کاملہ شام تک اسباب کا اسقدر قصہ
صاف ہوا کہ مثل آئینہ کے تھا وہ عورت جو اس کار کی بانی مبانی تھی ایک مکارہ
جہاں قرانہ تو امان کہ جسکو میں سابق سے بھی جانتا تھا اسکے اندر تھی اور تمامہ یہ
اسی کا فریب تھا کہ میرے پاس پیام بھیجا تھا +

کرامت ایکروز حضرت کی خدمت میں مولوی نور محمد لودھیانوی اور مولوی محمد بخش
لودھیانوی اور مولوی اکرم الدین اور مولوی کریم الدین بنگالی وغیرہ مخصوصات از
مریدان فیضیاب تھے حضرت نے بطور بیان کی ہر یک کے اسرار باطنیہ بیان

فرمائی کہ فلانا شخص شب کو یہ کام کرتا ہے اور فلانا یہ کام کرتا ہے اور فلانے کے دل میں
یہ بات ہوتی ہے اور فلانے کے دل میں یہ بات ہوتی ہے بعد ازاں جب سب حضرت
کی خدمت سے مراجعت کر آئی تو بعض اشخاص نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے دل
میں فی الواقع یہی رہا کرتا ہے جو اسوقت حضرت نے فرمایا ہے میں نے کہا کہ
ہمارے حضرت ہر حاضر باش و مریدین کے حال سے مطلع رہتے ہیں ؛

کرامت ایک روز بروز یکشنبہ حضرت نے فرمایا کہ آج خط نہیں آیا ہے
میں نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا کہ ایک خط میں کچھ مبلغان ہیں اور مجھکو عمارت میں
دینا ضروری ہے صبح و شام میں وہ خط آنیوالا ہے خیال رکھیو بقدرت الٰہی علی الصباح
بروز دوشنبہ دس ۱۰ روپے کی ہنڈوی انبالہ سے کہ اُس سے حضرت واقف
بھی نہیں تھی اچانک آگئے اور حضرت خوش ہوئے ؛

کرامت عزیز دین محمد اور والد اُسکے جب تخت ہزارے سے واسطے
زیارت حضرت مرشدنا میاں صاحب کی حاضر ہوئے حضرت نے سالہا سال کے
دونو کے احوال قلبی مشروحاً بیان فرمائے انکو تعجب ہوا کہ اول تو یہ بات زبان پر
نہیں آئی دوم یہ کہ چہار صد کروہ کی بات کیسے حضرت پر ظاہر ہوئی تسلیم اور رضا کر گئے ؛

کرامت ایک روز قریشی حکیم حسین بخش ساکن رامپور کے کہ آدمی ذی ہوش
اور اہل علم تھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے اکثر یہ احوال اُسکے کہ دل
میں پیش کر رہا تھا ظاہر کئے کہ کبھی آپ کو شوق علم اور کبھی فقیری اور کبھی دانائی اور
کبھی دنیاوی وغیرہ اسوقت آرہے ہیں اس نے ان سب کو تسلیم کر کے عرض کیا
کہ واقعی حق ہے مگر میں یہ تصور کرتا ہوں کہ اللہ اکثر جہاں گردی کے مگر ایسا درویش
صاحب فراست نہیں دیکھا اور میں حضور کا ہی قائل ہوا بعدہ اُس نے ایک درویش
کا قصہ کہ رامپور میں نووارد تھا اور دعوی کمالیت کا رکھتا تھا پیش کیا کہ وہ درویش
کیسا ہے حضرت نے بعد غور و تامل کے اُسکا تمام احوال عادات کا بیان فرمایا
اُس نے کہا کہ واقع اسکا تو یہی حال ہے حضرت نے فرمایا کہ بس وہ شیطان کا بھائی

ہے اس کا ہرگز یقین دل میں مت لانا کیونکہ معاف احکام الٰہی صوم وصلوٰۃ وغیرہ حضرت رسول الثقلین صلے اللہ علیہ پر کسیوقت نہیں ہوئے وروہ اسکا تارک ہے +

احکام الٰہی

کرامت ماہ شوال ۱۲۹۷ھ ہجری میں اہلخانہ میری کا انتقال ہوگیا تھا حضرت نے ایک تدبیر میرے رشتہ کی نکالی تھی مگر اس میں مجھکو شش و پنج بہت سارہا اس لئے شب کے وقت جو جو مشورہ اُن ایام میں مولوی نوازش علی اور نیز آیندہ دیگر مثل مولوی عبدالرحیم و مولوی عبدالحق وغیرہم کے آیا کرتے تھے علی الصباح حضرت ہر ہر بات موی موی بہر بیان کر دیا کرتے تھے کہ فلانی کے ساتھ میں یہ شوری تھا اور فلانی کے ساتھ میں شوری تھا مجھکو ندامت بدرجہ کمال آتی تھی آخر کو میں نے ہر ایک سے اس احوال کو مخفی کیا اور کسی سے اس بات کو عیاں نہ کیا بعدازاں جب دل میں شب کو یا دن کو اسکی تشویش ہوا کرتی تھی حضرت اُسکو میرے دل میں سے بطور خود صاف فرما دیا کرتے تھے اور اطمینان کر دیتے تھے۔

کرامت الشب بست ہشتم ذی الحجہ ۱۲۹۷ھ ہجری کو نواب محمد شریف خاں سفیر امیر کابل کہ کسی تقریب سے سہارنپور تشریف لائے تھے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے اسوقت نصائح مناسبہ تعبیط فرمائے بہت کچھ شکر گذار ہوئے اور حضرت کے مرض استسقا سے بہت رنجیدہ ہوئے یہاں تک نواب ممدوح شب بھر نہ سوئے اور دن بھر حضرت کے مرض کا رنج یاد کرتے رہے اور کہتے رہے کہ ایسا شخص میسر ہونا محال ہے +

کرامت چند سال گذرے کہ جب قصہ لامذہبی پیدا ہوا یعنی غیر مقلدی میں مولوی محمد انصاری سہارنپوری مہاجر مکی کو لودھیانہ میں معاملہ پڑا اور لوگوں کو اس طریقہ میں بڑا خلجان پڑا حضرت میاں صاحب مدظلہ کو زیادہ خیال ہوا تو اسی ایام میں شب کو استخارہ اور دعا کر کے بستر استراحت پر راحت فرمائی اُسوقت دیکھا کہ آپ ایک میدان میں کہ مثل حرم شریف مکہ معظمہ کی ہے وہاں تشریف لیجاتے ہیں اور آگے آگے آپ کے ایک بزرگ ضعیف نحیف سفید ریش میانہ قد ایک کتاب

طویل وضخیم ہاتھ میں لئے ہوئے جاتا ہے حضرت نے سمجھا کہ یہ امام صاحب ہیں اور
دو آدمی اس بزرگ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں حضرت میاں صاحب بھی اپنا کار چھوڑ
کر ان کے پیرو ہو رہے یہانتک کہ ایک جگہ پہنچے تو ایک شخص عمدہ پوشاک خوش
اخلاق ملا اور اُس بزرگ سے بعد سلام علیک کے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ آپ کہاں
تشریف لیجاتے ہیں اُس نے فرمایا کہ یہ کتاب حضرت سید الثقلین نبی الحرمین
صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سند کرانے جاتا ہوں اس شخص مسلم نے عرض
کیا کہ اسکی صحت میں تو کلام نہیں ہے مگر یہ دو شخص کون ہیں فرمایا کہ ایک ہدایہ اور دوسرے
درمختار حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ مجھکو خلجان پڑا اور میں نے عرض کیا
کہ حضرت یہ تو بشکل انسان ہیں ہدایہ و درمختار کیسے ہو سکیں مجھکو تشویش ہے پھر سب
آگے پہنچے تو ایک شخص دیگر عمدہ خوش اسلوب اُسی بزرگ کے ملاقی ہوا اور سلام
علیک و مصافحہ بجالایا اور دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف بر ہوتے ہیں اُنہوں
نے فرمایا کہ اس کتاب کو حضرت صلعم سے سند کرانے جاتا ہوں اس شخص نے
بھی یہی عرض کیا کہ حضرت اسکے اندر تو کچھ کلام نہیں ہے مگر یہ دو شخص کون ہیں۔
انہوں نے فرمایا کہ کلام آلہی اور کلام رسول صلعم حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ
مجھکو پہلے سے زیادہ تعجب ہوا کہ وہاں ہدایہ و درمختار اور یہاں قرآن وحدیث اور
یہ بشکل انسان ہیں یہ کیا اسرار ہے غیر مقلد اسی خلجان میں پڑے اور میں مقلد
ہو کر پریشان ہوا میں آگے نہیں جانیکا اُس ملاقی مسلم نے فرمایا کہ ایک منزل دیگر
باقی رہی اسکا راز کھلجاویگا الغرض جب آگے گیا تو ایک مجلس نہایت مزین و
مروق جلوہ دار ملے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مولوی محمد امیر باز خاں اگر
اسوقت میں ہوتے یا دوسرا کوئی خلیفہ تو میری بھی اسوقت اطمینان ہو جاتی ایک
شخص نے کہا کہ مولوی امیر باز خاں یہ کھڑا ہے حضرت نے جب مجھکو دیکھا تو فرمایا
کہ مولانا تو کب سے یہاں ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت تمام راستہ آپ کے
پیچھے پیچھے چلا آتا ہوں مگر ادب کے جہت سے سامنے نہیں آیا اتنے میں حضرت نے

دریافت کیا کہ اب کس کی دیر ہے کسی نے کہا کہ یہ بزرگ کتاب والا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور راول ملاقی مسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ملاقی ثانی مسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ دونو پیچھے والے حضرت امام ابی حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور یہ بڑی کتاب بخاری شریف ہے اور اب انتظاری حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے پس حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بہت بشاشت ہوئی اور خوشی حاصل ہوئے حتیٰ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ کتاب بخاری کھولی تو اس میں ہدایہ و درمختار تھے پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونو کتب فقہیہ پر ہاتھ رکھکر دو بار فرمایا کہ یہ بھی حق ہے اور یہ بھی حق ہے حضرت فرماتے ہیں کہ مجھکو اسوقت اسقدر جوش و وجد ہو گیا کہ تمام اہل مجلس اُسی طرف مایل ہو گئی اور شور ہو گیا - اُس میں میری آنکھ کھل گئی حضرت فرماتے ہیں پس معلوم ہوا کہ فقہ حدیث سے جدا نہیں ہے اور مذہب ائمہ اور ملت ان کا صحیح و درست ہے اور مقبول رسول و خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے +

کرامت جب مجھکو دہرہ جانے میں کوئی عائق پیش ہوا تو حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ مجھکو اجازت ہووے کہ باغونوالے خط لکھدوں تاکہ بعد میں وہاں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ آج تمکا دن متوقف رہ کل کو دیکھا جاویگا پس بقدرت خدا اگلے روز حافظ غلام مولی صاحب خان احمد پور ضلع انبالہ سے تشریف لائے اور حضرت سے میرے لئے جانے کی اجازت لے لی میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ وہاں سے مجھکو تکلیف زیادہ ہوگی مجھکو وہاں سے بند فرماویں تو حضرت نے ایسا ہی کیا پھر اگلے روز میں نے عرض کیا کہ حضرت دہرہ سے اب بھی کوئی نہیں آیا مجھکو اجازت ہو کہ باغوں والے ضلع منظفر نگر خط لکھدوں تاکہ وہاں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ ابھی موقوف رکھ آجکی شب دیکھ لی مجھکو دہرہ کی ابتک امید ہے بفضلہ تعالے شانہ اگلے روز دہرہ سے خط آگیا الغرض بہت اطمینان کے ساتھ دہرہ سے آدمی آیا اور مجھ کو وہاں لے گیا +

کرامت شیر جنگ خاں ٹہر والہ چند ماہ سے عالم بیکاری میں حیران تھا۔
کسی جگہ اس کا روزگار نہیں بنتا تھا آخر الامر لاچار ہو کر بماہ شوال حضرت میاں صاحب
کی خدمت میں حاضر ہو کر فریاد کی حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ بماہ ذی الحجہ
تیرا روزگار باحسن وجوہ ہوجاویگا بقدرت لایزال ماہ ذی الحجہ میں بلا تکلیف اسکا روزگار
بن گیا اور وہ آرام میں ہوگیا ۔ کرامت ہمیشہ جب میں دہرہ میں آتا تھا آب و
ہوا نا موافق آیا کرتا تھا اور نزلہ اور گلے کے مرض میں مبتلا رہا کرتا تھا اب بھی اول
روز ایسا ہی خلل دیکھا اور اُسیوقت حضرت کی خدمت میں بذریعہ خط عرض کر دیا بفضل
خدا اُسیروز سے ہرگز کچھ نہ رہا اور خوب ہی گلو صاف رہا اور دیگر امراض مربوطی نے ایذا
نا پہنچائی ۔ کرامت جب دہرہ دون میں آیا تو حافظ مولوی محمد یعقوب نے بیان کیا
کہ حضرت پارسال یہاں سے ایک قصہ عجیب گذرا ہے کہ یہاں سے ایک درویش
مسمے بعبداللہ شاہ سیلانی خلیفہ خاص شاہ سلیمان سنگڑ والوں کی کہ بعمر ہفتاد سالہ تھا
اور آدمی عمدہ تھے سیر و سلوک طے کردہ دہرہ میں تشریف لائے حسب اتفاق
گفتگو در بارہ طریقت و بیعت وغیرہ آئے پوچھ پاچھ کے میں نے اپنا توسل حضرت
مخدومنا ہادینا جناب حاجی عبدالرحیم شاہ مدظلہ کو تبلایا اُس بزرگ نے حضرت شاہ
صاحب کی کمال و بزرگی کا انکار کیا اور چند روز اسی قسم کے مباحثہ رہے انجام کار کو
ایکروز وہ ہی درویش علی الصباح خورسندہ و مسرورہ مسکراتے ہوئے میرے پاس
آئے اور فرمانے لگے کہ حافظ یعقوب میں تجھکو بشارت دیتا ہوں اور ایک قصہ
عجوبہ سناتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے تیرے پیر یعنی حضرت میاں صاحب مدظلہ
کو حق جانا اور اُن اعتراضات سے جو بیشتر کیا کرتا تھا باز آیا اور بیقین خلافت و استفادہ
صاحب علیہ الرحمت سے کیا یعنی میں نے شب کو اسی بارہ میں آپ کے پیر صاحب
کی نسبت وہ استخارہ کیا کہ صاحب علیہ الرحمت سے مجھکو پہنچا ہے اور ایک دو بار
ہی میں نے اسکو کیا ہے دیکھا کہ صاحب علیہ الرحمت یعنی حضرت عبدالغفور اخوند صاحب
سوات و بونیری اُس حالت صحیحہ میں کہ جس میں نے حضرت کو عرصہ گذشتہ ہوا دیکھا

تھا جلوس فرما ہیں اور گرد اگرد قصور کے تمام خلفا، اور حضرت شاہ سلیمان صاحب
موجود ہیں یکایک صاحب علیہ الرحمت نے فرمایا کہ اُٹھو عبدالرحیم شاہ سہارنپوری
آتے ہیں اُنکی تعظیم کے لئے چلو پس سب لوگ اور حضرت صاحب علیہ الرحمت
بھی پائے پیادہ ۳ میل تک گئے تو حضرت میاں صاحب مع ایک خلیفہ کے
پالکی میں سوار ہوئے ملاقی ہوئے اور حضرت میاں صاحب سواری سے اتر کر
صاحب علیہ الرحمت سے ملے اور پیر صاحب نے میاں صاحب کو پالکی میں سوار کرایا
اور اپنے جلوس پر لائے اور نصائح فرمائے میاں صاحب نے شکایت اپنے
امراض استسقاء کی کہ ۱۰ سال سے لاحق حال ہے کی صاحب نے اطمینان
فرمائی کہ عاشقان خدا مصائب میں مبتلا ہی رہا کرتے ہیں پھر میاں صاحب
نے میری نسبت یعنی عبداللہ شاہ کی نسبت شکایت کی صاحب نے اسکا عذر
فرما دیا پھر صاحب علیہ الرحمت نے لوگوں کو فرمایا کہ عبدالرحیم شاہ ایک آفتاب ہے،
جھاڑوں میں چھپا ہوا بعد ازاں میاں صاحب نے صاحب سے چند کلام کئے
اور سب چلے گئے مگر مولوی امیر باز خاں صاحب علیہ الرحمت سے کھڑے ہوئے
التفاتات کرتے رہے حافظ محمد یعقوب کہتے ہیں کہ اس درویش نے باوجود نامعرفتی
کے حضرت میاں صاحب کی اور آپ کی بجنسہ صورت بیان کی ۔

کرامت ایک روز لخت جگر عبدالمجید خاں کہ اُسکو بھی ہمراہ دہرہ لایا تھا اُسکی
ساق میں ناگاہ چند دانہ پڑ گئے اور درد کرنے لگے اور خارش کنیرہ اُٹھی اسیوقت حضرت
کی خدمت میں بذریعہ عریضہ عرض کیا بفضلہ تعالے شب کو بالکل آرام ہوگیا کوئی درد ذرہ
باقی نہ رہی ۔ **کرامت** الٰہی بخش دہرہ والے نے بیان کیا کہ میرا گاڑی کے کار
میں وظائف میں کچھ حرج ہوتا تھا ارادہ ہوا کہ اس کار کو چھوڑ دوں پس دہرہ سے
میاں صاحب کی خدمت میں اسکی اجازت کے لئے حاضر ہوا حضرت نے بیٹھتے ہی
بلا عرض مطلب کے فرمایا کہ الٰہی بخش گاڑی کے اندر ذکر اذکار تو خوب چلتا ہے بڑا عمدہ ہے
کرامت شیخ عبدالعزیز مرحوم سہارنپوری نے جبوں خاں سے بیان کیا کہ میرا

ارادہ تھا وکالت کا سو الہ آباد جا کر وکالت کا امتحان دیا اور وہاں سے واپس آیا چونکہ حال
امتحان کا معلوم نہ تھا مکرر ارادہ کیا کہ الہ آباد جا کر اس کے تحقیق کراؤں اسلئے اسکی اجازت
کے واسطے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے بیٹھتے ہی بلا
عرض بیان فرمایا کہ امسال تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا کیوں فکر کرتے ہو سال آیندہ جو ہونا ہوگا
ہو رہے گا پس عبد العزیز ویسے ہی رنجیدہ واپس آئے بقدرت خدا پندرہویں روز
پرچہ نا پذیرائے امتحان کے آگئے اور اگلے سال شیخ عبد العزیز کا انتقال ہو گیا رحم اللہ
علی حالہ + کرامت ایک روز مولوی حاجی فاضل اجل سید محمد حسین رامپوری
شاگرد خاص مولانا محمد اسحاق صاحب کے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں تشریف
لائے حضرت نے بعد نصائح کے فرمایا کہ بعض لوگ بڑی کم ہمت اور سست بنیاد
ہوتی ہیں جب شبکو غسل کی حاجت ہو جاتی ہے تو اسوقت اٹھکر غسل نہیں کرتے
بلکہ کہتے ہیں کہ علے الصباح غسل کر کے صلوۃ الفجر ادا کرونگا حال آنکہ اسوقت
سردی کم لگتی ہی جب صبح کا وقت ہوتا ہے تو سستی کے سبب سے اسوقت غسل
نہیں کرتے ہیں کہ بعد طلوع آفتاب غسل کر کے نماز قضا ادا کرینگے جب دن نکلا تو
لوگوں کے قصوں اور باتوں میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ زوال ہو کر دوپہر ڈھل گیا
اسوقت غسل کو بھول گئے جب وقت ظہر آیا کہ اُسوقت صلوۃ ظہر ادا کرنیکی عادت
تھی اسوجہ سے نماز اور غسل یاد آیا اسوقت حیا و شرم دامن گیر ہوئی کہ مخلوق
کہے گی کہ مولوی صاحب کو قضا نماز کی عادت ہے جو اسوقت غسل فرمایا پس اُسوقت
بھی غسل نہیں کیا یہانتک کہ عصر و مغرب بھی قضا ہوئی اور عشا بھی لاچار اگلے روز غسل
سلامتی فرمایا اور نمازاں ساری قضا کی اگر اللہ کا بندہ تہجد پڑھتا تو اسیوقت غسل کرتا
اور سب نماز ادا ہوتی مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت حق ہے یہ چند سال ہوئے
کہ میرے اوپر گذری ہے اور یہ ہی وجہ تھی +

کرامت نواب احمد اللہ خاں گیلاسپوری سہارنپوری کہ مالک ستر اسی
مواضعات کا تھا امرائے و اغنیائے کی جہت سے منہیات مثل ترک ارکان چہارگانہ

اسلامیہ وحقہ نوشی وتماش بینی ورشوت ستانی وربواخواری وفرعونیتہ وریش چڑھائی وغیرہ کامرتکب تھا اور عقیدت علماء وصلحاء سے ہرگز نہیں رکھتا تھا بقدرت آلہی حضرت میاں صاحب مدظلہ کی خدمت میں ایک مقدمہ لاحل کے بارہ میں حاضر ہوا حضرت نے بعد نصائح کے دعا کی بفضل خدا وہ مقدمہ لاحل بھی حل ہوا اور احمد اللہ خاں بھی اپنے افعال شنیعہ سے تایب ہوا اور سلسلہ رحیمیہ میں داخل ہوا صورت اسلامیہ اور احکام رحمانیہ درست کئے بلکہ صدقہ نافلہ وصوم رمضان بلکہ زوائد وحج بیت اللہ بلکہ دس مردمان اہل وعیال علاوہ ونماز پنجگانہ بلکہ نوافل سبع گانہ طریقہ رحیمیہ واذکار داوراد اداکرنے لگا یہاں تک کہ تمام شب در روز میں یک دوساعت نجومی آرام کرتا تھا ورنہ یادالٰہی میں اور خلوت میں اپنی اوقات صرف کرتا تھا اور واہیات ادمنہیات زبواوغیرہ سب کچھ ترک کی اور ہر سال حضرت میاں صاحب کی خدمت میں چالیس پنجاس من گندم وپارچہ پنجاہ روپے ونقدی مناسبہ کی کرتا تھا یہاں تک کہ آٹھ سال کامل ایسی حالت میں گذری بقضا آلہی وتقدیر نامتنہائی ایک شیطان سے ملاقات بلکہ صحبت ہوگئی اُسکی اغوائے سے اپنے لڑکے کی شادی میں ناچ وباجہ کرایا حضرت میاں صاحب بہت ناخوش ہوئے اور غلہ وپارچہ وغیرہ اسکا اس سال کا واپس کرادیا بقدرت آلہی پنجاس ہزار کی جائداد وقدرے نقدی بباعث ایک مقدمہ اجنبی کے نقصان ہوئے اور لڑکی کتخدا کا ہاتھ ٹوٹا اور خود بیمار کثیر ہوگیا جو قت شش ماہ کامل اس معاملہ کو گذرے ایک روز حضرت کی مجلس میں احمد اللہ خاں کا ذکر آگیا حضرت نے فرمایا کہ اب تو وہ ہوچکا ہے کچھ تھوڑا سا باقی رہگیا بمشیت آلہی بعد بیس پچیس روز کی عشرہ اخیرہ محرم ۱۲۹۰ھ ہجری میں احمد اللہ خاں کا انتقال ہوگیا یہ حضرت کی ناراضی کا نتیجہ پایا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ وغضب اولیائہ مگر بعد دفن اُسکے حضرت میاں صاحب اسکی قبر پر کیلاس پور مع تیس آدمیوں کے تشریف لے گئے اور سب سے دعا خیر کرائی اور خود کے اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے دو تین بار اُس مرحوم کو بحالت اہل خدمت عالم رویا میں دیکھا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی مغفرت ہوگئی ؎

کرامت جب میں دہرہ میں آیا تو لوگوں مریدین کو سُست پایا حتی کہ بیس روز تک لوگوں کو کیفیت وجد وغیرہ کی نا ہوئی انجام کار کو حضرت کی خدمت میں شکایت لکھی اور لکھا کہ شب پنجشنبہ حلقہ کراؤں گا توجہ فرماویں پس اسی شب موعودہ دس آدمیوں کا حلقہ کیا اسقدر بیہوشی وکیفیت واستقامت لوگوں کو حاصل ہوئے کہ چھ ماہ کے مجاہدہ میں ممکن نہ تھے اور تجلیات کثرت سے مخلصان کو وارد ہونے لگے چار روز کے بعد جواب عریضہ آیا مندرج تھا کہ اُسی شب ہمنے خیال کیا تھا اثر ہوا ہوگا ؛

کرامت آلہی بخش کھڑیڑہ والا دہرہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور چند روز سے وہ مجھسے جدا تھا حضرت نے بعد گفتگوئے کیت ذیت کی فرمایا کہ مولوی امیر باز خاں بعد نماز جمعہ کے سہارنپور آویں گے اور میں نے نہ حضرت کو عریضہ لکھا تھا اور نہ دوسرے شخص کو میرے اس ارادے کی خبر تھی سو لفضلہ تعالٰے بعد جمعہ کے یعنی بروز یکشنبہ دہرہ سے مرخص ہو کر حضرت کی قدمبوسی حاصل کی ؛

کرامت حافظ محمد شریف خاں جب دہرہ سے چلے تو مجھسے پوچھا کہ حضرت میاں صاحب کی ملاقات چاہتا ہوں وہ مجھکو کیا جانینگے میں نے کہا کہ آپکو صورت سے واقف نہیں مگر جانتے ہیں حافظ صاحب نے کہا کہ میرا حال ہر گز مت لکھنا کہ فلانا شخص آتا ہے میں نے ایسا ہی کیا بقدرت خدا جب حافظ صاحب سہارنپور سے دہرہ واپس آئے میں نے پوچھا کہ حضرت سے ملے کہا کہ ہاں میں نے پوچھا کہ حضرت نے آپکو پہنچانا کہا کہ جب میں گیا اسوقت بلا تامل فرمادیا کہ حافظ صاحب اچھے ہو میں بہت تعجب کیا کہ بلا معرفت صورت کے میرا نام ونشاں بتلایا ؛

کرامت خادم حسین سید جمال شاہ جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے اُنکو بھائی وبھاوج کا دہرہ اور الہ آباد کا خلوت وجلوت کا سارا حال بیان فرمایا جمال شاہ اُسکے منکر ہوئے کہ حضرت یہ بات تو بلا دید کیسے بیان فرماتے ہو حضرت نے فرمایا کہ دید وعدم دید سے کیا غرض ہے یہ بتلاؤ کہ جو کچھ کہتا ہوں حق دیجا ہے یا خلاف ہے جمال شاہ نے کہا کہ حضرت حق تو یہی ہے کہ آپ سب کچھ معاملہ سچ فرماتے ہیں

مگر یہ بات بجز میرے دوسرے کو معلوم ہی نہیں ہے۔

کرامت مولا بخش رنگساز حضرت کے لئے عرق سونف کہ چہار سال سے بباعث استسقاء کی نوش فرمایا کرتے تھے ہر ماہ میں دو چار بار تیار کرتا تھا بقدرت الٰہی وہ قرضدار ہو گیا ایک روز حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت سے صد روپیہ کا مقروض ہو گیا ہوں اگر سفر کروں تو حضرت کا عرق رہا جاتا ہے حضور دعا فرما دیں کہ کوئی صورت میرے لئے نکلے حضرت نے شب کو دعا فرمائی دیکھا کہ ایک انگریز مولا بخش کو کہتا ہے کہ یہ کار کرے کار کر صد ہا مقام تبلا دیے حضرت نے مولا بخش کو فرمایا کہ ایسا دیکھا ہے اس نے کہا کہ حضرت کون سا انگریز ہے حضرت نے فرمایا کہ ایسی ہیت کا انگریز میرٹھ والا ہے کیا اس نے کہا کہ ہاں اور اسکے قبضہ میں ایک ٹھیکہ ریل کا ہے مگر وہ بڑے یوں والے کو ملسکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ جاؤ اسکے پاس اور طلب کر بفضلہ تعالےٰ اس نے جا کر عرضی دی بدعا مرشد ہر پا اُس انگریز نے بلا تامل میرٹھ سے انبالہ تک دس ہزار روپیہ کا کار ٹھیکہ کا اُس مولا بخش کے سپرد کر دیا قرض سے سبکدوش اور مالا مال دولت میں ہو گیا +

کرامت شیخ رحمت حسین مختار راجہ لنڈھورہ کا ایک روز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ اُس مقدمہ معلومہ میں کیا ہوا شیخ صاحب نے عرض کی کہ حضرت جو کچھ حضور نے فرمایا تھا اس میں یک سر موی فرق نہیں ہوا وہ ہی وہ ہی واقعہ پیش آئے +

کرامت اہلخانہ میری نے اکثر اوقات قرآن خوانی شروع کی مگر ہر ایک طرح کا ہرج در پیش ہوتا رہا اور قرآن چھوٹتا رہا ایک روز میں نے عرض کی کہ حضرت حضور دعا فرماویں کہ اس بار قرآن شریف شروع کریں اور تمام ہووے حضرت نے فرمایا کہ شروع کراؤ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہوگا جب یکسال شروع کو گذرا حضرت نے خواندگی کا حال دریافت فرمایا جو کچھ تھا میں نے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اچھا ہے اگر سہ پارہ تمام ہو جاویں مجھکو افسوس ہوا کہ ختم کو کیوں نہیں فرمایا بقدرت

آلہی قریب ہے عرصہ میں وہ اشد مریض ہوئے اور پڑھنا چھوٹ گیا اور اس مرض میں دار البقا کو راحل ہوئے ۳ پارہ سے زیادہ نہ ہوئے +

کرامت حافظ یعقوب خاں صاحب کا ایک مقدمہ تھا وہ میتھیر سے اپنے برادر امیر خاں کو طلب کرکے آئے تھے جب وہ تمام دن گذر گیا حافظ صاحب نے حضرت کی خدمت میں جاکر عرض کیا کہ شاید امیر خاں نہ آویں اور مقدمہ بگڑ جاوے حضرت نے بعد تامل کے فرمایا کہ وہ تو اسیوقت آنیوالے ہیں بقدرت خدا لم یزل ہم حضرت کی خدمت میں سے مکان پر ہی آئے تھے جو اُسیوقت موجود ہو گئے +

کرامت ایک روز ڈاکٹر تھانہ بھون والا بڑی رعب کا آدمی تھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے اُسکو بعد نصیحت کثیرہ کے فرمایا کہ آدمی کو لایق ہے کہ جب خود اندر خانہ صفائی کرے اُسوقت دوسرے کو آزمایش کرے اور تاوقت آپ ہی بلاے نفسانی میں پھنسا ہوا ہو تو دوسرے کی کشف و کرامات سے کیا واقف ہو سکتا ہے فرمایا کہ آپ بھی اسکو سمجھے اُس نے عرض کیا کہ حضرت میں تو خوب سمجھ گیا فرمایا کہ پھر کسطرح امتحان لیگا اس نے عرض کیا کہ میری توبہ ہے میں ایمان لایا اور بالکل اپنی کرنے کا نتیجہ پایا +

کرامت ایکروز سید ابو الحسن دہلوی جو پوتا سید احمد خان نیچری کا ہوتا تھا آدمی ذی ہوش اہل علم تھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے بعد نصائح بسیار کے فرمایا کہ تو نماز اسطرح پڑھتا ہے یہ شرایط و ارکان بجا نہیں ہوتے اور میرے امتحان کے لئے آیا ہے یہ مناسب نہیں ہے وغیرہ لطائف اون کے بیان کئے وہ اپنے افعال پر قائل ہوا اور مثل مجنوں کے حضرت کی قدوم میں آنا اختیار کرلیا + کرامت ایک عورت ہنود وہ برہمنہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور عرض کیا کہ حضرت میرے سینہ میں درد ہے اسکی باعث کثرت سے میں گریہ زاری کیا کرتی ہوں آپ اسکا کچھ علاج فرمادیں حضرت نے جلسہ عام میں فرمایا کہ اپنے درد کی جگہ پکڑلے اس نے جب پکڑا حضرت نے ایک پھونک ماردی اُسیوقت

وہ عورت مجوسیہ مضطرب ہوکر لوٹنے لگی اور مدہوش وجد میں ہوئے بعد عرصہ کثیر کی حضرت نے اُسکو سنبھالا اور ایک نقش کھلادیا وہ بخوشی تمام وہاں سے رخصت ہوئی ؛

کرامت حافظ یعقوب خاں صاحب کا جب مقدمہ رجوع ہوا اُنکو خوف اپنی ضیاعت کا ہوا اُنھوں نے صلح کرنا طرف ثانی مدعا علیہم سے چاہا حضرت نے روکا اور فرمایا کہ تو خوف مت کر انشاء اللہ تعالےٰ وہ لوگ سزایاب ہونگے بفضل خدا باوجودیکہ انکے دعوے کا ثبوت باحسن وجہ نہ ہوا اور گواہ بھی مختلف رہے اور کوئی شکل انکی بہبودگی کی نہ نکلے مگر جسوقت مثل واظہار پیش ہوئی بقدرت خدا معاندین انکے یعنی مدعا علیہم کو سزا جرمانہ ومچلکہ وضمانت وہی مبلغان کے کامل ہوئی اور ایسی صورت نکلی کہ مدعا علیہم کو مرافعہ واپیل کی گنجائش نہ رہی اور حافظ صاحب فتحیاب ہوئے ؛

کرامت شیخ حبیب شاہ نے دہلی سے حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ حضرت میرا صاحبزادہ مفقود ہوگیا ہے اور مجھکو اُس کا بڑا قلق ہے آپ عنداللہ دعا فرماویں کہ اُس کا کسی جگہ نشان لگ جاوے حضرت نے اُسیوقت فرمایا کہ جا وہ تو تیرے مکان میں بیٹھا ہے وہ اُسی روز یہاں سے روانہ ہوا اور دوسری ریل میں واپس آکر کہنے لگا کہ حضرت بفضل خدا وہ لڑکا میرے مکان کے اندر بیٹھا تھا اور اسیوقت حبیب شاہ سلسلہ رحیمیہ میں داخل ہوا ؛

کرامت اہلیہ جدیدہ میری کو بقضائے الٰہی زکام ہوگیا میں نے اپنے مکان پر چائے پکانے کی تاکید کی کہ اسکو شب کو پلادینگے اور اُسیوقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے خودبخود اہلیہ کا حال دریافت فرمایا میں نے عرض کیا کہ حضرت اُسکو زکام ہوگیا ہے حضرت نے فرمایا کہ چائے مت پلانا بلکہ بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریو ؛

کرامت عبدالمجید خاں سہارنپوری نے کہا کہ میں ایک پیرزادہ مکار کے پاس گیا تھا اور اُس سے اپنے علاقہ کی نسبت کچھ گفتگو کی تھی اور اسوقت سوائے میرے اور اس مکار کے تیسرا کوئی شخص مکان میں نہ تھا جب حضرت کی خدمت میں آیا تو حضرت میاں صاحب نے یک بیک جبہ اُس گفتگو خفیہ کا حال بیان فرمادیا کہ تو نے اس یک

چشم سے ایسی ایسی بات کی ہے ۞

کرامت عبد الرحیم باغونوالے کا بیان کرتا ہے کہ میری اہلیہ کی اولاد نہوتی تھی میں ایک حکیم کو طلب کر کے اسکا معالجہ کرانا شروع کیا اس نے امراض کا کچھہ نشان نہ دیا جب حضرت کی خدمت میں سہارنپور جاضر ہوا حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کیا باعث ہے جو میری زوجہ کو حمل نہیں رہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بتلانے کی بات تو نہیں ہے مگر تیری التجا کی جہت سے بیان کرتا ہوں اس کا یہ سبب ہے کہ مکان بچہ دان یعنی رحم کا منہ تنگ ہوگیا ہے اس سبب سے آمد و رفت نطفہ کی مسدود ہے مگر اب بفضل الٰہی فراخ ہوا جاہتا ہے تو اُسوقت امید ہے کہ تیرے اولاد ہوگی جب اپنے مکان پر آیا اور اُس حکیم حاذق کو یہ قصہ سنایا اُس حکیم نے بڑے تعجب سے کہا کہ سچ ہے یہی مرض اُسکو لاحق ہے اور اسیکا علاج میں بھی کرتا ہوں ۞

کرامت مامن باغوں والے کا جب سہارنپور میں آیا وہاں سے چند لوگوں کا مثل غلام حسین و عبد الرحیم وغیرہ کا ارادہ سہارنپور جانے کا تھا جب وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے خود ہی فرمایا کہ غلام حسین کی تجھسے ملاقات ہو جاوے گی۔ اُسنے کہا کہ حضرت عبد الرحیم وغیرہ چندک کا ارادہ ہے حضرت نے ہربار فرمایا۔ کہ غلام حسین کی بھی ملاقات ہو جاوے گی۔ اور چند اسرار باطنیہ اسکی کہ جو حضرت کو بوسیلہ کسی انسان کے معلوم نہیں ہوئی تھی بیان فرمائے وہ حیران ہوا اور معتقد ہو کر خلعت بیعت سے مشرف ہوا جب وہ حضرت کی خدمت سے مرخص ہوا اتنے میں غلام حسین بھی باغونوالے سے حاضر ہوا اور عبد الرحیم وغیرہ نہ آئے حضرت نے ایک آدمی کو بھجوا کر مامن کو بلوایا کہ غلام حسین سے ملاقات کر کے جائیو وہ آیا۔ اور حضرت کا فرمودہ حق پایا اور متعجبا باغوں والے واپس گیا ۞

کرامت حاجی غلام حسین جب سہارنپور میں آیا تو ایک گٹھڑی شکر کی لایا۔ اُس وقت مامن نے کہا کہ حضرت اسکو اندر پہنچادو حضرت نے فرمایا کہ نہیں یہ تو

مشترک ہے بعد ازاں غلام حسین سے پوچھا کہ یہ بات سچ ہے یا نہیں غلام حسین نے
عرض کیا کہ سچ ہے نصف آپ کی اور نصف مولوی صاحب کی مٹھائی ہے بعد
ازاں اُسکو کھول کر غلام حسین نے حضرت کی گٹھڑی انکو دیدی اور دوسری گٹھڑی
علیحدہ کرلی + کرامت مامن باغونوالے کا جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا
حضرت نے فرمایا کہ تیرے لڑکا پیدا ہوگا انشاءاللہ تعالےٰ ۔ مامن نے تعجب کیا
کہ مجھکو تو اس حال سے خبر بھی نہیں ہے جب اپنے مکان پر آیا اپنی زوجہ سے حال
دریافت کیا اُس نے بیان کیا کہ واقعی اتنے ماہ سے صورت حمل موجود ہے ۔
کرامت مامن کو حضرت نے فرمایا کہ کریم بخش کھوڑے والا شیطان
ہوگیا ہے اُسکو میری جانب سے کچھ مت کہنا اسکو تردد ہوا کہ میرا تو کھوڑے کا
ارادہ ہی نہیں ہے مجھکو یہ کیسے فرماتے ہیں جب وہ اپنے گھر آیا اقربا اُسکے زبردستی
سے کھوڑے روانہ کیا تب اس نے یاد کیا کہ حضرت کے روکنے کی یہی وجہ تھی +
کرامت کلو باغونوالے کا جو بڑا امیر وکبیر صاحب ثروت ہے بیاج خوار تھا کہ یکسال
میں ہزار بارہ سو روپیہ صرف سود و نفع کے لیتا تھا اکثر علماء نے نصیحت کی کسیکا اثر
نہ ہوا اور نماز بھی نہیں پڑھتا تھا اتفاقیہ وہ سہارنپور گیا کوئی شخص اُسکو حضرت میاں
صاحب کی خدمت میں لے گیا جب حضرت کو اسکا حال معلوم ہوا نصیحت فرمائی اُسکا
دل موم ہوگیا ۔ اور بہت نادم ہوا سود وغیرہ سے توبۃ النصوحا کی اور نماز شروع
کی بلکہ طریقہ رحیمیہ میں داخل ہوگیا اور بعد میں توبہ پر قایم رہا اور حج کیا اہل موضع کو تعجب
کمال ہوا + کرامت موضع دبھیڑہ والے کسی علماء کی خدمت نہیں کیا کرتے تھے ۔
حضرت نے مولوی نور محمد صاحب کو دبھیڑہ روانہ کیا اور فرمایا کہ تجھکو مبلغ چہار روپے
کی انشاءاللہ تعالےٰ خدمت کرینگے اس بات کا سب کو تعجب تھا بقدرت الٰہی مولوی
صاحب وہاں تشریف لے گئے اور وعظ و نصیحت کی وقت مراجعت کی بلا سعی و
کوشش کی ان لوگوں نے مولوی صاحب کی چہار روپیہ خدمت کردی +
کرامت مولوی نور محمد لودھیانوی کی زوجہ کو ایک مرض قدیمی تھا اُس کا کثرت

سے معالجہ کیا صحت نہ ہوئی آخر الامر حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا
کہ انشاء اللہ تعالےٰ بہتر ہوگا بفضلہ تعالیٰ اسیروز سے صحت ہوگئی +

کرامت میں باغوں والے سے اپنی آمد کا خط نہیں لکھا تھا اور نہ ارادہ قریب
آنے کا تھا مگر حضرت نے سہارنپور میں تشہیر کردیا کہ آج مولوی صاحب آجاوینگے
بقدرت آلہی اُسیروز ایسا اتفاق ہوا کہ براہ ریل میں سہارنپور آگیا +

کرامت ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ شب کو بباعث ایک قصہ مخفیہ کی مجھکو
کثرت سے شب گذر گئی اور وقت میعاد پر تہجد کو نہ اُٹھا بلکہ کچھ دیر ہوگئی حضرت کی خدمت
میں جو حسب عادت حاضر ہوا حضرت نے اُسقدر سرزنش فرمائی کہ جو جو بات شب
کو وقوع میں آئی تھی بلکہ علی الصباح بھی ہر ہر یک یک حبہ بیان فرماوے مجھکو بڑی
ندامت آئی اگلی شب میں ایسا حال نہ کیا اور پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس
قدر کی خوش ہوئی اور ہنسے کہ ہر ایک کدورات شب گذشتہ کی دور ہوگئی +

کرامت میں اور مولوی نور محمد صاحب اور قاری عبدالکریم وغیرہ مخصوصان
دربار عالی شان میں حاشیہ نشین تھے حضرت نے ہر ایک کا جدا جدا نام بنام شب
کا حال بیان فرمادیا اور سُستی وغیرہ کا سب حال بیان کردیا سب کو ندامت آئی
اور آیندہ کو متنبہ ہوئے + کرامت حافظ احمد اللہ سردھنے سے تشریف
لائے اور بیان کیا کہ وہ پٹواری کہ جو تیس سال سے بوڈہانہ میں قابض تھا اور ظلم
کا ہاتھ تمام اہل قصبہ پر دراز کر رہا تھا اور تحصیل دار بھی اُس کا مطیع تھا اُسکی تبدیلی
کے لئے حضرت کو خط لکھا تھا جواب سے پہلے تحصیلدار وغیرہ نے سب نے بدلی
کا انکار کردیا تھا بقدرت آلہی ایک روز حضرت کا دس بجے خط آگیا کہ اسکی بدلی ہوچکی
ہے پس اسیروز دو بجے بسامان غیبی اُسکی تبدیلی کا حکم لکھا گیا اور لوگوں کو نہایت ہی تعجب
ہوا + کرامت حافظ احمد اللہ جب حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے بعد
نصائح کثیرہ کے فرمایا کہ اس مرتبہ اگر تمنے میرا اخلاف کیا تو اور تو کچھ نہیں مگر تمہاری ورد
سر ہوجاوے گا اُنہوں نے توبہ کی اور عرض کیا کہ حضرت میں تو اس بار صرف اس

درد سر کے ہی وظیفہ کے لئے دعا کرانے آیا تھا مگر بدقسمتی سے میں بھول گیا للہ میرے حق میں دعا فرماویں کہ یہ درد سر مجھکو نہ ستاوے +

کرامت حافظ احمد اللہ بیٹھے تھے جو عزیزی محکم الدین حاضر ہوا دور سے ہی حضرت نے فرمایا کہ آج تو بتاشے آئے ہیں بقدرت الہی جب وہ پاس آیا تو حضرت کے پیش بتاشے کر دیئے +

کرامت میانجی محکم الدین کو حضرت نے فرمایا کہ فلانے روز تو غافل پڑا ہوا تھا کسی نے آواز دیکر تہجد کو اُٹھایا تھا اُس نے عرض کیا کہ حضرت آپ ہی کی آواز تھی + کرامت ایک روز میانجی محکم الدین کو فرمایا کہ کسی شب میں عالم رویا میں تو نے مجھکو دیکھا عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ پیار بھی کیا تھا عرض کیا کہ ہاں فرمایا + + + + + + + کہ معانقہ بھی کیا تھا عرض کیا کہ ہاں الغرض جو جو حضرت بیان کرتے رہے وہ تسلیم کرتا رہا آخر کلام محکم الدین نے عرض کیا کہ حضرت اسبات کو بہت عرصہ گذر گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ خیر جو کچھ ہوا تھا میں نے بیان کر دیا ہے + کرامت ایک روز حضرت کی خوش دامن صاحبہ اپنی لخت جگر اور اُنکی لخت جگر یعنی حضرت کی صاحبزادی اور اُنکی والدہ کو لینے آئی حضرت نے انکار فرمایا جب اُنہوں نے مسلم نہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ کبھی خدانخواستہ دونو بیمار ہو کر وہاں سے نہ آویں الغرض جب سواری لے گئے بقدرت خدا حضرت کی صاحب خانہ کو اسی روز تنفس وضیق اُٹھے اور بیتاب ہوگئی پھر دوسرے روز حضرت کی صاحبزادی کو بشدت لرزہ و بخار آگیا اور حضرت کی کرامت ظاہر ہوگئی +

کرامت ایکروز میں موضع بوڈہ کھیڑہ جاتا تھا حضرت میاں صاحب نے تاکید فرمائی کہ جلد واپس آنا خدانخواستہ اگر موان یعنی زوجہ آپ کی بیمار ہو جاوے گی تو مجھے اسکا معالجہ مشکل ہے بقدرت خدا ایک ہفتہ سے کم میں میں واپس آیا تو اپنی اہلیہ کو مریض پایا + کرامت ایک روز حضرت اُس باغ مقدس اپنے میں کہ جاہ و مسجد تیار کی ہے براہ شکرم سوار ہو کر تشریف لے گئے تو مالی نے بطور تحفہ

کے دس بارہ ثمر استابری حضرت کے پیش کیئے چونکہ کوچبان عبد العزیز خاں حضرت
کے قریب تھا حضرت نے تامل کرکے ایک ثمر عزیز خاں کو دیکر فرمایا کہ لے یہی لے اسی
کو تیرا دل چاہتا تھا اُس نے عرض کیا کہ حضرت جب سے مالی نے اسکو توڑا تھا میری
نیت میں یہی پھل تھا حضرت نے فرمایا کہ اسی لئے تجھکو دیدیا ہے +

کرامت ایکروز محمد علیخاں جلال آبادی کسی شخص اجنبی کو حضرت کی خدمت
میں لایا جسوقت وہ آیا اُسیوقت حضرت نے اُسکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج تو دوپہر
سے اسوقت تک بہت ہی پیچ پتنگ پڑی بلکہ توکل لڑے گاہ میرا عقیدہ جمتا
تھا اور گاہ اُکھڑتا تھا اور فلانی فلانی بات یہ کہی تھی اب تو دل میں اُن باتوں کی تصدیق
ہوئی اُس نے اقرار کیا اور محمد علی خاں نے حضرت کے قدم پکڑ لئے کہ حضرت یہ توشمہ شمہ
حضور نے بیان فرمادیا ہے +

کرامت رحمت علی ٹپداری رائے پور والا ایک روز حضرت کی خدمت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت میں ایک مقدمہ میں کہ سراسر میرا قصور ہے اور
ثابت ہے مبتلا ہوں اور میری معزولی کا خوف ہے حضرت نے فرمایا کہ خداوند کریم
اپنا فضل فرماوے گا بقدرت لایزال جب وہ عدالت میں گیا کلکٹر نے دیکھتے ہی
اُسکو حکم دیا کہ خیر اب تو ہمنے تیرا قصور معاف کردیا ہے آیندہ ایسا مت کرنا +

کرامت میں موضع دبہیڑہ تھا حضرت نے حکم دیکر بھیجا کہ بروز سہ شنبہ ضرور
آجا ورنہ اچھا نہیں ہے بحکم حضرت کے میں تو اُسیروز حاضر ہوگیا بقدرت حاکم حقیقی
بروز چہارشنبہ ایسی بارش ہونی شروع ہوئی کہ کئی روز تک مطلع صاف نہوا یہ اسرار
طلب کا معلوم ہوا + کرامت ایک روز حافظ رحمن بخش تھانوی حضرت کی خدمت
عالی میں حاضر ہوا حضرت نے اُسکو فرمایا کہ تیرا پاجامہ نیچا ہے اور تیری ریش تراشیدہ
ہے تو نے اُن لوگوں کی صحبت سے یہ کار کیا ہے وہ لوگ سب کے سب ایسا ہی
کرتے ہیں تجھکو یہ بات لایق نہیں ہے اس نے ندامت زدہ ہوکر عرض کیا کہ حق تو یہی
ہے کہ میں نے یہ فعل اپنے مصاحبوں نوعمروں کی مشابہت کے لئے کیا ہے +

کرامت ایک روز اپنی اہلیہ کے ساتھ میں نے اسقدر ملاعبت کی کہ غفلت اشغال میں آگئی بعدہ اسقدر پشیمان اور منفعل ہوکر توبہ کی کہ درستی احوال میں آئی جب حضرت کی خدمت میں گیا حضرت نے بعد نصائح بسیار کے فرمایا کہ اللہ کے بندہ وہ ہی ہوتے ہیں کہ گناہ کرکے ایسے خوف زدہ ہوجاویں گویا راہ زن اور دشمن پیچھے آتا ہے اور اُس سے جلدی ہی سے توبہ کرلی پس میں نے سمجھا کہ یہ حضرت کی میری نسبت تنبیہ ہے اسیوقت اسقدر وجد ہوگیا کہ پانچ چھ آدمی سے نہ سنبھلا ؛

کرامت ایک روز طالب علم مدرسہ عربی کے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے اُن کا اسرار بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ سچ کہو جو کچھ کہ ارادہ اور تدبیر کرکے یہاں آئے تھے وہ سب پست ہوگئے اُنھوں نے عرض کیا کہ حق ہے یہی بات تھی۔ ایسے ہی اکثر طلبہ حضرت کے امتحان کشف کے لیے آتے تھے اور حضرت ہر یک نکات و اسرار ظاہری و باطنی سے اُسکو خبردار کردیتے تھے۔ اور مقر ہوکر جاتے تھے ؛ کرامت ایک روز شیخ غلام رسول صاحب جب حضرت کی مجلس سے اٹھے حضرت نے فرمایا کہ میرے چاندلا تیرے سے ہی سب سے پہلے مصافحہ کروں تیرے ہاتھ میں بڑی دیر سے کچھ اوچھلتا ہے اور دینے کا قابو نہیں پڑتا وہ شرمندہ ہوکر عرض کرنے لگا کہ حضرت حق ہے اور ہاتھ سے نقدی نکال کر پیش کردی ؛ کرامت ایک روز مسمے کنہیا ہنود موضع سورای کا اسپ پر سوار ہوکر حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ حضرت چہار ماہ سے میرے سر میں درد ہے یونانیوں اور ڈاکٹروں کا کثرت سے معالجہ کیا صحت نہیں ہوتی اور شب و روز میں نیند نہیں آتی حضرت نے ست طمانچہ اُسکے سر پر مارے وہ تندرست ہوکر اپنی دیہ میں گیا اور شہرہ اسبات کا ہوا ؛

کرامت جب حال کنہیا کا معلوم ہوا تو مسمے رام جس سورائے والہ حضرت کی خدمت میں ڈولی میں سوار ہوکر آیا اور عرض کیا کہ حضرت اس شخص کا درد سر تو اچھا ہوگیا مگر میرے سر میں آٹھ سال سے اسقدر درد ہے کہ شب و روز میں خواب و خور

سے لاچار ہوگیا ہزار ہا تدابیر کی مگر صحت نہوئی حضرت نے اسکے سر پر ہاتھ رکھدیا بفضل خدا اُسیوقت وہ تندرست ہوگیا اور پاپیادہ اپنے موضع میں چلاگیا +

کرامت جب حال صحت ان دونو کا اہل موضع نے سنا تو ایک چمار اُسی دیہ کا اپنے ایک لڑکے کو کہ وجع مفاصل میں مبتلا تھا کمر پر ڈال کر لایا اور بہت سی حضرت سے التجا کی حضرت نے قدرے مٹی لیکر اسکے مفاصل پر ملدی بقدرت و فضل الٰہی اُسکا درد بالکل جاتا رہا اور اپنے پیروں اُسیوقت چلاگیا +

کرامت ایک شب میرے گوش میں اسقدر درد ہوا کہ بالکل حالت نزع کی ہوگئی ہرچند علاج کیا صحت نہ ہوئی آخرالامر بارہ بجے شب کے حضرت کی خدمت میں التماس کرائی حضرت نے دعا کی اُسیوقت درد بند ہوگیا اور نیند شیریں آگئی +

کرامت ایک روز دو طالب علم مدرسہ عربی کے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے بیٹھتے ہی مذمت لامذہبان و مدحت حضرت امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی شروع کی بعد تمام کلام کے فرمایا کہ یہی بات دل میں لیکر آئے تھے اُنہوں نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ حضرت حق ہے ہم قائل ہوئے +

کرامت ایک روز مولوی نور محمد صاحب نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت پہلے تو اکثر خطوط میں احوال خوابہا عجائب و غرائب آتے تھے کہ جنکی تعبیر سے ہمکو بھی نفع ہوتا تھا اب روزمرہ دس یا پانچ خط آتے ہیں اور خواب ایک میں بھی نہیں آئے حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ اب آنیوالا ہے سو بفضل خدا اگلے ہی روز بروز پنجشنبہ غرہ محرم الحرام ۱۲۹۹ ہجری کو مصطفےٰ آباد سے ایک خط آگیا اسکے اندر ۳ خواب حافظ غلام مولیٰ صاحب کے عجوبہ آئے حضرت نے فرمایا کہ مولوی نور محمد یہ آپ کا وعدہ پورا ہوگیا وہ شرمندہ سے ہوگئے +

کرامت عبدالرزاق سہارنپوری نے کہا کہ ایک شب ایک ملا مسجد ہماری نے حضرت میاں صاحب کی بہت سی غیبت کی اور بُرا کہا میرے دل میں جوش اٹھا علی الصباح حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ارادہ اسکی شکایت کا کیا اتنے میں حضرت

نے خود فرمایا کہ عبدالرزاق زمانہ سابقہ سے کثرت سے مذمت اللہ اور مذمت رسول
کی کئے گئے اگر میری ہی نسبت کسی نے کچھ زبان سے نکالا تو کیا شکایت ہے تم صبر
اور ضبط کرو غصہ مت کرو میں نے عرض کیا کہ حضرت میں تو یہی عرض کرنے آیا تھا۔

کرامت عبدالرزاق مدت سے کالسی میں متعلق تھے اور انکو وہاں سے
بہت سی تکلیف تھی اور تبادلہ کسی جگہ نہیں ہوتا تھا ایک روز حضرت کی خدمت میں
عرض کی کہ حضرت مجھکو کالسی میں بہت ہی تکلیف ہے میرے لئے دعا کریں کہ
خداوندکریم اپنے فضل سے اس تکلیف سے نجات دے حضرت نے دعا فرمائی پس
اُسی ایام میں وہ دہرہ دون میں تبدیل ہوکر آ گئے اور بہت آرام اور راحت سے رہے۔

کرامت فضل حسین قانون گوہی کالسی ایک روز حضرت کی خدمت میں حاضر
ہوئے حضرت نے بیٹھتے ہی فرمایا کہ فضل حسین تحصیلدار کیطرف سے بہت سی مورچہ
بندی ہو رہی تھی انہوں نے عرض کیا کہ حضرت میں تو یہی شکایت لیکر حضور کی خدمت
میں حاضر ہوا تھا مدد فرمایئے۔

کرامت منشی عالم خاں بماہ ذی الحجہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
شکایت حوادثات زمانے سے کی حضرت نے فرمایا کہ دو ماہ کے بعد میں تیرے واسطے
بہتر اسے اور خوشی ہووے گی جب ماہ صفر ۱۲۹۹ھ میں میں دہرہ میں آیا منشی عالم خاں
نے بوسیلہ میرے التماس کے کہ حضرت کا وقت موعودہ موجود ہے میرا خیال چاہئے
بقدرت الٰہی چکوتہ کا سررشتہ دار ان دنوں معطل ہوگیا اور دفعتہً وہ معزول ہوگیا اور
عالم خاں کی نسبت بلا سفارش وغیرہ کی باوجود اسکے کہ منبر مدنہ تھا کیونکہ یہ بیس روپے
کے نوکر محافظ دفتر تھے اور ایک شخص بیس کا نائب سررشتہ دار اور ایک شخص چالیس
کا پیشکار وغیرہ درجات والے مستحق ترقی کے تھے سب سے گذر کر حکم وہانکی تعیناتی کا
لکھا گیا چنانچہ عالم خاں پنچاس روپے کے سررشتہ داری پر اسیوقت چکروتے چلے
گئے۔ کرامت ایک روز اس درجہ کا ابر اور بارش تھی گویا کہ جھڑی لگ رہی تھی ہرگز صفائے
مطلع کی امید نہ تھی حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ کاشکے صبح کو صاف ہوتا تو حلقہ جنگل

میں کرتے حضرت نے فرمایا کہ کل کو تو حلقہ کرو گے مکرر سہ کرر فرمایا بقدرت لایزال وقت عشاء کے صاف سحاب ہوا اور صبح کو حلقہ کیا +

کرامت مولوی علاؤالدین اُستاد نواب صاحب والی بھوپال بھوپال سے حضرت کی خدمت میں تشریف لائے شب کو جو حافظ کریم الدین غیر مقلد کے پاس ٹھیرے تھے اور انہوں نے حضرت کی مذمت کی تھی علی الصباح جب مولوی صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا کہ اس وقت فاسق نے آپ کو کیا کیا سنایا مولوی صاحب تعجب کھا کر فرمانے لگے کہ حضرت بہت کچھ کہا لیکن میں نے بھی خوب ہی جواب دیے حضرت نے فرمایا کہ سب لامذہبوں اور بدعتیوں کی عادت ہے کہ ہم پر طعن و تشنیع کرتے ہیں کچھ خوف نہیں +

کرامت بماہ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ ہجری کو جو حضرت نے مولوی اکرم الدین سوداگر کو خلعت خلافت سے مشرف فرمایا وہ اپنے وطن مالوفہ کو تشریف بر ہوتے تھے انکو ایک مسئلہ پر میری مہر کرنا منظور تھا سو مولوی صاحب مجھ سے مہر لے گئے بعدہ واپس کے جب علی الصباح حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ دیکھئے اپنی مہر کسیکو مت دیجیے کہ اس میں بڑا فتنہ ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت آجتک میں نے کسیکو اپنی مہر نہیں دی ہے مگر فردا روز مولوی اکرم الدین کو دی تھی حضرت نے فرمایا کہ یہ قصور تو تیرا معاف کیا مگر آیندہ کو ہرگز ایسا مت کرنا + کرامت ایک روز رام سہائے بابو ریل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ آج کیا تھا جو مدت میں ہمارے پاس آیا کچھ غرض ہے اُس نے عرض کیا کہ حضرت آپکو روشن ہے اُسیوقت حضرت نے تمام قصہ مقدمہ اُسکے کا سنا دیا اُس نے تسلیم کیا اور قایل ہوا +

کرامت ایک روز حضرت کی خدمت میں منیر خاں سہارنپوری حاضر ہوا حضرت نے اُس سے دریافت کیا کہ عمر خاں معطل کا کیا حال ہے اس نے عرض کیا کہ آج تو میری اور اُسکی ملاقات نہیں ہوئی ہے حضرت نے اول سے آخر تک انگریز اور جو جو اُسکے مقدمہ میں مشمول تھے متفرد انہ سب کا حال بیان فرمایا اُسنے عرض کیا کہ واقعی یہی حال ہے +

کرامت مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب وہاں سے رخصت ہوئے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ حضرت نے آپ کو پہچان لیا

فرمایا کہ میں تو علی الصباح حاضر ہو چکا ہوں مجھکو کیا حضرت نے تمام اسرار قلبیہ میرے پہچان لئے اور بیان فرما دیے +

کرامت اہلیہ میری سعیدہ خاتون برادرزادی حقیقی متبنیہ حضرت کی حضرت کی خدمت میں ایک ہفتہ کے لئے حاضر ہوئی تھی جس روز حضرت نے یہاں آنے کی اجازت فرمائی تو میں اپنے مکان میں چاول شیریں پکار رہا تھا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہونیکا اتفاق نہیں ہوا تھا تو حضرت نے اسیوقت اُنکو فرمایا کہ جاؤ مولوی صاحب نے تمہارے لئے چاول شیریں تیار کئے ہیں خوب نوش کرو حسب اتفاق اُسیوقت جو سواری میرے مکان میں آئی مجھکو اُسی کے پخت وپز میں دیکھا اور کہا کہ حضرت باباجیو صاحب نے تو مجھکو اس کی بشارت پہلے ہی سنادی ہے +

کرامت ایک روز منشی امداد حسین صاحب تحصیلدار دہرہ سے تشریف لائے تو حضرت نے نسبت ان کی جو کچھ معاملات تحصیلداری کے اور خارج راہ کے مخالفین کے پیش زنہار اُنکو پیش آئے تھے بیان کر دیے انہوں نے سن کر عرض کیا کہ حضرت بعینہٖ یہی قصہ گذرے ہیں + کرامت ایک روز مولوی فیض محمد صاحب مصطفےٰ آبادی حضرت کی خدمت میں حاضر تھے حضرت نے اُنکو فرمایا کہ اول سورہ یوسف کی کچھ تفسیر بیان کرو انہوں نے دانستہ حضرت کے علم کے امتحان کے لئے کچھ ترجمہ غلط کرنا شروع کیا حضرت نے اُسیوقت فرمایا کہ من قال للقران برائہ فلیتبوأ مقعدہ من النار اُسیوقت مولوی صاحب نادم ہوئے اور تفسیر صحیح بیان کی +

کرامت مولوی کریم بخش ومیانجی عبدالکریم بوڑیہ سے حضرت کی خدمت میں چلے اور ارادہ بیعت کا تھا سو میانجی صاحب نے کہا کہ اول گنگوہ چلو بعد میں اگر وہاں سے بیعت ہونا مناسب نہ جانا تو سہارنپور چلکر بیعت ہوجاویں گے ۔ اور مولوی صاحب نے اس بات تو نہ مانا الغرض بعد کشاکشی کے یہ دو لو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب دروازہ پر آواز دی تو حضرت نے فرمایا کہ عبدالکریم کو اول گنگوہ لیجاؤ بعد میں یہاں سے دیکھا جاویگا۔ پس وہ دو لو پشیمان ہوئے اور اُسیوقت سلسلہ رحیمیہ میں داخل ہوئے +

کرامت ایک روز میاںجی اللہ دیا بوڑیہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ
غیر مقلد تھے اور وساوس انکو زیادہ ستاتے تھے اہل جلسہ کو حضرت کے کلام سے وجد
و جوش ہوا اور وہ خالی رہے جب اٹھکر چلے تو میاںجی کے دل میں افسوس آیا کہ میں تو خالی
ہی چلا اسیوقت حضرت نے انکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تیرا مدعا حاصل نہیں ہوا پس وہ کھڑا ہی بیہوش
ہوکر گر پڑا اور خوب ہی غلطید گی شروع کی بعد عرصہ کثیرہ کے حضرت نے انکو سنبھالا پس تایب ہوئے
کرامت شروع رجب ۱۲۹۹ہجری میں بھائی صاحب مولوی گلباز خاں نے موضع
دبہیڑہ میں چلہ کیا اسکے اندر جو جو مکاشفات پردہ غیب سے ظہور میں آئے وہ اکثر یہ تحریر کیئے
منجملہ اسکے یہ مجھکو لکھنا جو بلفظ لکھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک حال یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص حاکم
ہے اسکے سامنے دو شخص آئے ایک شخص تو نہایت معزز بارگاہ عالی حاکم میں سفارش کرتا
ہے کہ حضرت میاں صاحب کو چودہ صدی کا مجدد کر دو دوسرا شخص سفارش کرتا ہے کہ مولانا
نذیر حسین صاحب لایق تجدید ہیں کیونکہ شاگردان انکے گرد نواح بلکہ ہند وغیرہ میں بہت
ہوگئے عمل حدیث جاری ہوگیا دونو اشخاص اپنے اپنے صاحبان کے حال عرض کر رہے
ہیں آخر کو حاکم صاحب نے یہ بات کہی کہ بے شک مولانا صاحب لایق تجدید ہیں مگر شرط
یہ ہے کہ جسقدر سلف میں مجدد گذرے سب اہل طریقت سے ہیں اور حضرت مولانا صاحب
صوفیہ کے طریقہ سے نہیں ہیں اور حضرت میاں صاحب سرفائے طریقت سے ہیں
بعد دیر کے اس حاکم نے اپنے محرر سے حکم فرمایا کہ میاں صاحب سلمہ کا نام دفتر میں درجہ
امیدواری میں لکھو شروع صدی چہاردہم میں مشہور و مقرر و مستقل ہو جائیں گے
اور اس اثناء میں گفتگو میں یہ بات معلوم ہوئی کہ تمام دنیا کی مخلوق سے بدبو آتی ہے مگر حضرت
میاں صاحب کے مریدوں سے عطر کی خوشبو آتی ہے اور غیر مقلد نہایت خوش شیرینی مثل
قلاقند برفی وغیرہ کے ہیں اور بہت خوشبودار اور لذیذ ہیں مگر از دست چمار حلوائی کے
ہاتھ سے بنی ہیں بعد تحریر حکم کے معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب مثل بادشاہ جلیل القدر
کے ہیں اور آپ کے سر پر ایک تاج شاہی بقدر ایک ہاتھ کے بلند رکھا ہوا ہے اور
آپ کے پانچ وزیر ہیں ایک تو جناب مولانا و استادنا بھائی صاحب محمد امیر باز خاں

چوری ہاتھ میں لئے دائیں جانب کھڑی ہیں اور چار وزیر چار گروہ کو ہدایت فرماتے ہیں اور خدمت حضرت کی میں پکڑ پکڑ لاتے ہیں ایک تو بدعتی کو ایک رافضی ہنود وغیرہ کفار کو ایک غیر مقلد کو ایک عوام خلق کو انتہے حضرت مرشدنا معظم میاں صاحب کی تجدید کا حال مولوی ابوالحسن و مولوی نوازش علی وغیرہ کو سابق میں معلوم ہوچکا ہے چنانچہ اپنی تالیفات میں درج کرچکا ہوں اور عرصہ بارہ سال کا گذرا کہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ خدا چاہے اپنے بھی چاروزیر چار سمت کے لئے ہوویںگے یہ اُسکا ظہور ہے +

کرامت عرصہ دو سال کا ہوا کہ حافظ عبدالخالق نے آکر عرض کیا کہ حضرت میری اہلخانہ کو ایک مرض لاحل ہے اسکے معالجہ بہت سے کئے مگر صحت نہیں ہوئی اسکی وجہ سے اولاد سے محروم ہوں حضرت نے فرمایا کہ علاج مت کر خدا چاہے تیرے اولاد ہوجاویگی پس بفضلہ رب العباد ۱۲۹۹ھ ہجری میں اُسکے اہلخانہ کو حمل رہگیا اور چھ ماہ کا ہوا اب امید ہے کہ بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ سو اللہ کے فضل سے اُسکے لڑکا پیدا ہوا اور اُسنے پرورش پائی جوان ہوا الحمد للہ

کرامت ایک روز مولوی نور محمد صاحب لدھیانوی حضرت کی خدمت شریف میں حاضر تھے تو حضرت نے چند باتیں فرمائیں تو مولوی نور محمد صاحب کے دل میں کچھ وساوس آئی اُسیوقت حضرت نے قدم مبارک کا اشارہ مولوی صاحب کی طرف کرکے فرمایا کہ تو سمجھا نہیں ہے اور جوابات دینے شروع کئے یہاں تک کہ مولوی صاحب کے دل سے وہ شکوک رفع ہوگئے +

کرامت مولوی امام الدین صاحب مدرس بوڑیہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن کا ارادہ اگلے روز روانہ ہونے کا تھا حضرت نے فرمایا کہ آج ہی چلے جاؤ ورنہ فردا روز دقت اٹھاؤگے وہ اسیوقت تشریف بر ہوئے جب اگلا روز ہوا تو اسی روز سے تہ روز تک اسقدر بارش ہوئی کہ آدمی کا گھر سے نکلنا مشکل ہوا +

کرامت مولوی نور محمد صاحب عین دوپہر کے وقت کسی مریض کے لئے عمل سلب امراض کیا کرتے تھے اور حضرت مخدوم سے اجازت نہیں لی تھی پانچ چار

روز کی بعد حضرت نے فرمایا کہ مولوی نور محمد بیمار کا تصور کر کے اُس کے مرض کو دریافت کرتے ہیں کیا وہ بیمار اپنا مرض بتلا سکتا ہے ؎

کرامت ایک روز حافظ عبدالخالق و رحیم بخش بساطی اپنی جیب میں لیموں چھپائے ہوئے بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ لیموں مجھکو ایسے ایسے نافع ہیں اور مجھکو ضرورت اسکی ہی دونو نے نکال نکال پیش کر دیے ؎

کرامت حضرت مرشدنا مدظلہ نے غالبًا بماہ ربیع الاول ۹۹ ۱۲ھ میں فرمایا کہ اب بعد دو ماہ کے یہاں سے ایسے فتنے اُٹھینگے کہ علمار جواز کی قایل ہونگے اور جہلا نا جائز کہیں گے بقدرت آلہی بماہ رجب سنہ مسطورہ میں ایک بڑے عالم فاضل اجل مشہور کی دختر نے اپنی بہنوئی سے کہ وہ بھی مولوی تھا زنا کیا اور حمل رہگیا جب چند ماہ کا حمل ظاہر ہوگیا تو اس حاملہ بزنا سے ایک عالم فاضل سندے مدرس اعلی مدرسہ اسلامیہ نے نکاح کرلیا۔ اور نیز ایک عورت سہارنپوری کو اُس کے خاوند نے طلاق دیدی تھی اُس عورت نے عدت کے اندر ایک مرد دیگر سے نکاح کرلیا جب میں نے اُس کو جدا کرایا تو دوسری زوج کی عدت میں نکاح کرنا چاہا ایک مولوی سہارنپوری نے اس کو فتوا دیدیا کہ تین روز بعد طلاق کے نکاح کرلینا جائز ہے اُس نے اُسی وقت نکاح ثالثہ عدت میں کرلیا اور نیز ماہ شعبان اسی سال میں ایک طالب علم نے کہ مولوی تھا ایک عورت زوج والی سے نکاح کرلیا اور مقدمہ ہوا پھر اس عورت کو نہیں چھوڑا اور سہارنپور میں بخوشی تمام رہتا رہا اور نیز ایک موضع ضلع سہارنپور میں ایک شخص مرگیا جب اُسکی عورت بیوہ ہوگئی تو اُس کی داماد نے اُس عورت بیوہ یعنی اپنی خوشدامن سے نکاح کرلیا تو اُس عورت کی لڑکی یعنی زوجہ داماد مذکور کے نکل بھاگے ایک مولوی ضلع انبالوی نے اُس لڑکی زوج والے کا ایک طالب علم سے نکاح پڑھ دیا یہ واقعہ ماہ شوال اسی سال میں واقع ہوا ایسے ہی چند قصہ دیگر ہوئی کہ ان کی تحریر سے حیا آتی ہے ؎

کرامت دہرہ دون میں سررشتہ دار فوجداری کا معطل ہوگیا تو عالم خاں

سررشتہ دار چکرورتی نے حضرت کو لکھا کہ میرے دعا فرمادیں کہ میں دہرہ میں بجاے سررشتہ دار معطل کے مقرر ہو جاؤں حضرت نے لکھ بھیجا کہ وہ چندروز میں بحال ہونیوالا ہے بقدرت الٰہی اسی ہفتہ میں سررشتہ دار کلکٹری کا خط آگیا کہ سررشتہ دار فوجداری کی خطا معاف ہوگئی اور وہ بحال ہوگیا +

کرامت ایک روز بامداد میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج مہرے چلا جاؤں حضرت نے فرمایا کہ شاید آج بارش برسے بقدرت الٰہی اُسی روز دوپہر کو اسقدر بارش برسی کہ ایک ہفتہ کی جھڑی میں بھی ایسی نہیں برستی +

کرامت سلار الدین عمادلپور والے کی دو صد روپے کی گھوڑی مفقود ہو گئی تو وہ حضرت مخدومنا مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری اسپ مادیہ کا کہیں پتہ لگے حضرت نے بعد مراقبہ کے فرمایا کہ جاؤ میرے جاؤ صبر کرکے بیٹھو پانسو چار سو کوس تک اُس کا نشان نہیں ملتا ہے پس سلار الدین نے ہر ہر جگہ ڈھونڈلی ہرگز نشان نہ ملا +

کرامت بماہ شوال ۱۲۹۹ھ ہجری کو حکیم عماد الدین سہارنپوری مریض ہوئے جب حضرت کو اسکی خبر پہنچی حضرت نے فرمایا کہ اس مرض میں حکیم صاحب راہی عالم جاودانی ہونگے پس حکیم صاحب کی صدہا معالجہ ہوئے مگر بعد دو تین ہفتہ کے حکیم صاحب نے شربت ممات کا نوش فرمایا +

کرامت حضرت مخدومنا میاں صاحب کی جب مسجد تیار ہوئی اور احاطہ کا بنا تو کچھ زمین سڑک سرکاری سے اس میں آگئی تو لوگوں نے نالشات کثرت سے سرکار میں کی پس ستہ چہار بار سرکار نے پٹواری و قانون گو و سب اور سیر و بابو وغیرہ کو واسطے پیمائش کے بھیجا بفضل خدا ہر یک نے دو دو چہار چہار بار پیمایش کی لایزال ہر ایک بار میں یک یک دو دو فٹ سڑک سے کمی آتی رہی آخر الامر لاچار ہو کر واپس جاتے رہے اور نالش کرونکو ملامت کیا +

کرامت مجھکو ایکبار مرض بواسیر ہو گیا تو میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے افسوس فرمایا بفضل خدا اُسی ہفتہ میں آرام ہو گیا +

کرامت ایکبار میری چشموں میں کچھ گرد و غبار سا آگیا میں نے حضرت سے اسکی شکایت کی حضرت نے افسوس فرمایا بقدرت الٰہی اگلے روز صحت ہوگئی ❊

کرامت شروع محرم ۱۳۰۰ھ ہجری میں ایک روز حضرت لوگوں کو فرمانے لگے کہ دوپٹہ منقش ریشم کہاں سے بنتے ہیں کسی نے عرض کیا کہ ڈھاکہ میں پس فرمایا کہ کسی کی معرفت وہاں سے آ سکتے ہیں میرا دل اُسکے لیے بہت چاہتا ہے ہر کسی نے اجانبت بیان کی حضرت چپ ہورہے بقدرت کریم کارساز اگلے روز ایک شخص کا جو محض اجنبی تھا ڈھاکہ سے خط آگیا اس میں درج تھا کہ حضرت میں نے حضور کا حال سنا ہے میرے لیئے بھی دعا فرماویں اور جو چیز حضور کو ڈھاکہ کی درکار ہو بلا تکلف تحریر فرماویں میں روانہ کر سکتا ہوں حضرت بہت خوش ہوئے اور تحفہ جوڑی دوپٹہ کو حکم لکھوادیا ❊

کرامت ایکروز حضرت کی خدمت میں قصبہ شاملی سے ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ حضرت میری حاجت دس سال سے پوری نہیں ہوئی وہ اب کے ماہ میں پوری ہوگی آپ اُس حاجت کو بیان کر دیجیے اور حصول اُسکے کو بیان فرماویں مجھ سے تحصیلدار نوکوڑ نے آپکا حال بیان کیا حضرت نے بہت عذر معذرت فرمائی آخرالامر اُسوقت تو وہ چلاگیا علی الصباح پھر حاضر ہوا اور التجا کی تو حضرت نے فرمایا کہ یا تو تو اُس فعل شنیعہ سے توبہ کر ورنہ تیری سات سال کی قید ہوگی اسیوقت اُس نے توبہ کی اور عرض کیا کہ حق ہے میں ایک لڑکی پر عاشق ہوں اور اس سے ملنا چاہتا تھا ❊ کرامت ایک شخص نے خورجہ سے آکر عرض کیا کہ حضرت میں جہاں میں پھرا میرے دل کی بات کسی نے نہیں بیان فرمائی حضرت نے فرمایا کہ وہ تو فلانی چیز ہے مگر یہ تجویز زہر کھانے کی جرات کو کی تھی ❊ یہ خوب نہیں بات ہے جو دل میں سہی تھی ❊ اُس نے توبہ کی او عرض کیا کہ حضرت آج رات کو دل میں بڑا رنج گذرا اور یہ ارادہ کرلیا کہ اگر میاں صاحب نے بھی میرا راز خفا ہویدا نہ کیا تو بیشک میرٹھ جاکر زہر کھا مرونگا

کرامت سرشتہ دار کی زوجہ نے دہرہ سے خط لکھا کہ حضرت مجھکو مرض ہے

اور اولاد نہیں ہوتی دعا فرماویں حضرت نے تحریر کرا بھیجا کہ پندرہ سال گذرے کہ تمہارے
رحسم میں درد اوٹھا تھا اس کا آج تک خلل باقی ہے علاج کی کچھ حاجت نہیں ہے
انشاءاللہ تعالیٰ دعا کی جاویگی خداوند کریم اپنے فضل سے شفا عنایت فرماویگا عقیدہ رکھو

کرامت مولوی عبدالرحیم صاحب نگری والہ بماہ شعبان حج کو تشریف لے گئے
اور بمبئی میں رخت انداز ہو کر حضرت سے اجازت چاہی کہ میں نے یک آگبوٹ کا
بیس روپیہ کانول لے لیا حضور اجازت فرماویں کہ سوار ہو جاؤں حضرت نے فرمایا کہ
اگر وہ جہاز مفت بھی ملے تا ہم مت جاؤ کیونکہ تا شوال دریا میں بہت آفت رہیگی وہ بند
ہو گئے اور رمضان و شوال بمبئی میں گذرا بعد شوال کے التجا کی کہ حضرت اب تو اجازت
فرماویں کہ منزل مقصود پر پہنچوں حضرت نے اجازت فرمائی اور سو روپے کو نول
کے روانہ ہوئے سو وہاں جا کر تحریر فرمایا کہ حضور کا احسان ہوا جو بلا میں مبتلا نہوا
کیونکہ پہلے ایک آگبوٹ بمبئی کا عدن جا کر واپس بمبئی آیا اور وہ آگبوٹ جس سے حضرت
نے مناہی کی تھی دو نیم ماہ دریا میں گرداں رہا اور ہمارے آگبوٹ کے ساتھ مکہ معظمہ میں
پہنچا اسکے بعد کچھ اور گذارشات تحریر فرمائی +

کرامت لخت جگر عبدالمجید کے سہ ماہ سے درد شکم یعنی زیر ناف تھا ہر چند
ادویات کا استعمال کیا صحت نہ ہوئی از موضع باغوں والے حضرت کی خدمت میں عریضہ
روانہ کیا کہ حضرت میں اس درد سے تنگ آگیا ہوں حضرت دعا فرماویں بس دو روز کے
بعد وہ درد خود بخود موقوف ہو گیا +

کرامت ایک روز موضع رتھیڑی ضلع مظفرنگر میں ایک مدرس انگریزی نے حضرت
مخدومنا میاں صاحب کی نسبت زبان فحش نکالی اور کہا کہ وہ بےعلم ہیں اُن کو کہاں سے کرامت
مل گئی اور بہت بے حیائی کی باتیں کی مجھکو سبب رنج پیدا ہوا اور غصہ آیا تو اُسکو ذلیل
کر کے نکالا شب کو بعد نوافل تہجد و اذکار کے سو گیا تو عالم رویا میں دیکھا کہ حضرت مرشدنا
مدظلہ نے یہ شعر پڑھا ہے

شیر میں خرما تھا ایک یار و نے سب وہ کھالیا میں ہی ایک محروم ہا قی کا باقی رہ گیا

اور مدہوش اور متواجد اور مرقوق ہوئے پھر خواب در خواب ہوا تو دیکھا کہ حاجی غلام حسین مکان میں میر نجم الدین صاحب کے ہیں میں نے اُن سے یہ قصہ کہا اور یہ شعر تحریر کیا اسی وقت میں بھی اور تمام اشیاء درخت وغیرہ اشک ریز ہو کر متواجد ہوئے اور صبح تک یہ قصہ رہا پس معلوم ہوا کہ حضرت نے اس قصہ مدرس کی تسلی فرمائی کیونکہ مراد شیر سے دریا فیض اور خرما فیض مخصوصہ اور یاراں معتقدین ہیں جو فیضیاب ہو چکے اور اپنے ہوس باقی رہے اس میں مرتبہ علم اظہر من الشمس ہے اُسی وقت میر نجم الدین نے دیکھا کہ ایک مجذوب دریا پر پی آب جاتا ہے یہ اشارہ کرامت ہے اور نیز اس شعر میں بڑے بڑے نکات ہیں کہ اس مقام پر اُن کا انحصار نہیں ہو سکتا ہے اس تعبیر و تاویل کو ایک مجلد درکار ہے ‌۔

کرامت موضع باغوں والے کے صاحبان مثل عبدالرحیم وغیرہ کی شکی راب فروخت نہیں ہوتی تھی کیونکہ ناقص تھی اور تمام گاؤں کی راب بک چکی تھی لاچار ہو کر یہ لوگ حضرت کی خدمت میں گئے اور شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ شب کو دعا کروں گا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ مژدہ باد چند لوگ بڑی بڑے عمامہ والے آتے ہیں وہ تمہاری منکیوں کو خرید لینگے پس یہ لوگ باغوں والے واپس آئے تو دوسرے روز ویسے ہی مشکل کے پورب سے لوگ آئے اور سب منکیوں عمدہ عمدہ کو چھوڑ کر ان ہی کی منکیوں کو بقیمت گراں خرید کر کے لے گئے ‌۔

کرامت فتح محمد لوہاری والا اپنے مکان سے ناراض ہو کر بارادہ لاہور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت چاہے حضرت نے تمام احوال قلبی اس کے بیان کر دیے وہ قایل ہوا اور حضرت نے فرمایا کہ تو لاہور نہیں جا سکیگا اپنے مکان کو واپس ہو جا اتنے ہی میں آدمی لوہاری سے آیا اور اسکو پکڑ کر لیگیا ‌۔

کرامت مجھکو حضرت نے فرمایا کہ اب تو کسی طرف ہو آ پھر دو ماہ تک کسی جگہ نہیں جا سکوگے میں نے عرض کیا کہ مجھکو پھر بھی جانے کی ضرورت ہوگی الغرض لوہاری گیا اور وہاں سے آکر ہر چند چاہا کہ کسی جگہ جاؤں مگر دو ماہ تک ایسے ایسے عوارضات

پیش آتی رہی کہ دو ماہ تک جانا نہ ہوا +

کرامت سنہ ۱۳۰۱ ہجری میں راجہ جموں والے کو شوق ہوا کہ درویش طلب کر کر دس دس یا پانچ پانچ ہزار روپے مع خلعت کے دیتا تھا پس حضرت مرشدنا مدظلہ کو بھی طلب کیا جب قاصد آیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ اشد کافر ہے کہ اذاں مسجد میں نہیں کہنے دیتا مجھکو اُس سے محبت نہیں ہے میں نہیں جاتا اور نہ اسکے لئے دعا کرتا ہوں۔ میری طرف سے صاف اُسکو جواب دیدو کہ کفرستان میں میرا کیا کار ہے +

کرامت جب والی جموں نے حضرت کا انکار صریح سُنا تو کشمیر سے منشی کریم الدین صاحب اپنے جج وسطے کو بلا کر حضرت کی خدمت میں روانہ کیا کہ اول تو حضرت کو ہی کسی طرح سے یہاں لاؤ یا کسی کو آپ کے خلفا میں سے لاؤ یا تشخیص مرض و مدت صحت دریافت کرو الغرض منشی صاحب حضرت کی خدمت میں آکر دو ستہ ماہ قیام پذیر ہوئے تب حضرت کو دریائے رحمت نے جوش دلا یا فرمایا کہ میں اسکو دریافت کرونگا سو حضرت نے استخارات و مراقبات کے وسائل سے معلوم کیا تو تحقیق ہوا کہ اُسکو مرض جسمی ہے۔ اور مدت اسکی فنا کی ایک سال ہے۔ اس سے پہلے ہرگز صحت نہیں ہے یعنی حضرات مشائخ نے عالم رویائے میں بیان کیا کہ ایک سال کے بعد میں فنا مرض ہے پس حضرت نے اُسکو ویسا ہی لکھوا بھیجا وہ قایل ہوا اور مستدعی ادعیات کا ہوا۔ چنانچہ بعد ایکسال سے وہ اس دار الفنا سے دار البقا کو رخصت ہوا +

کرامت میرا ارادہ جمنا پار کا تھا کہ آجکل میں جاؤنگا ایک روز حضرت نے فرمایا کہ ایک ماہ کے بعد میں جانا ہوگا بقدرت الٰہی ایسے ایسے عوارضات پیش آتے رہے کہ قبل ایک ماہ کے جانا نہو سکا بعد ایک ماہ کے یہاں سے روانہ ہوا +

کرامت میرا ارادہ تھا کہ جمنا پار میں دو ماہ کامل قیام کروں گا حضرت نے فرمایا کہ کہ ایک ماہ رہنا ہوگا بقدرت الٰہی جب وہاں گیا تو ایک ماہ کے بعد میں خبر آئی کہ لخت جگر عبد الحمید خاں عارضہ چیچک میں مبتلا ہے پس ہرگز قیام کو دل نے گوارہ نہ کیا اور وہاں سے مراجعت کر کے آگیا +

کرامت حسن محمد رافضی سہارنپوری مرض قدم میں مبتلا تھا معالجات یونانی و انگریزی وغیرہ کثرت سے کراتا تھا حضرت نے فرمایا کہ چھ ماہ تک اس کا مرض ہرگز نہیں جائیگا بقدرت الٰہی چھ ماہ تک ویسا ہی مریض رہا ساتویں ماہ میں رحلت ملک بقا کر گیا۔

کرامت آفتاب علیخاں رئیس جلال آباد کو کہ حضرت کا مرید تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے فرزند کی شادی میں رقص زنان و سرود شیطان مت کرانا اُسکو باغواء شیاطین الانس یہ کار کرنا پڑا جب حضرت نے حال سُنا بہت ناخوش ہوئے آفتاب علی خان نے چند جوڑی اور نقدی تین چالیس روپے کی حضرت کی نذرانہ تحائف بھیجا حضرت نے ویسے ہی واپس کرا دیا اور فرمایا کہ وہ میرا نافرمان بلکہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے مجھکو اس سے کچھ علاقہ نہیں ہے مجھکو اُس سے دوستی اور رسوم خورونوش سے کچھ غرض نہیں ہے بعد چندیں عرصہ کے آفتاب علیخاں حضرت کی خدمت میں تایب افعال شنیعہ سے ہوا۔

کرامت جس روز رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ھ کا آیا روز جمعہ تھا اونکو قیلولہ نہیں کیا تھا خوف تھا کہ شب کو ہرگز قرآن شریف نہیں پڑھا جائیگا حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ تو تو خوب پڑھیگا بقدرت خدا گیارہ بجے تک پڑھتا رہا نعاس تک بھی نہ آئی اور کیفیت رہی۔ کرامت والیہ کوٹلہ مالیر نواب محمد ابراھیم علیخاں مرض مالی خولیا میں مبتلا تھا جب انگریزوں نے سنا تو واسطے کورٹ ملک اُسکے کی امتحان کے لئے کسی بڑے انگریز کو بھیجا اس سے پہلے نواب ممدوح نے اپنے وزیر کو حضرت کی خدمت میں روانہ کیا کہ یا تو حضرت خود تشریف لاویں یا دعا کریں کہ میرا مرض اچھا ہوجاوے حضرت نے اطمینان کر کے بھجوایا بقدرت الٰہی عرصہ قلیل میں نواب نے حضرت کی خدمت میں مبلغ پچاس روپے شکریہ کے بھیجے اور عرض کیا کہ انگریز کے آنے سے ستہ روز پہلے بالکل تندرست ہوگیا اور وقت امتحان کے خوب ہی جواب شافی دیئے وہ تندرست سمجھکر چلا گیا بقدرت الٰہی جب وہ چلا گیا تو پھر ویسے ہی مریض ہوگیا آپ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ بالکل صحت عطا فرماوے۔

کرامت حضرت کے مکان کے قریب ایک آوباش مسمی حسین خاں سہارنپوری

ایک کسی کشمیرن کو لیکر آگیا وہ خبیثہ سرود وراگ سے ہر شب تنگ کیا کرتی تھی حضرت نے حسین خاں کو طلب کر کے نصیحت کی کہ یا تو اس خبیثہ کو دفع کرو ورنہ اُس سے نکاح کرا اُسنے کہا کہ حضرت اُسنے تو صدہا لوگوں کو ڈبو دیا اسکو نکاح سے قطعی انکار ہے آپ دعا کریں کہ اُسکو ہدایت ہووے حضرت نے دعا کی تو بقدرت الٰہی ایک ہفتے کے اندر اس خبیثہ نے خود بخود تایب ہو کر حسین خاں سے نکاح کر لیا +

کرامت حافظ مخدوم بخش سہارنپوری نے حضرت کی خدمت میں کچھ حال محمد سعید الدین لو کوڑ والیکا بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جان بحق ہوگا بقدرت الٰہی دو روز میں وہ اس جہاں سے رحلت کر گیا +

کرامت فضل عظیم وغیرہ قضاۃ والے کچھ قضیہ درمیانی کی گفتگو کر رہے تھے اسیوقت حافظ مخدوم بخش سنکر میاں صاحب کی خدمت میں آیا تو حضرت نے وہ ہی گفتگو بعینہ حافظ صاحب کو سنا دے تو حافظ صاحب متعجب ہو گئے +

کرامت منشی کریم الدین صاحب نے مجھکو جموں لے جانیکا بڑا اصرار کیا حضرت نے مجھکو فرمایا کہ جا راجہ کو صحت تو نہ ہوگی مگر تجھکو چہار صد روپیہ مل جاویگا اور کچھ عوارضات اسکے سالم ہو جاویں گے تو جب میں گیا تو راجہ صاحب میری تعظیم کو اُٹھے اور حضرت کا تمام احوال دریافت کیا چلتے وقت مقدار چہار صد روپے کی نقدی و تحایف عطا کیا اس اثنا میں جو کچھ احوال وہاں کا حضرت کو تحریر کرتا تھا حضرت پہلے ہی خط آنے سے وہ حال اہل مجلس کو سنا دیا کرتے تھے پھر جب دوسرے وقت وہ خط آتا تھا بعینہ وہ حال پڑھا جاتا تھا اور راجہ کا اصل مرض نہ گیا مگر بخار وغیرہ جاتا رہا +

کرامت حضرت متوکل علی اللہ ہیں کسی جگہ سے تعلق جاگیر وغیرہ کا نہیں ہے پچیس تیس روپیہ ماہواریکا خرچ ہے مہمان نوازی عیالداری کثرت سے ہے مگر بحکم خداوند کریم سب کاروبار امیرانہ چلا جاتا ہے سہ چہار سال سے محبت عمارات کی پڑی چنانچہ بر سر شاہ راہ ایک مسجد و چاہ و نیز باغیچہ بنوایا اسکے اندر دو اڑھائی ہزار روپیہ صرف ہوا پھر تیرہ سال ہجری میں دو اڑھائی ہزار روپیہ کے مکانات مسکونی تیار کئے پھر

صفر ۱۳۱۱ھ میں صاحبزادی معصومہ کی شادی میں دو ڈیڑھ ہزار مع دہیز و طعام خوری کی صرف ہوئے اسکے اندر ہزاروں مرد و زنان اقربار و اغیار وللٰہی نے کھانا کھایا اور اکثر یہ خلفاء و مریدین صدہا کروہ سے جمع ہوئے یہ فضل رحیمی ہے -

کرامت اخیر صفر ۱۳۱۱ھ میں حضرت نے جسوقت میکہ مرید خالص مولوی امام الدین صاحب چوڑیالوی کو میری جانب سے خلافت عنایت فرمائی اور دستار بند ہوئے تو سب مخلصین موجودین کو جوش و گریہ و زاری آگئے اور اسیوقت بارش باران رحمت آلہی ہونے لگی وہ موصوف الصدر ارا وہ اپنے وطن کا رکھتے تھے خوف بارش زیادہ کا ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بند ہوئی چاہتی ہے بقدرت خدا جسوقت وہاں سے اٹھکر مکان پر آئی اُسیوقت آفتاب چمکا اور ایک قطرہ بھی آسمان سے نہ اوترا ؛

کرامت حکیم محمد حسن دیوبندی حضرت کی خدمت میں بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ محمد حسن نے اب کے تو سہارنپور میں ایسے قدم جمائے کہ کچھ لے کے ہی اُٹھینگے اُسیوقت حکیم موصوف نے عرض کیا کہ حضرت میں تو آج اسی بات کو عرض کرنے آیا تھا کہ اب کے مجھکو اتنے دیر لگ گئی ہے کیا خدا تعالے کچھ سامان ہی کر دیگا سو آپنے فرمائی دیا ؛

کرامت میرا ارادہ کھارون جانیکا تھا حضرت نے دو ہفتہ تک روکا اور فرمایا کہ دو آدمی مولوی دوسری جگہ کو موجود ہیں اب مت جاؤ جب سے کر میرے طلب کو اللہ بخش کھارون سے آیا اور حضرت نے دریافت کیا کہ اس عرصہ دو ہفتہ میں کوئی مولوی کھارون میں آیا تھا اُسنے عرض کیا کہ حضرت اول تو ایک مولوی سہیلہ کا آیا تھا جب وہ چلا گیا تو مولوی دھین کے آئے اسباب چلے گئے ؛

کرامت حضرت نے کھارون کی نسبت فرمایا کہ تجھکو کھارون میں دقتیں پیش آوینگے مگر بفضل خدا وہ دفع ہو جاویں گے سو جس وقت کھارون گیا گشت سے مخالفین اُٹھتے تھے اور پھر اگلے روز دب جاتے تھے ؛

کرامت ایکروز حضرت کے ہاں خط آیا تھا وہ عمدہ حرف کا نہ تھا تو سارا خط بدقت تمام پڑھا گیا مگر ایک لفظ ہرگز نا پڑھا گیا چار پانچ منشی موجود تھے کسی سے نہیں نکلا آخر

کو حضرت نے فرمایا کہ مجھکو دکھلاؤ وہ کہاں ہے میں نے اسپر انگشت سے اشارہ کیا حضرت نے
دیکھا اور باوجود اسکے کہ آپ اُمی صفت بھی ہیں اور چشموں سے کم نظر ہیں اُسیوقت تبلادیا
کہ یہ نگری ہے اور واقعی وہ ہی تھا +

کرامت مولوی نوازش علی اپنی تقصیرات سے معذرت کرنے آئے تھے اُنکا چوغہ
خام رنگ کا چھٹ کیلا تھا حضرت نے فرمایا کہ ظاہر کی زینت تو کپڑے کی عمدہ ہے مگر خامی رنگ
کی خامی قلب پر دلالت کرتی ہے اسیوقت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ جسوقت یہ
کپڑا خریدا اُسیوقت لوگوں نے کہا تھا کہ مولوی صاحب پختہ رنگ کا لو میں نے
کہا کہ بھائی میرا دل بھی خام ہی ہے ایسا ہی چاہیے +

کرامت ایک روز کاسی کی جانب سے حافظ رحمت اللہ کا خط اور اُسی جگہ سے مُلا
حیدر علی کا خط آیا حال آنکہ دونو ایک ہی جگہ تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسرے کا مضمون
مخالف ہے جب اُسکو کھولا تو جو حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی نکلا +

کرامت میرا ارادہ باغوں والے جانیکا تھا اور میرٹھ کا ارادہ دل میں مخفی رکھا تھا
اور نہ کبھی میرٹھ اسطور سے گیا تھا سو چلتے وقت حضرت نے فرمایا کہ میرٹھ بھی جاگا +

کرامت جسوقت باغونوالے آیا تو اُس سے پہلے چند سال سے حاجی غلام حسین
کا حال عقیدت و محبت میں ابتر تھا اور حضرت بھی اور میں بھی اُس سے متاسف تھے
تو اُس وقت اُسکا نصیحت وغیرہ سے حال عمدہ ہوگیا اندنوں مخلصی عبدالرحیم صاحب
حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے تو اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ انتو غلام حسین کا حال بدل
گیا اور عمدہ ہوگیا +

کرامت گھیسا باغوں والے کا ایک مقدمہ سہارنپور تھا تو وہ سہارنپور جاکر دکلاء
سے ملا تو اپنی مثلیں پیش کی ہر کسی نے جواب دیا کہ اسکے اندر جان نہیں ہے اسکے بعد
گھیسا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کا ملتجی ہوا کہ ایک مقدمہ میرا ہی اُسکو رجوع کردوں
حضرت نے فرمایا کہ اسکے اندر کچھ جان نہیں ہے کیوں اُسکو رجوع کرکے حیران ہوتا ہے +

کرامت حاجی سلطان خاں ددہیڑو والے حضرت کی خدمت میں جاکر عرض

کیا کہ حضرت میرا ایک مقدمہ لاحل ہے دعا ہو کہ فتح پاؤں حضرت نے فرمایا کہ جا فتح ہوگی اور وہ خوش بخوش اپنے گھر چلا گیا اور انجام کار کو سلسلہ میں داخل ہوا اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوا +

کرامت علی بخش کہا توے سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُسکو وہاں سے ایک مولوی سے مباحثہ درباب ذکر جہر و وجد وغیرہ کی پیش آیا تھا اور وہ جواب دہی سے معذور رہا تھا اور حضرت کو اس قصہ کی خبر نہ تھی پس بیٹھتے ہی حضرت نے اُس مباحثہ کے جواب دینے شروع کئے اور خوب ہی اس باب میں اُس کی تسلی کردی اُس نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو مجھ سے پہلے قصہ گذرا ہے +

کرامت جسوقت میں جانب دوہیڑو وکھاتوے وغیرہ کی روانگی کی اجازت طلب کی حضرت نے پندرہ بیس روز تک ہرگز اجازت نہ دی اور فرمایا کہ تجھپر کوئی صدمہ واقع ہوگا الغرض بشدت تمام التجا کی اور حضرت نے اضطرارًا اجازت فرمائی بقدرت الٰہی جب کھاتوے پہنچا تو دو چار روز کے بعد میں اتفاقًا ایسا نالی میں گر پڑا کہ قدم سے سر تک ضرب شدید آئی اور ہر ہر عضو زخمی ہو گیا جیہ میں سے دو پہر تک خون جاری رہا زندگی کی امید باقی نہ رہی تھی مگر بفضل الٰہی ہو گیا +

کرامت تڑپوہ کی نمبردار نے آکر عرض کیا کہ حضرت میری دو گاؤ میش سرقہ ہوگئی اور پتہ نہیں ملتا ہے آپ دعا کریں کہ وہ ملجاویں حضرت نے کہا کہ جا ملجاویں گے بقدرت الٰہی دو چار روز کے عرصہ میں کوئی آدمی خود بخود اُنکو بیکر دے گیا +

کرامت رمضان المبارک میں مجھکو شور لسان کا مرض ہوا اُسکے جہت سے بہت تکلیف تھی کہ گفتگو اور طعام خوری سے معذور تھا اور دنکو جمعہ تھا کہ قیلولہ نہیں کیا تھا خواب کا غلبہ و اعضا شکنی بدرجہ کمال تھی حضرت سے عرض کیا کہ آج شب کو قرآن خوانی کی امید نہیں ہے سوا سو آدمی محروم رہیں گے حضرت نے فرمایا کہ خدا چاہے آج پہلے سے عمدہ پڑھیگا بقدرت الٰہی وقت تراویح کے نہ غنودگی آئی اور نہ مرض رہا اور نہایت ہی عمدہ پڑھا گیا اور بعد فراغت کے پھر وہ ہی تکالیف عارض ہوگئی +

کرامت مسجد رنگریزان میں سے مبلغ پندرہ روپیہ وصول ہوئے حضرت نے پہلے ہی فرمادیا کہ مجھکو امید چودہ پندرہ روپیہ کی تھی ؎

کرامت ایک شخص معزز نے حضرت کی گستاخی کی حضرت نے نعلین اُٹھا کر فرمایا کہ دور ہو تجھکو مارونگا بقدرت آلٰہی وہ اپنی برادری میں گیا پس خوب ہی برادری نے اُسکو نعلین سے پیٹا ؎ کرامت جب لمہار ہیڑہ کی اجازت لی تو فرمایا کہ تجھکو اجازت تو نہ دیتا مگر وہاں سے تجھسے فلانے شخص کو کہ برگشتہ ہوگیا ہے نفع ہوگا اور وہ سنور جاویگا تو جسوقت میں گیا اور اُسکو ہدایت کی بقدرت آلٰہی اسنے ہر ایک واہیات سے توبہ کی اور تہجد اور ذکر و شغل سب شروع کیئے ؎

کرامت منشی غلام حسنین کو حضرت نے لاہور خط لکھا کہ آپکا نکاح خفیہ صرف دو گواہوں کے سامنے بیگم صاحب سے ہوگیا ہے اور پھر کہتے ہو کہ میری مطلب براری نہیں ہوئی یہ کیا ہے جواب میں لکھا کہ حق ہے جو کچھ تحریر فرمایا ہے مگر جموں وغیرہ کی ریاست میں جانا چاہتا ہوں ؎ کرامت خان عالی شان قدرت اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا کہ حضرت جب سے آپ سے بیعت کی ہے ہشت ماہ ہوئے اسی روز سے آج تک حضوری محفل سرور کائنات میں روزمرہ داخل ہوتا ہوں اول کھڑے ہونیکی اجازت ہوئی تھی دوسرے بیٹھنے کی اب ہر مطالب عرض کرتا ہوں اور آپکی نشست فلانی جگہ ہے اور آپکی یمین کو حضرت عبدالغفور علیہ الرحمۃ کی اور اُنکی جانب حضرت غوث الثقلین کی وعلی ہذا القیاس اکثر انبیاء و اولیاء کی اسامیاں تحریر فرمائی تھی حضرت نے لکھ بھیجا کہ اب تیسرا درجہ تمکو ملنے والا ہے دھیان رکھیو بس تیسرے ہی روز جواب لکھا کہ حسب فرمودہ حضور ہشتم ذی قعدہ ۱۳۰۱ھ ہجریکو محفل حضور میں ایک شخص ایسی ایسی ہئیت کا اُٹھا اور میرے سر پر کلاہ تاجدار اوڑھائی میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں فرمایا کہ میں شعیبؑ ہوں یعنی ہمارے پڑدادا پیر اور اُسکے بعد میں دوسری کوالیف تحریر کی ؎

کرامت منشی شیخ احمد عامل ہمر دیخ ٹونک سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مقصد جو معاملہ نواب صاحب میں دائر تھا پیش کیا حضرت نے فرمایا کہ ایسا ایسا سوال کی

وجواب ہوگا جب وہ رخصت ہوئے تو ٹونک میں پہنچکر لکھا کہ جو جو حضور نے ارشاد فرمایا تھا ویسے ہی گذرا ۔

کرامت قاضی عبدالواحد خاں تھانہ بھون میں مریض تھا منشی شیخ احمد نے لکھا کہ اُنکے لئے دعا کرو کہ صحت ہووے حضرت نے جواب لکھا کہ ہمنے دعا کی ہے اگر قدرے حیات اُنکی باقی ہے تو صحت ہوگی بقدرت الٰہی اگلے خط میں لکھا کہ وہ اس جہاں سے رحلت ہوگئے ۔ کرامت ایک روز ایک شخص نگینہ چاندپور سے آیا حضرت نے اُسیوقت بحث مزامیر وغیرہ کی بیان کرنا شروع کی اور تمام کرچکے تو اُسنے عرض کیا کہ حضرت میں مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم و قاضی اسماعیل صاحب سے و دیگر صاحبان سے پیش کرچکا ہوں تسلی نہیں ہوئی تھی آپ کے پیش کرنیکو تھا کہ خود ہی بیان فرمایا اور میری تسلی ہوگئی ۔

کرامت منشی احمد حسن خاں جب دہلی کو روانہ ہوئے تو حضرت نے انکو فرمادیا تھا کہ دہلی میں حافظ کریم الدین کا عقیدہ جانب لامذہبان کے ہے اسکا حال تحریر کیجیو سو جاتے ہی منشی صاحب نے تحریر کیا کہ فی الواقع جو کچھ آپ کا مکشوف تھا حق ہے انھوں نے مجھسے چند شکوک لامذہبان کے پیش کئے اب میں نے اُنکو اُس عقیدہ سے صاف کردیا ہے ۔

کرامت جب مُلا احمد جلال آبادی نجیب آباد گیا تو حضرت نے فرمادیا تھا کہ خدا خیر کرے راستہ میں بہت سے دعا مکریگا بقضاء الٰہی جب اُسکے ہمراہی واپس آئے تو معلوم ہوا کہ گنگا سے ورے اسکے گاڑی کا پہیہ ٹوٹ گیا اور گنگا میں اور دیگر ندیوں میں اُسکا بیل گر پڑا سو مصیبت سے دعا کرتا گریہ وزاری کرتا ہوا نجیب آباد میں پہنچا ۔

کرامت حافظ کریم الدین دہلوی حضرت کے امتحان کے لئے سہارنپور میں تشریف لائے اول ملاقات میں حضرت نے تمام دفاتر ضمائر قلوب اُسکے کھولکر سامنے کئے وہ تائب ہوکر گریہ وزاری کرنے لگا اور سلسلہ میں داخل ہوکر واپس گیا ۔

کرامت ایک روز علی الصباح خلاف وقت معتاد کے میں حضرت کی دردولت پر گیا اور حضرت اُسوقت اندرون خانہ تھے پس آواز نعلین کی سنکر حضرت نے اندر سے ہی فرمایا کہ مولانا میں نے عرض کیا کہ حاضر ہوں پس اُسیوقت باہر تشریف لاکر فرمایا

کہ اب کیسے آئے حاجت بیان کی +

کرامت عنایت اللہ خاں جگادہری سے آکر عرض کرنے لگا کہ میری اہلیہ شدید بیمار ہے اور کوئی دوا تاثیر نہیں آتی حضرت نے دو چار نقش عنایت فرمائے کہ پلا دے بقدرت الٰہی شام ہی کو خط آیا کہ وہ عورت اس مرض سے تندرست ہو گئی +

کرامت عبد الغفور رائے پور سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو چند ماہ سے بخار و لرزہ آتا ہے اور بہت سی ادویات کا استعمال کیا صحت نہیں ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب نہیں آئیگا بقدرت الٰہی اُسی روز سے اسکو صحت ہو گئی +

کرامت ۱۲۔ صفر ۱۳۰۲ھ کو رائے پور میں میں بعد نوافل تہجد کے خفتہ ہو گیا تھا کہ کوائف عجوبہ پیش آئے اثنار کوائف میں حضرت مدظلہ کی زیارت سے مشرف ہوا آپنے کسی کے جواب میں فرمایا کہ اب ہمکو ملنے والے بھی ہی یہ اشارہ غالباً مجددیۃ کا تھا یا کسی ترقی تسلط ملکی کا ہے اور اس اشارہ میں معلوم ہوتا ہے کہ ایک سال سے قبل ہے یہ تجدید کا تعلق ہوگا والامر عند اللہ +

کرامت رائے پور میں جب چند رؤسائے ملاقات نہ ہوئی اور وعظ طریقہ جاری نہ ہوا تو حضرت کو عریضہ تحریر کر دیا کہ یہاں سے بجز امانت خاں کی نہ تو دعوت ہوئی نہ وعظ اسلئے میں سہارنپور آتا ہوں بقدرت خدا وہ خط پہنچا تک نہیں صرف ڈاک میں ڈالا گیا تو ملا عبد العزیز و امام علیخاں وغیرہ رؤسائے درپے قیام و دعوت ہوئی اور چند روسائے آموجود ہوئے تو بڑی سی رونق ہو گئی +

کرامت مولوی گلباز خاں وبھیڑہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری دخترِ کو آٹھ ماہ سے تپ چوتھیہ آتا ہے ہرچند دواء کی صحت نہیں ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب نہیں آئیگا اسی روز سے بالکل جاتا رہا +

کرامت منشی سعادت مند مدار المہام کوٹلہ نے اپنے مکان شاہ آباد سے لکھا کہ آج کوٹلہ سے اس مضمون کا خط آیا ہے یہ بات جو اسمیں لکھی ہے سچ ہے یا غلط حضرت نے فرمایا کہ یہ تو سچ نہیں مگر ایک دو خط اور آویںگے اُنکی تحقیق بھی مجھسے کر لینا سو خدا کی قدرت

سے دُو روز کے بعد سے خطوط وہاں سے آگئے اُنکو حضرت نے تصدیق فرمالیا ایسی ہی طرح چند ماہ تک اُنکا قصہ رہا اور ایسے ہی ایسے پیش آیندہ اخبار بیان کرتے رہے اور تصدیقات ہوتی رہی +

کرامت ایک روز حضرت نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ حافظ مولا بخش اکونٹنٹ مرار سے آئے ہیں سو تو ابھی سہارنپور میں مقیم رہ بقدرت خدا اُسی ہفتہ عشرہ میں حافظ صاحب موصوف تشریف لے آئے حال آنکہ سات سال سے وہ حضرت سے روپوش تھے +

کرامت ایک روز لخت جگر عبد الحمید خاں کی طبیعت علیل ہو گئی مجھکو اضطرار ہوا حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ جو دوا طبیب کی دیتے ہو ہرگز مت دو پانچ چار مغز بادام کھلا دیا کرو خدا چاہے صحت ہو جائیگی میں نے شب کو ایسا ہی کیا بفضل خدا اُسی روز تندرست ہو گیا +

کرامت حضرت کی زیر بینی ایک بثور جسکو علامت ہلاکت کہتے ہیں نمود ہوا تمام اطباء یونانی و انگریزی نے وڑایا کہ اب امید زندگی نہیں ہے اگر کلکٹر کی تحریر کرا دو تو ہم معالج ہوں ورنہ ہمکو خوف ہے حضرت نے فرمایا کہ صبح کے بقدرت خدا شب کو اپنے پیر و مرشد مرحوم حضرت اخوند علیہ الرحمت کو دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ عبد الرحیم اس پر لونگ لگا دی شب کو حضرت نے لونگ لگا دی بقدرت خدا اگلے روز بالکل جاتی رہی +

کرامت حاجی اللہ بخش باغونوالے سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرا ایک مقدمہ جائے گیر کا مظفر نگر ہے حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا بفضل خدا آتے ہی وہ مقدمہ فتح ہو گیا اور ویسا ہی ایک مقدمہ حاجی غلام حسین کا تھا وہ بگڑ گیا +

کرامت گھاسی رام مولاہیڑی والے نے اشتہار دیا کہ فلانی تاریخ میں ہجوم میں مسلمان ہونگا مسلمان میری مدد کریں اس معاملہ کی اطلاع عبد الرحیم باغونوالے نے حضرت کو دی حضرت نے فرمایا کہ اُسکو دنیا کی طمع ہے وہ مسلمان نہو گا بقدرت الٰہی اُسی تاریخ معینہ پر ہجوم کثیر اسے معاملہ کا ہوا انہوں نے زور دیا کہ جائے گیر سے دست بردار ہو جا اور مسلمان ہو بوساوس شیطانی اس نے کفر ہی اختیار کیا اور حضرت کا فرمودہ ظہور میں آگیا

کرامت ایک روز حضرت نے فرمایا کہ مجھکو دیا ئے میں معلوم ہوا کہ مند سور سے
عبدالغفار صوبہ نے ایک خط مع خرچ راہ کے بھیجا ہے کہ مولوی صاحب کو جلد اس طرف روانہ
کردو تاکہ نصیحت اور ہدایت لوگوں کو کریں بقدرت خدا بعد عرصہ عشرہ کے ایک تار وہاں سے
مع ہشت آنہ کے واسطے جواب کے آگیا اُس میں خیریت کا حال دریافت کیا تھا +

کرامت حافظ عبدالکریم صاحب دوہیڑو سے حضرت کی خدمت میں گئے کہ میرا
فرزند بہت بیمار ہے حضرت نے فرمایا کہ جاؤ بفضل الٰہی ہوجاویگا بقدرت خدا اُسیوقت تندرست
ہوگیا ایسے ہی ایکبار حافظ صاحب موصوف نے حضرت کو نمیقہ لکھا کہ لڑکا بیمار ہے حضرت نے
جواب لکھ بھیجا کہ صحت ہوجاویگی تو بفضل خدا اسیوقت صحت ہوگئی ایسے ہی مولابخش
وغیرہ باشندگان دوہیڑو کا حال ہوا +

کرامت دوہیڑو میں جب آیا تو طرح طرح کی پریشانی تھی طبیعت ہرگز رجوع نہ ہوئے
لاچار حضرت کو عریضہ لکھا کہ دعا فرمادیں کہ خدا کی طرف دل لگے بقدرت خدا اُسی روز سے
عجایب وغرایب کیفیات حاصل ہوئی +

کرامت سلطان خاں دوہیڑو والا حضرت کی خدمت میں گیا کہ حضرت میرا دل
حج کو چاہتا ہے اور میرے پاس ایک خرمہرہ نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا خدا تعالےٰ
تیرا سامان کردیگا اور دس روپے بچا لاویگا بقدرت خدا آتے ہی خدا تعالےٰ نے اُسکے پاس
دوصد روپیہ تیار کردیے اور بعد میں اور کچھ سامان ہوگیا اور بعد واپسی حج کے گیارہ
روپے بچالایا +

کرامت عبدالرحمن دوہیڑو والا حضرت کی خدمت میں گیا بعد میں عرض کی کہ
میں مصطفےٰ آباد مولوی فیض محمد کے پاس واسطے تعویذ کی جاتا ہوں حضرت نے بعد
مراقبہ کے فرمایا کہ میرے چاند کیمیا تیرے گھر ہی ہے یعنی کھیتی کر عبدالرحمن شرمندہ ہوا
اور عرض کیا کہ حضرت آپکو کسنے کہدیا کہ میں اُن سے کیمیا سیکھنے جاتا ہوں یہی سچ ہے
پھر وہ واپس آگیا +

کرامت ایک مرتبہ میں باغ نوالے آیا لوگ بہت سست رہے بعد میں دوہیڑو

آیا وہاں کے لوگ بھی ایسے ہی ہیں تب حضرت کو عریضہ لکھا کہ یہ حال ہی بقدرت خدا اسیروز سے ایسی رونق ہوئی کہ تمام گاؤں رجوع ہو گیا اور فیض ہوا *

کرامت منشی عبد اللطیف صاحب بوڑیہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا کہ آپکے حساب میں مبلغ ۳ روپیہ کی غلطی ہی اسکو درست کرلو اسوقت وہ سست رہے بقدرت خدا دو ماہ کے بعد وہ مقدمہ ثابت ہو گیا اور خود پریشان ہو کر حضرت کو وہ قصہ یاد دلایا اور داعی صفائی کی ہوئی * کرامت مولوی محمد صادق سہارنپوری حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی عزیز حسن وہاں سے بیٹھے تھے اور عرض کیا کہ حضرت تصرف شیخ و تصرف انبیاء ما زآدم تا رسول الثقلین و فیضیابی طلبا، سلکا و احوال زمین و آسمان وغیرہ کی تفصیل بیان کریں کہ اطمینان ہوئے سو حضرت نے اسقدر کی تفصیل مع نظایر بیان کی کہ دونو صاحبان قایل اور قدمبوس ہوئے اور متحیر ہو کر کہنے لگے کہ ہم بھی حضرت سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں حضرت نے انکار کیا اور فرمایا کہ ابھی تم اس قابل نہیں ہوئے کہ میرے سلسلہ میں آؤ * کرامت عشرہ اولی رجب ۱۳۰۲ھ کو میاں قدرت اللہ خاں جو حضرت کے مرید صادق اور صاحب حضوری سید الکائنات صلعم ہیں ہروقت احکام حضور سے لیتے ہیں اور صدہا انبیاء و اصحاب و اولیاء کی زیارت سے ہروقت مشرف رہتے ہیں تشریف لائے حضرت نے انکو سند خلافت لکھدی تو حضرت کیخدمت میں وہ بیٹھے تھے کہ فرمایا کہ جاؤ مولوی صاحب کے یہاں اسوقت جماعت تیار ہی جب وہ میری مسجد میں آئے تو انکو جماعت کی ۳ رکعت ملی اور ایک ہو چکی تھی * کرامت نور احمد مانکی والے نے حضرت کیخدمت میں آکر عرض کی کہ حضرت ایک مقدمہ نالش کا مہاجن نے میرے اوپر دائر کر دیا ہے اور صد روپیہ کا دعوی جھوٹا کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تینتیس ۳۳ روپے تو سچے ہیں اور باقی جھوٹی ہیں وہ قایل ہوا اور قول کو حضرت کی تصدیق کیا پس حضرت نے فرمایا کہ جتنا سچا ہے اوتنا تمہارے ذمہ واجب الادا ہوگا اور باقی ثابت نہ ہوگا جب مقدمہ ہوا بفضل خدا تینتیس روپے پر فیصلہ ہو گیا *

کرامت رانی والیہ لنڈھورہ نے جب اسکا لڑکا مریض شدید ہوا حضرت کی خدمت میں مولا بخش کارندہ اپنے کی معرفت کہلا بھیجا کہ میرا بیٹا بیمار ہے اسکے واسطے دعا فرماویں کہ

خداتعالےٰ اُسکو صحت عطا فرما دے حضرت نے فرمایا کہ وہ تو اگلے ماہ میں مرجاویگا دعا کیا اثر کریگی بقدرت خدا ایک ماہ گذر کر دوسرا ماہ اُسپر سالم نہ گذرا کہ اس جہان فانی سے رحلت کرگیا

کرامت منشی محمد حسن صاحب سہارنپوری نے ابتدا اور رمضان المبارک میں حضرت کیخدمت میں عرض کی کہ امسال مجھکو عشرہ آخری کی اجازت اعتکاف کی ہو حضرت نے فرمایا کہ عشرہ آخری میں تجھکو حرج پیش آویگا بقدرت ۲۲ رمضان کو انکے ذمہ مقدمہ سرسری میں گواہی ہوگئی وہ اُس سے ہرگز نہ بچے بلکہ کوٹھی جانا پڑا ✦

کرامت عبد اللطیف خاں بوڑیہ والا حضرتکی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت اس ماہ کی اعتکاف کے اجازت ہو کہ حضور کیخدمت میں حاضر رہکر فیض حاصل کروں حضرت نے فرمایا کہ اعتکاف نہیں پورا ہوگا تمکو کچھ کار پیش آویگا تم کھُلا چلہ کرو جب رمضان شریف میں حاضر رہکر فیض بڑا اُٹھایا ۲۹۔ کو ایسا وقوعہ پیش آیا کہ وہ بوڑیہ جانے سے نہ بچے ✦

کرامت میری اہلخانہ مریضہ تھی حضرت کیخدمت میں عرض کیا کہ فلانی دایہ ہزار طرحکی وعدہ معالجہ کا کرتی ہے اجازت ہو تو اُس سے معالجہ کراؤں حضرت نے مراقبہ کر کے فرمایا کہ وہ تو بد ذات ہے دھوکا دیگی جب مستورات نے نہ مانا تو اسکا معالجہ شروع کرایا اُسنے اسقدر فریب دیے کہ سب عاری ہوگئے ✦

کرامت میرے ہاتھ میں گر کر ضرب آگئی تھی بہت تکلیف ہوئی جب حالت نزع کو پہنچے تو حضرت کیخدمت میں عرض کرا بھیجا کہ حکم ہو کہ کسی حجام سے معالجہ کراؤں حضرت نے منع کرا بھیجا کہ حجام منافق ہیں تکلیف دینگے جب زیادہ تکلیف ہوئی ایک حجام کو عمدہ سمجھکر طلب کیا اُسنے ایک ایسی دوا لگائی کہ دو گھنٹہ میں راحت ہوگئی دو چار روز معالجہ کرنیسے قریب بصحت ہوا تو اُسنے ایسی یک دوا لگائی کہ نوبت بہلاکت پہنچی یعنی پل دوڑ گئے حضرت کا فرمان یاد آیا تو کسی اجنبی سے معالجہ کرایا تو خدا نے اپنا فضل کیا ✦ کرامت نیاز علی نگینہ والا حضرت کیخدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اپنے مکان سے واسطے تلاش روزگار کے آیا ہوں دعا فرماویں کہ میری ناخون بندی ہوجاوے حضرت نے فرمایا کہ جا اپنے گھر والونکو دیکھ روزگار بھی ہوگیا مگر اب تک تنخواہ کا حال نہیں کھلا ✦

کرامت غلام محی الدین برادرزادہ شیخ الٰہی بخش مرحوم میرٹھ والا جب مریض ہوا تو مولوی عنایت الحق نے حضرت کو لکھا کہ اُسکے لئے دعا ہو حضرت نے تحریر کر بھیجا کہ دعا تو کرتے ہیں مگر

ہوجاویگا اسے اطمینان رو

نہ کرے جب اپنے مکان پر پہنچا۔ تو عریضہ لکھا کہ حضرت میری اہلخانہ مریض ہوگئی تھی اب وہ تندرست ہوگئی اور روزگار بھی

اُسکی آخرت کی بھلائی کی بھلائی طلب کرو وہ تو چراغ سحری ہے بقدرت خدا چار روز کے بعد میں
اُسکا انتقال ہوگیا • کرامت منشی ریاض الدین پسر منصف صاحب لیانہ والا حضرت کی خدمت
میں امتحان کیلئے حاضر ہوا جب وہ حضرت کی پیش ہوا حضرت نے ابتداء عمر اُسکی سے تمام اسرار مکنونہ بیان
کر دئے وہ متحیرانہ ہو کر قایل ہوا اور دو چار روز سہارنپور میں قیام کیا ہر روزہ حضرت کی خدمت میں حاضر
ہوتا رہا • کرامت منشی عبداللطیف بوڑیہ والے نے عریضہ لکھا کہ میری اہلیانہ کو سرسام ہوگیا
دعا فرماویں حضرت نے اُسیوقت دعا کی دو چار روز میں خبر آئی کہ وہ تندرست ہوگئے •

کرامت محرم سنہ ۱۳۰۳ھ میں جب میں نے بجنور جانیکا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ خیر آج ہی چلا
جا مگر آج تو مظفرنگر میں تجھکو سواری نہ ملیگی اور کل کو ضرور مل جاویگی بقدرت خدا اُسی روز م
بجنور پہنچگیا • کرامت جسوقت بجنور کے لئے حضرت سے اجازت لیتا تھا فرمایا کہ اُسطرف بدعت
مولود وغیرہ کے کثرت سے ہیں تو تو شامل مت ہوجئے مگر کسیکو مانع بھی مت آئیو کہ فتنہ ہوجاویگا۔
اور ایک مرتبہ سب لوگ اُسیطرف متوجہ ہوجاوینگے اضطراب مت کیجو انشاء اللہ تعالی اسیوقت
رجوع ہوجاوینگے سو بقدرت خدا بروز جمعہ جامع مسجد میں بجنور میں جب نماز جمعہ کی پڑھی اسیوقت
مولود خوانی اور زیارت مشہور جبہ شریفہ ہونے لگے تو تمام نمازی اسمیں شامل ہوگئے میں اُٹھکر دو چار
آدمی لیکر مسجد ڈپٹی صاحب میں جہاں رخت انگیز تھا واپس آکر وعظ کہنا شروع کیا بفضل ایزدی تمام
نمازی بلکہ جبہ والے بھی اسیجگہ آکر جمع ہوگئے اور خوب ہی وعظ سنکر متنبہ ہوئے یہ حضور میاں صاحب کے کلام
کی تصدیق ہوگئی • کرامت جب بجنور کے لئے حضرت نے اجازت فرمائی چند نصیحت کی تھی منجملہ
اُنکے فرمایا تھا کہ اگر تجھسے خلقت رجوع نہ ہوگی اور خدمت نہ کریگی تو جب میرا خط آویگا اسیوقت سے رجوع
خدمت وغیرہ سب ہوگی سو ایسا ہی ہوا کہ وعظ و خدمت کی کمی رہی جب حضرت سے شکایت کی اور
حضرت نے جواب تحریر فرمایا اسی روز سے کثرت سے وعظ ہونے اور خدمت ہونی شروع ہوئی •

کرامت وقت رخصت بجنور کے حضرت نے دریافت کیا کہ چوغہ کونسا لیا عرض کیا کہ پنبہ دار فرمایا کہ وہاں سے
عمدہ چوغہ تیار ہوجاویگا بقدرت خدا و دعا حضور پیر یاسے اللہ بخش مستری نے بلا گفت و شنود ایک چوغہ عمدہ
بلکہ ایک انگہ پنبہ دار اور تمام پارچہ سرمائی تیار کرادئی • کرامت بجنور میں مکان مولوی فیاض الدین کی جو
وعظ بیان کیا خوب ہی بدعت شکنی و استیصال رسوم کفریہ کا حسب عادت خویش حال بیان کیا چونکہ مولوی صاحب

ص مظفرنگر کے اسٹیشن پر جب آیا تو معلوم ہوا کہ بجنور کی سواری نہ ملی اور اگلے روز اللہ بخش مستری کی بگھی جو بجنور کی تھی سواری ملی اور اسی روز

مسطور شائبہ بدعت کا رکھتی ہیں گو واعظ ہیں اسلئے وہ مجھسے منحرف ہو کر خلاف عادت خویش میرے پاس آئی میں نے
اس قصہ کو حضرت میانصاحب کی خدمت میں تحریر کر دیا وہ عریضہ حضرت کی خدمت میں پہنچا بھی ہو گا جو مولوی صاحب بر قوم
الصدر میرے پاس آئی اور عذر معذرت اپنی جان کی بہت سے لائے اور پھر ویسی ہی آنے لگے ۰ کرامت حضرت
میانصاحب کو ابتدا میں جب مرض ہوا اور ہمکو حیرانی ہوئی ایک روز حضرت نے فرمایا کہ تم خوش ہو جاؤ میں تیرہ ۱۳ سال تک
نہیں مرتا میں نے جو شمار کی وہ چودہ صدی کی دو تین سال تک نوبت پہنچتی تھی بقدرت خدا اسیقدر حضرت کی عمر ہوئی گئی
کرامت ابتداء مرض میں کہ جسمیں حضرت نے بارہ سال تک غذا بعض نوش نہیں فرمایا صرف عرقیجات پر اکتفا رہا
ذیابیطس ہو گیا تھا وہ صاحب علیہ الرحمۃ کی زیارت سے جاتا رہا تھا اسکے بعد ضیق النفس ہوا بعد ازاں مع القلبیہ پھر استسقا
پر موقوف ہوا اسکے اثنا میں ہزارہا اقسام کی عوارض امراض آتی رہے تھا کو ذیابیطس عود کر آیا اور تیس روز کامل تک
رہا اس اثنا میں حضرت نے مجھکو باشد تاکید بحضور سے طلب کر لیا اور بعد حاضری کی ہر روزہ اپنے کفن و دفن کی وصیت
کرتی رہے آخر الامر بروز دو شنبہ بستم ماہ وفات صلعم یعنی ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو بعد مغرب کے رحلت فرما کر چونکہ روح
مقدس ہو گئی قدسیان جنت الفردوس میں ملگئی اور ہم خاکیان جہان کو چھوڑ کر ملاء اعلیٰ نوریان معصومان میں مکان
بنالیا اور اس عالم فانیہ سے نارض ہو کر فواکہ باقیہ بلکہ تجلیات ذاتیہ انانیہ کو اختیار کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اسوقت
سے تمام شب اور عصر کے قریب تک حضرت کا چہرہ مبارکہ روشن اور مزین ہوتا رہا اور غسل اور کفن و دفن کیوقت تک
چہرہ مبارکہ کھول کھولکر مخلوق دیکھتی رہی اور مخالفین و منافقین صوت کو دیکھ دیکھکر تعجب کرتی رہے اور اول نزع
میں زیارت مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ اور نوش آب زمزم وغیرہ کے میسر ہوئی اور کثرت سے مخلوق نماز جنازہ پر موجود ہوئے

کرامت جس روز حضرت کا وصال ہوا جعفر حسین سہارنپوری نے عالم رویا میں دیکھا کہ حضرت
میانصاحب رسول الثقلین کی مجلس میں موجود ہیں اول داہنی طرف دیکھا بعد میں داہنی طرف ایک رنگ
آگئے اور میانصاحب بائیں طرف ہو گئے ۰ کرامت زوجہ جلال شاہ سہارنپوری کو خواب آیا
دیکھا کہ حضرت میانصاحب عمدہ لباس سفید پہنے ہوئے جاتے ہیں اُن سے پوچھا کہ کہاں جاتی ہو
میانصاحب مرحوم نے فرمایا کہ مجلس حضرت رسول الثقلین میں ایسا ہی اکثر لوگوں نے عجایب و غرایب
حال دیکھے۔ فالحمد للہ علی احسانہ واعطاء الدرجات لاولیائہ فقط

تمام شد

کمائی پرنٹرز بلال گنج لاہور

ملفوظات رحیمیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً پس ایں الفاظیست چند صریح تیرہ کہ از مشکوۃ ارشاد فیاض ثقلین مخدوم خافقین حاجی الحرمین خیر خواہ خلق اللہ حاجی **عبدالرحیم شاہ** سہارنپوری غفورے مجددی قادری کہ در ظلمات بیوت صدور معتقدان الوار گوناگوں پیدا کردہ وازاضلال جہل بنور معرفت درآوردہ کہترزمان **محمد امیر باز خان** سہارنپوری اور احجمع کردہ باقتباس طالبان صادقان طبع کنانیدہ نامش بہ **ملفوظات رحیمیہ** نہاد +

فیض فرمایا کہ روح کیا چیز ہے روح ایک جمال و جلال وخصوصیت ہر چیز کے ہی چنانچہ آفتاب کی روح اسکی تجلی اور شعاع کہ دوپہر کو اوڑتی ہیں اور سارے جہان کو روشن کرتی ہیں وہ اسکی روح ہے جب وہ جاتی رہیں گی تو آفتاب سیاہ ہو جاویگا اور قیامت آجاۓگی ایسے ہی پھول کی روح اُسکی خوشبو کہ جب وہ بذریعہ عرق کے نکل آتی ہے خود پھول جُھڑ جاتا ہے اور روہ عطر کی خوشبوی میں محسوس ہوتی ہے۔ اور نظر نہیں پڑتی ہے۔ جیساکہ مولانا نے فرمایا ؎

چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب   بوے گل ازکہ بجویم از گلاب

ایسے ہی آتش کی روح اسکی حرارت ہے کہ ہر چیز کو جلا دیتی ہے جب وہ نہیں رہتی تو راکھ ہو جاتی ہے پس ایسے ہی روح آدمی کی اسکی کرامت اور بزرگی اور اطاعت ربی ہے اگر وہ جاتی رہی تو انسان انسان نہیں بلکہ وہ بمنزلہ راکھ اور خاک کے ہے بس انسان

کو انسان بنا چاہئے مراد انسان سے انسان کامل ہے +

فیض فرمایا کہ روح الٰہی امرالٰہی ہے قل الروح من امر ربی جسکا ارشاد ہے ایسے ہی روح شیخ حکم پیر بر مرید پر اور روح مرید اتباع امر شیخ پس روح الٰہی تجلیات اور اوامر اور احکام الٰہی کہ در قلب مومن مرکوز است ہماں معنے کہ قلب المومن عرش اللہ ایسا ہی رسوخ عظمت و اتباع و محبت و عقیدت و آداب شیخ در قلب مرید مرکوز ہونا چاہئے کہ جسکے معنے رابطہ کے ہیں اُسوقت فیض بلا تکلف ہر وقت حاصل ہوتا رہیگا +

فیض فرمایا کہ انسان کے اندر چار چیز اربعہ عناصر یعنی آتش آب خاک باد ہے اور اس سے بڑھکر کوئی زوی نہیں نہ اس سے افضل کوئی چیز ہے کیونکہ یہ اگر اپنی اصلیت سے نکل کر طرف ظلم کی گئی تو یہ بالکل جاتا رہیگا ثم رددناہ اسفل السافلین جسکا ارشاد ہے چنانچہ ہوا کہ ہر ایک طرف اوڑا کر لے گئی بمبئی اور کلکتہ اور روم اور روس وغیرہ جسکو ارادہ کہتے ہیں اور ایسے ہی آگ کہ آسمان کو اوڑاتی ہے باعث غرور و تکبر کے ایسے ہی پانی کہ حرص و طمع سے بہاتی ہے ایسے ہی مٹی کہ سستی اور کاہلی سے مثل ڈھیلے کی پڑا رہتا ہے بس یہ کسی کا کا نہ رہیگا اور اگر یہ عناصر اپنی اصلیت اور حقیقت پر صرف کئے تو اس سے افضل کوئی چیز نہ ہوویگی جسکا ارشاد ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم چنانچہ مٹی کا خاصہ ہے کہ جو کوئی اُسکو مارے یا اُسپر پاخانہ پیشاب کر دے یا اُسپر کو چلے پھرے وہ کچھ نہیں بولتی اور صبر کرتی ہے ایسے ہی یہ بھی غیبت و بہتان و عیب و تکالیف اغیار سے مثل خاک کے ہو جاوے اور شکایت کسیکی نہ کرے ؎

دریں نیز یک سر کے پوشیدہ ہست   کہ زیدم بہ بخشید عمرم بہ خست

اور آتش سے ہوا جس نفسانی جلادی مثل شہوت و حب جاہ و محبت دنیاوی وغیرہ کی اور پانی سے غفلت و رذائل نفسانی دھووے وہ یہ ہیں کہ ؎

حرص و طمع و بخل حرام و غیبت   کذب و حسد و کبر و ریا و کینہ

اور ہوا سے تفکرات و پریشانی دنیاوی و غموم قلبی اوڑا دے کہ جو حارج عبادات ہیں تا کہ کامل و مکمل بنجاوے فرمایا کہ یہ میں نے اجمالاً بیان کیا ہے تفصیل اسکی تیری اختیار ہے +

فیض فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے یہ معنے ہیں کہ جالندھو میں ایک
چمار پرما نام تھا وہ لاکھوں روپے کا آدمی تھا اُسکے پاس انگریز ملاقات کے لئے آیا کرتے
تھے اُس نے چاہا کہ اپنی لڑکی کی ایک شریف جگہ شادی کردے سو نہ ہو سکی اتفاقاً
اُسکا لڑکا مسلمان ہوگیا اور متقی حاجی وغیرہ اُسکو منگل خاں افغان نے اپنی بیٹی دیدی
اسکی اولاد سے اکثر حافظ و مولوی وغیرہ پیدا ہوئے سو دنیا کا روپیہ ہیچ ہوا اور عمل
نیک نے اشرف بنادیا من بطّاء عملہ لم یسرع نسبہٗ صادق آیا توفیق رفیق باد +

فیض فرمایا کہ شیطان قلب آدمی میں رہتا ہے کیونکہ چور کا خاصہ ہے کہ جس جگہ
خزانہ دیکھتا ہے اُسجگہ نقب مارتا ہے اور ہر وقت اسی کی تاک میں لگا رہتا ہے بس
اسیطرح شیطان چور ایمان کا ہے بزرگونکو دل میں جب ایمان دیکھتا ہے تو اُس جگہ
گھر بناکر سکونت اختیار کرتا ہے کہ جسوقت یہ ولی غافل ہوجاوے خدانخواستہ اسکا
خزانہ لوٹ لیجاوے مگر وہ مثل پاسبان خزانہ کی ہر وقت حفاظت میں رہتے ہیں تنام
عینی والقلب یقظان جس کا بیان ہے +

فیض فرمایا کہ جب شیطان کو حکم ہوا واجلب علیہم بخیلک ورجلک و
شارکہم فی الاموال والاولاد وہ تو اپنے حکم برداری میں یہاں تک مستعد ہے
کہ نہ نبی کو چھوڑے نہ ولی کو نہ غوث نہ قطب کو نہ صالح نہ طالح کو نہ فاسق نہ فاجر کو بلکہ
شب و روز انہوں کے گھات میں لگا رہتا ہے اور جسپر اپنا تسلط پاتا ہے ایک لشکر
عظیم بناکر دار جہنم میں اُسکو مکین کردیگا اور وائی ہے انسان پر کہ اسکو حکم اطیعوا اللہ
واطیعوا الرسول کا ہوا تھا یہ اُسکو بھولکر اتباع نفس اور شیطان کی کرتا ہے
نماز و روزہ تہجد و ذکر عبادت و فکر کو ترک کرکے اختیار منہیات کو کرتا ہے خسر الدنیا والآخرۃ

فیض فرمایا کہ جب میرا نفس یہ کہتا ہے کہ تیری دعا سے نواب راجہ مخلوق وغیرہ کے
بڑے بڑے کار حل ہوجاتے ہیں تو بزرگ ہے اُسکو کہتا ہوں کہ گنگا کا آب کثیر اُسکے
انہار سے بکوشش انگریزان زراعت و باغات وغیرہ کو پانی دیا جاتا ہے یہ ایک سبب
ہیں اُس فیض کے ایسا ہے دربار فیوض ربانی سے مخلوق کے کاروبار چل رہے ہیں

اور میرا نام ہو جاتا ہے اگر نفس کہتا ہے کہ تو شب بیداری کرتا ہے تیرا مرتبہ بڑا ہے میں کہتا ہوں کہ چوکیدار تین روپے کے واسطے تمام شب جاگتے ہیں مجھسے تو وہ ہی محنت میں زیادہ ہیں اگر نفس کہتا ہے کہ تیری دعا سے فلانے فلانے کی حاجت پوری ہوئی تو مستجاب الدعوات ہی میں کہتا ہوں کہ ہنود ون کے پتھر شب جی سے دعا پوری ہو جاتی ہے اُسکا کاربرآر تو دوسرا ہی ہے تیرے اندر کیا وصف بڑھگیا الغرض اسیطرح سے نفس کے دام سے بچا رہنا چاہیے اور بجز اتباع او امر اور کسر نفسی کی کوئی وسیلہ نجات کا نہیں ہے ؎ تواضع کند ہر کہ ہست آدمی *

فیض فرمایا کہ وظیفہ آیتہ کریمہ وغیرہا کا عوام سے کارآمد نہیں ہے کیونکہ غفلت و تشتت قلبی سے ادا کرینگے یہ درد دل دردمند کو ہی ہوگا زخم پر نمک چھڑکنے کا مزا زخمی جانیگا نہ کہ تندرست ؎

تیغ ابرو کی صفت گھایل سے پوچھا چاہئے ۔۔۔ دلکی جانی کو کسی بیدل سے پوچھا چاہئے

باوجود غفلت و تفرق کے پھر عدم تاثیر سے معترض قرآن و علماء و درویش کی کہ جنھوں نے یہ وظیفہ بتلایا تھا ہونگے اور بدعقیدہ اس سے یہ بہتر ہے کہ کسی بزرگ سے دعا کرایا کری تاکہ حصول مطلب ہو جاوے اور لواقسم علی اللہ لابرّہ کا مصداق بنجاوے *

فیض فرمایا کہ جو فقیر شہر و آبادی چھوڑ کر جنگل و کوہستان میں جا پڑتے ہیں یہ خلاف خدا اور رسول کے ہے کیا کوہ میں ریچھ و شیر و درندہ کو ہدایت کرینگے جمعہ و جماعت و ارشاد و ہدایت سے محروم رہکر ھوفی النار کے مصداق بنینگے ؎

آوارہ و سرگشتہ و دیوار نہ در کی ۔۔۔ سایہ کی طرح ہم نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے

مثال مثل جمادات کے بے فیض رہتے ہیں یہ لوگ درجات کے قابل نہیں ہیں صاحب کمال وہ ہی ہے جو مثل صحابہ علیہم الرضوان و رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ربی میں ہے اور دوسرونکو نفع دیوے اور لیوے خیر الناس من ینفع الناس صادر رہے *

فیض فرمایا کہ سیماب کے معنے سیم آب ہیں یعنی آب سیم میں ملا ہوا ہے اس آب کے سبب سے جمتا ہی نہ ٹھہرتا ہے اور کھانیسے جذامی کر دیتا ہے اگر وہ آب اُسکا جاتا ہے تو رانگ کو چاندی کر دے

ایسے ہی آدمی کے رذائل طمع وحرص ہوائے نفسانی وغیرہ آدمی کو خدا کے ملنے سے اور تاثیرات کمال سے روکتے ہیں اگر وہ رذائل جاتے رہیں تو یہ اصل باللہ ہو جاوے ؎
سیماب کشتہ ہووے تو رس کو طلا کرے — یہ دل جو کشتہ ہووے خدا جانے کیا کرے
اسکی تصدیق ہے سو ذکر و مجاہدہ فکر و مراقبہ و اطاعت خدا اور رسول سے دل صاف ہوتا ہے اور رذائل سے دور ہوتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اسکا بیان ہے
فیض فرمایا کہ ایمان کا حال مثل سیماب کے ہے یعنی جیسے وہ اوڑ جاوے تو نظر نہ آوی یا گر جاوے تو ہاتھ نہ آوے اور ذرا سے اشارہ سے جاتا ہے ایسے ہی ایمان نازک وضعیف ہے کہ ذرا سے انکار یا بدعقیدگی سے جاتا رہے لیکن اگر وہ جم جاوے تو پارس ہو جاوے اور دوسرونکو کندن کر دیوے اور خود ہزاروں ہتوڑوں سے نہ ٹوٹے ایسے ہی ایمان ہے کہ اگر ہزار ہا آرہ اور مصایب اُسپر پڑیں تاہم دل سے نہ نکلے قل آمنت باللہ ثم استقم جس کا ارشاد ہے +
فیض فرمایا کہ معونہ کی یہ معنے ہیں کہ عقیدہ مستدعی کا کامل تھا اور حضوری داعی کے مع رضامندی مستدعی کے واثق تھے اور وقت بھی رجوع ہو گیا تھا بس جب یہ ہرسہ مراتب دعا کے موجود تھے اُسوقت شیخ نے دعا کی تو اُسیوقت مستجاب ہو گئی اور کام طالب کا ہو گیا اور نام شیخ کا بس مشہور مستجاب الدعوات ہو گیا سو لازم ہے طالب کو کہ شیخ کو بھی خوش رکھے اور عقیدہ کو بھی درست بناوے تاکہ مطالب ولی بر آوے اور شیخ کو حضور دلی اور وقت تلاش رہے تاکہ دعا تیر بہدف ہووے +
فیض فرمایا کہ بعض لوگ منزل پر پہنچکر تھک جاتے ہیں اور بعض درمیان منزل کے اور بعض منزل بڑی کو سنکر اور بعض منزل کا خیال کر کے اور عمدہ وہ ہی ہیں جو فکر سے تھک جاویں اور اُس سے باز رہیں فرمایا کہ مراد منزل سے گناہ ہیں سو بعض عین گناہ کے اندر اور بعض گناہ کا عذاب سنکر اور بعض گناہ کا ارادہ کر کے سو بہتر وہ ہے کہ جو وسوسہ اور تصور سے ہے ڈر جاوے اور گناہ کی گرد نہ جاوے لاتشرك باللہ وان قتلت او حرقت +
فیض فرمایا کہ آدمی کو چاہئے کہ کار کمی پر اختیار کرے چنانچہ سوداگر کم نفع پر بیچے تو اُسکا

سودا زیادہ بکجاوے گا اور دوسرو نکا پڑا رہجاوے گا مثلاً اگر یہ ایک چیز کو اٹھارہ آنہ پر بیچے دوسرا
اس چیز کو سوا پر تو یہ دوبارہ لاکر بیچدیگا اور دوسر لیکا رہجاویگا اور ماندہو جاویگا اگر یہ ایک پیر
کامل کا مرید ہے اور اُس پیر سے دعا کرتا ہے لیکن سودا سوا کو بیچتا ہے دوسرا بھنگڑ
کے پاس جاکر دعا کراکر سودا اٹھارہ آنہ کو بیچتا ہے تو بھنگڑ والے کا بکجاوے گا اور عقیدہ بھی
بگڑجاویگا سو انتظام بھی دعا کے ساتھ ضرور ہے ایسا ہی اگر وظیفہ و نوافل قلیل پڑھتا ہے۔
لیکن علے الدوام کرتا رہتا ہے وہ بہتر ہے اور اگر کثرت سے دو چار روز پڑھا اور پھر ترک کیا
وہ بُرا ہے ایسا ہی ہر امر میں خیال رہے اکلفوا الاعمال ما تطیقون اسکا بیان ہے
وعلے ہذا خورونوش میں آرام وحساب کم ہے +

فیض فرمایا کہ بحکم الحیاء شعبۃ من الایمان یعنی جو شخص گفت و شنود و اعمال
دنیاوی کو پیر یا علماء یا صلحا یا بزرگان دیگر یا زوجین یا فرزند وغیرہ کی مواجہ میں شرم وحیا و
یا خوف و لحاظ کر کے خلاف تہذیب کے نہیں کرتا ہے سو اُسکا ادب اسبات پر دلالت
کرتا ہے کہ یہ خداوند جہاں سے بھی حیا و خوف کر کے اعمال شرعیہ اور تہذیب طریقیہ بجالاویگا
پس ایمان کامل کماویگا اور جو ایسا نہیں کرتا وہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا اُسکے لئے ایک
شعبہ بھی ایمان کا نہ ملا اعاذنا اللہ من ذالک

فیض فرمایا کہ آدمی جب ارادہ کسی جنگل یا کوہ کے سفر کا کرتا ہے تو تصرف اُسکا کہ مراد
از سباع شیر وغیرہ و دزدان وغیرہ ہے اُس پر دو دو منزل سے غالب پڑتا ہے اور پاس والوں
پر جو ارادہ سفر نہیں کرتے ہیں کچھ اثر نہیں ہوتا ہے اور جب اسکے ساتھ ایک آدمی ضعیف
ناتواں ہیقل بھی ہو جاتا ہے تو اس مسافر کو ہر انواع کی قوت و بیباکی حاصل ہو جاتے ہیں
ایسے ہی مرید منزل مقصود کو تنہا تصرف سباع جرایم کبائر و نفس امارہ و شیاطین کا
غالب آتا ہے اور جب پیر اُسکے ساتھ ہو جاتا ہے اُن سے محفوظ رہکر مقصود دلی کو پہنچ جاتا
ہے جسکا بیان یا ایھا الذین امنوا اللہ وکونوا مع الصادقین ہے پس تصرف پیر
کامل کا مرید کے اوپر اثر کرتا ہے سوائے ابوجہل کے کہ مرید ہے نہ ہوا +

فیض فرمایا کہ

آنکھ کان موںنہ بند کر نام نرنجن لے　　　اندر کے پٹ تب کھلیں جب باہر کے پٹ دے

فرمایا کہ نقشبند تو اسکے معنے یہ کہتے ہیں کہ دونو ہاتھونکی دونو کانوں میں ڈال کر اور دونو ہاتھوں کی سبابہ دونو آنکھوں پر رکھکر اور دونو ہاتھوں کے واسطے سے دونو سوراخ بینی کی بند کر کے اور دونو ہاتھوں کی خنصر اور بنصر سے دونو لبونکو بند کر کے ذکر نفی واثبات بطور حلقہ باحبس دم کی خوب کرے تاکہ اندر گرمی پہنچکر لطائف عشرہ کھلیں مگر میرے نزدیک اسکے یہ معنی نہیں ہیں بلکہ اسکے اندر طالب کا نقصان ہے کما ہو ظاہر علی الماہر بلکہ اسکے معنے یہ ہیں کہ آنکھ کو بند کرے ہر وقت میں محارمات اور مشتبہات دیکھنے سے جیساکہ عشق مجازی والے کرتے ہیں اور کان کو بند کرے محارمات سُننے سے مثل مزامیر و اشعار غیر مشروعہ وقصص کاذبہ و غیبت وشتم وغیرہ سے اور منہ کو روکے کلام لایعنی ولغویات و ابحاث وجدال علمی ومحارمات مثل غیبت وغنا و دروغ ومزاح غیر مشروعہ وکلمات کفر وغیر تہذیبی وغیرہ سے جب اسکا اہتمام ہوگیا اسوقت لطائف عشرہ ذاکر وشاغل وصاف ہونگے وبغیر ہا خرط القتاد ایسا ہے قول مولانا روم علیہ الرحمت کا ہے ؎

چشم بند و گوش بند و لب ببند　　　گر نہ بینی نور حق ما را بخند ؛ توفیق رفیق باد

فیض فرمایا کہ بندہ اسکے اندر غصہ وناراضی آلہی نا سمجھے کہ پہلے سے تنخواہ وروزگار وآسایش زیادہ تھی اور اب کم ہوگئی یعنی تکالیف دنیاوی ونقصان دنیاوی میں ناراضمندی خدا نہیں ہے بلکہ ایک رحمت ربی ہے کہ صبر کے باعث سے درجات بڑہیں گے بلکہ اسکے اندر ناراضی اللہ ورسول وشیخ کی سمجھے کہ پہلے سے عمل صالح کرتا تھا۔ اب عمل طالع کرنے لگا مثلاً تہجد وذکر ووظایف ونماز ومراقبہ وتصور میں کمی آگئی یا بالکل متروک ہوگئے تو سمجھے کہ یہ وبال ناراضی پیر یا اللہ یا رسول کے سبب سے ہے یا گناہ میں مثل دروغ وغیبت ودزدی وغیرہ میں مبتلا ہوگیا تو یہ عمل ناراضی آلہی سے ہے کہ اسکے سبب سے آخرت برباد ہو جائیگی اور عذاب میں گرفتار رہوگا آدمی کو لایق ہے کہ ہوشیاری سے کام کرے تاکہ نفع اوٹھاوے اور اصل نہ جاوے +

فیض حضرت ایک وقت اسقدر بیمار تھے کہ اوٹھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے یعنی

مرض استسقاء کا نصیب اعداء تھا بارہ سال تک رہا اور آب خالص چاہ کا نہ پیا عرقیات
مثل عرق سونف اور عرق کاسنی و عرق جھاؤ وغیرہ کا ہر موسم میں استعمال رکھتے
تھے خواہ وقت غذا خوری کے یا دیگر اوقات میں ضرورت ہوتی تھی اُس مرض کی نسبت کر کے فرمایا
کہ ے دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی ✦ عمر کٹنے کو کٹے پر کیا ہی خواری سے کٹی ✦
لیکن اُسمیں بھی وظایف معمولہ و صد نوافل وغیرہ ادا کرتے تھے اور نماز مسجد میں جاکر
با جماعت پڑھتے تھے ✦ لطیفہ تر یہ ہے کہ بلا اعانت غیر نہیں اُٹھ سکتے تھے بفضل
الٰہی اُنہی ایام میں ایک بشارت سنگ شکنی عبد اللہ کے خط میں آئے تھے وہ یہ تھے
کہ موضع ہنری ضلع انبالہ میں سامنے مسجد کے ایک غار کے اندر سنگ طویل ضخیم
مثل کولہو نیشکر کے گڑا ہوا تھا جُہلا اسکو شب جی کلاں سمجھکر پرستش کرتے تھے اور اسکے
توہین کرنیوالے کو مطعون اور سزایاب سمجھتے تھے تو میرے مرید عبد اللہ شیراز
نو مسلم نے جو امام اُس مسجد کا تھا اُس پتھر کو خود بنیاد سے کھود کر اُکھاڑ ڈالا اور پرستش کفریہ
کو مٹا دیا لوگوں نے اُسکے عدم ایذا رسے ہی تعجب کیا اُس نے حضرت کیخدمت میں عریضہ
لکھا اور یہ احوال مندرج کیا جب حضرت نے اُس خط کو سنا تو ایسے خوش ہوئے کہ خود بخود
بلا اعانت غیر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں یہ ریاضت دو سبب سے کرتا ہوں۔ ایک تو
یہ کہ میرے مریدوں کو عبرت ہو کہ ایسے مرض میں بھی ترک عبادت کی اجازت نہیں ہے
خفیف سی تکلیف میں کہاں جائز۔ وہ بھی ایسا کریں دوسرے یہ کہ اگر ایسے مرض میں موت
آجاوے مبادا کہ غفلت میں وقت اجل آجاوے اور شیطان وسوسہ دلمیں ڈالے
کہ ایمان سلامت نہ رہے کیونکہ وقت موت کے فتنہ ابلیس کا مثل فتنہ دجال کے ہوتا
ہے کہ وقت فتنہ دجال کی شدت جوع و عطش و تحیر و تکالیف بدنی و قلبی ہوگی وہ کہیگا
کہ میں آب و طعام و راحت و اطمینان وغیرہ دے سکتا ہوں تو مجھکو خدا کہہ معاذ اللہ منہا
ایسا ہی وقت مرگ کے محبت مال و اولاد و عطش و جوع وغیرہ غالب آتی ہے اور ابلیس
کہتا ہے کہ تو فلاں فلاں کلمہ کہدے تو اس سے نجات پاوے گا سو وہ بخیل جاتا ہے
مگر بندگان خدا اُسکے شر سے محفوظ ہی رہتے ہیں ان عبادی لیس لک علیہم سلطان

اُسیکا ہی بیان ہے +

فیض فرمایا کہ بعض شخص نصف شب یا ربع یا ثلث وغیرہ سے اٹھکر اپنی نیند و راحت کو چھوڑ کر اللہ اللہ کرتے ہیں جب صلوٰۃ الصبح اور نماز اشراق ادا کر کے اپنے ہمجلیسوں سے ملتے ہیں تو مخلوق کی بدظنی اور غیبت اور تہمت وغیرہ زبان سے نکالتے ہیں اور اپنی تمام شب کی عبادت غارت کر دیتے ہیں مثل مشہور ہے کہ۔ ساری عمر کی کمائی اندھی واسے پر گنوائی + ایسے ہی صبح سے شام تک بھوک پیاس بند کر کے جب افطار روزہ کے وقت میں روزہ افطار کرتے ہیں تو اس وقت مقبولہ پر نال شیطان کے منہ سے لگا کر ایک کش بھر کر بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں۔ تو تمام دن کی محنت روزہ کی کمائی ضائع کر دیتے ہیں اور اُس وقت چونکہ تمام اندرونہ صاف ہوتا ہے تو وہ اثر مسکر یہ ہر جگہ موثر ہوتا ہے بلا تقوی اور پرہیز کے عبادت کار آمد نہیں ہے ؎ مرد آخر بیں مبارک بندہ است +

فیض فرمایا کہ خواب کا یہ حال ہے کہ آدمی جس فکر میں رہے اُسیکا اثر اُسکے اندر منکشف ہووے رویا صالح اثر اسلامی ہے حُلم اثر فسق و فجور ہے مثل اثر سموم اور ہوا گرم اور خنکی آب اور نظارہ چشم اور سماع گوش وغیرہ کی کہ جسم سے دل تک خبر لاتی ہے وغیرہ ذالک سو جبکا یہ وصف ہووے کہ ؎

خیال اُس یار کا دل میں مرے ہر بار رہتا ہی   کہ جیسے زندگی کو سوچتا بیمار رہتا ہے۔

تو ہر وقت خواب و بیداری میں بالتکلف و بے تکلف وہ تصور رہتا ہے اسی بنا پر زیارت رسولؐ و زیارت پیر و زیارت اولیاء و انبیاء و سیر بیت الرب و بیت الرسول و عرش معلے و لوح محفوظ و دیدن جنت وغیرہ مبتنے ہے ولسانك رطبا بالذ کر اُسیکا اشارہ ہے ؎ سانس مثل پھانس نت دل میں اگر کھٹکا کرے۔ کیوں نہ وہ پردہ نشیں چوکھٹ پہ سر ٹکا کرے +

فیض فرمایا کہ جب تک حجاب حیا کا درمیان سے نہ اٹھے مرید صادق نہ ہووے اور فنا فی الشیخ کا مرتبہ اُسکو حاصل نہ ہووے یعنے جو افعال اور خدمات شیخ کی خلوت میں کرے مثل پاپوش برداری و پانی پُچے و عَلَم برداری و آب وضو برداری

وغیرہ کی اُسکو جب مجمع عوام میں کرے گا تب حیا سے یک طرف ہوگا اور بحر فیوض شیخ سے
یک شرب ہویگا ؎
عشق کہتا ہے حیا کو دور ہو آیا ہوں میں دار پر منصور کے مشہور ہو آیا ہوں میں

ن بزرگان کی

فیض فرمایا کہ قول رسول مقدم قول اولیاء پر ہے اگر قول رسول کا انکار
کیا تو کافر ہوگیا اور اگر قول اولیاء کا انکار کیا تو فاسق ہوا کافر نہ ہوا بس قول رسول کا
مقابل قول اولیاء کی نہیں ہے اور اولیاء کا افعال بمقابلہ قول رسول کے معتبر
نہیں ہے مثل مزامیر و عرس مروجہ وغیرہ کے لاطاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق ؛
فیض اگر غیر اللہ کی نسبت کہے کہ یہی ہے جو کچھ ہے اور یہی ہماری حاجت برآری
کرتا ہے اگر صاحب عقل کہے تو یہ خلاف ہے کہ ہر یک کار برآوردہ پروردگار ہے ہاں
دعا بزرگان موثر انجاح حاجت میں ضرور ہے ؎
آدم کو خدا مت کہو آدم خدا نہیں لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں
ہاں اگر حالت استغراق اور مقام سکر میں کہے کہ میرا یہی ہے جو کچھ کہ ہے وہ معذور ہے
الشکارئی معذور دارون ؎
دیدار دلربا کا دیوار قہقہہ ہے۔ جب اُسطرف کو جھانکا پھر اسطرف کہاں ہے
فیض فرمایا ؎ پیارے بقول حافظ اشراف ایک تو ؛ دوزخ سے کچھ خطر نہ ہے جنت
کی آرزو ؛ سارے جہاں کے بیچ میں مطلوب ایک تو ؛ مطلب ہے لامکاں سے نہ کچھ کائنات سے
مجھکو تو مدعا ہے فقط تیری ذات سے ؛ فرمایا کہ ہر چیز فنا ہے اور بقا ذات پاک کو ہے۔
کل شئی ھالک الا وجہہ اُسکی رضا جوئی مقام بقا ہے جب تک کہ سالک نعمائے
دنیا و طلب درجات مثل غوثیت و قطبیت وغیرہ میں رہے وہ بقا کے کوچہ سے
محروم ہے کشف و کرامات کی طلب بیکار ہے بعد بقا کے مثل شعاع آفتاب
کے سب کچھ آئینہ ہوجاتا ہے ؛
فیض فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ میں ذات میں وصل ہوگیا وہ میرے نزدیک بیہودہ
گو ہے یہ بات ہرگز ممکن نہیں کیونکہ حادث کا قدیم میں مل جانا محال ہے العبد عبد ابدالاٰبد

سراب سرمدا وہ تو ذات پاک نرالی ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد اسیکا بیان ہے اور اگر اس میں مل گیا تو وہ جزو اُسکا بنگیا اور یہ بین البطلان ہے ہاں البتہ اگر کوئی یہ کہے کہ میں ذات پاک کے احکام میں وصل ہوگیا تو بجا ہے کیونکہ یہ قول رسول الثقلین سید البریہ کا ہے بس معنے وصل کے اتباع کتاب اللہ وحدیث رسول اللہؐ کی ہیں فافہم +

فیض فرمایا کہ میں فقیری کو بالکل نہیں جانتا کہ کیا چیز ہے اور نہ میرے شیخ نے مجھکو بتائی ہے میں تو اتباع خدا اور رسول کو جانتا ہوں یہی میرے شیخ نے مجھکو ارشاد فرمایا ہاں ایک بات جانتا ہوں اور کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو بُرائی کا کام ہوتا ہے اُسکو ترک کرتا ہوں اور جو بھلائی کا کام ہوتا ہے اُسکو بجالاتا ہوں اور شب کو سر جُھکا کر اپنے نفس کو یہ کہکر شرمندہ کرتا ہوں کہ اے پلید تو نے فلانا فلانا کام ناقص کیا کیا تو اسی لئے پیدا ہوا فرمایا کہ اگر یہ کرے اسے عمل سے اسکی درجات بڑھتے چلے جاتے ہیں +

فیض فرمایا کہ مجھکو اس بیماری میں ہرگز مرنے کا خوف نہیں ہے ہاں البتہ ایک بات کا تردد رہتا ہے کہ اس آخر وقت میں کبھی شیطان عدو انسان دھوکا نہ دیوے تمام عمر کی شباں تو اچھی عبادت میں گذری کبھی آخر میں اگر غفلت ہو جاوے بڑی بیعقلی اس شخص کی ہے کہ تمام شب تو جاگا جب وقت اذان فجر کا آیا تو سو گیا اور تکبیر اولیٰ سے رہگیا گویا کہ تمام دنیا کی نعمتوں کو برباد کر دیا التکبیرۃ الاولی خیر من الدنیا و مافیہا بس یہی چاہتا ہوں کہ جب میرا وقت آخری آوے تو میری زبان پر کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ جاری ہووے جملہ احباب کو بھی یہی نصیحت کرتا ہوں +

فیض فرمایا کہ اگر بیمار کو حکم سرکاری ہووے کہ تین بجے شب کے حاضر ہو ورنہ سزایاب ہوگا ہرگز حکم عدولی نہ کرے اور متحمل تکالیف شدید کا ہو کر حاضر عدالت ہووے خلاف نماز خدا کی کہ اس میں ہزار حیلہ کرتا ہے اور بیٹھکر ادا کرتا ہے بندہ کو لازم ہے کہ حکم خدا اور رسول کو ہر احکام پر مقدم رکھے تاکہ درجات ثواب کماوے ۵

گرو زیر از خدا بتر سیدے ہمچناں کز ملک تک بودے

فیض فرمایا کہ اگر بجا آوری اعمال اسلامیہ میں مجھسے تمام مخلوق جہاں کی ناراض ہوجاوے تو کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں ہاں میرا اللہ و رسول مجھسے ناراض نہ ہووے ورضوان من اللہ اکبر ٭

فیض فرمایا کہ اگر کوئی مصر کا ابدال مشہور ہو اور اُسپر علامات و سند اغوات و اقطاب کے بھی ہوں مگر اُسکے لباس خلاف شرع ہوں تو میں ہرگز اُسکا قائل نہ ہوں اور کہوں کہ یہ مکار اور دھوکا باز ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے - الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانو ایتقون ۝

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

فیض فرمایا کہ اگر کوئی مجھکو کہے کہ یہ عمل سنت ہے مگر اسپر یہ وزخ موعود ہے اور دوزخ کو منکشف بھی کرا دے تو میں اُسی کو منظور کرلوں اور اگر کہے کہ یہ فعل بدعت ہے مگر اسپر جنت مشہود ہے اور وہ دکھلا بھی دے تو ہرگز اُسکو قبول نہ کروں اور سمجھوں کہ یہ استدراج مثل استدراج دجال کے ہے من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنتہ ٭

فیض فرمایا کہ مثال شریعت و طریقت کی مثل شیر و روغن کے ہے یعنی علم ظاہری مثل شیر کے ہے اور اُسیکا نام شریعت ہے اور عمل کرنا اُسپر مثل دہی کے ہے جسکا نام طریقت ہے اور اخلاص اُسکے اندر مثل مسکہ کے ہے جسکو حقیقت کہتے ہیں اور نتیجہ اُس کے اندر مثل روغن خالص کے ہے جسکو معرفت سمجھتے ہیں اور چھاچھ فضلہ ہے اور وہ بے عملی ہے پس طریقت بلا علم ظاہری محال و عمل بلا اخلاص بیکار اور معرفت بغیر ان سب کے حاصل ہوئے نہیں سکتے اور علم بغیر عمل کے چھاچھ ہے ۝

من ز قرآں مغزہا بر داشتم استخواں پیش سگاں انداختم

فیض سالک کو لایق ہے کہ مصنوعات الٰہی کو دیکھکر عبرت پکڑے مثلاً تصور کرے کہ تخم برگت کہ جسکو لحیۃ التیس کہتے ہیں مقدار خشخاش کے ہے جب وہ مٹی میں

گراتو نمی خاک سے وہ جم گیا اور اُس میں سے ایک سوئی زرد نمودار ہوئی بعد ازاں
اسکو ہوا لگ کر سبز ہو گئی اور بڑھی حتیٰ کہ اس میں برگ اور باریک سی شاخیں پھوٹی
پھر وہ بڑھتی بڑھتی بڑی ہوئی نہ اُسکو مالی نے لگایا نہ اُسکو آدمی نے پانی پلایا بلکہ
قدرت الٰہی سے پرورش پا گیا اگر اللہ کو اسکو جلانا منظور تھا تو اُسکی جڑ کے نیچے پتھر یا
اینٹ آجاوے تو جاتا رہے اور اگر اللہ کو جلانا منظور ہوا تو اُسکو بڑھایا یہاں تک کہ
اسکے تنیں اور ٹہنے کس کس قدر طویل و ضخیم ہوئے اور بیگھوں میں کو پھیلا پھر اسکے داڑھے
چھوٹکر دیگر اشجار تیار ہوئے یہ اُسکی قدرت ہے پھر وہ کس کس کار میں صرف ہوئے اُسکر
اسکا پرورش کرنا منظور تھا اپنی قدرت دکھلادی ایسے ہی اور اسکے کاروبار میں فرمایا
کہ یہ زینہ معرفت ہے اور معرفت اس سے آگے ہے ویتفکرون فی خلق السموات
والارض ربنا ماخلقت ھذا باطلا +

فیض فرمایا کہ مسلمان اپنے اسلام کے کچے ہیں اسلیئے ان پر وبال رہتا ہے
اور کفار اپنے کفر کے اندر پکے ہیں اسلیئے انکو راحت دنیاوی حاصل ہے چنانچہ ایک
ہنود بیکار تھا وہ واسطے حصول روزگار کے شب جی جاکر ایک گھنٹہ پرستش کر کے التجا
کرنے لگا خداوند جہان نے اس کا روزگار لگادیا اس نے سمجھا کہ یہ شِب جی کا طفیل ہے
ڈیڑھ گھنٹے بیٹھنا شروع کر دیا بقدرت الٰہی اُسکے دس روپے سے پندرہ کی ترقی ہوگئی
روسکے زیادہ عقیدت بڑھے دو گھنٹے بیٹھنے لگا پھر بیس روپے کی ترقی ہوگئی اور زیادہ
پرستش میں سرگرم ہوا بس اللہ تعالےٰ اسکو راحت اور آسایش دینے لگا اور ایک مسلمان
بیکار تھا اس نے تہجد اور نماز اور وظیفہ پڑھنا شروع کیا یا کسی بزرگ کی خدمت میں جانے
لگا بعنایت الٰہی اُسکا دس روپے کا روزگار ہوگیا اسوقت وہ تہجد اور وظیفہ چھوڑ
بیٹھے گا بعدہ اُسکی ترقی دس سے پندرہ پر ہوگئے اس نے نماز چھوڑ کر آسایش نفسی
اختیار کرلی پھر اُسکے بیس پر ترقی ہوئی تماش بینی حرام کاری میں پھنس گیا بس اُسکے
اوپر وبال قرضہ و بلیات سماوی و ارضی کا آنا شروع ہوا بس مسلمان اپنی کجروی سے بلا میں
اور ہنود اپنی استقامت سے راحت میں رہا ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم +

فیض فرمایا کہ یہ قول کہ پیر کی پیری سے کام پیر کے فعلوں سے کیا کام محض دھوکا ابلیس ہے کیونکہ ریل کے اندر اول پانی گرم کرتے ہیں اس میں آگ و پانی جمع ہوکر ابخرات اٹھتے ہیں پھر کاریگر کامل انجن والا اسکے ہر ہر کل کو خیال کرتا رہتا ہے جب وہ چلتی ہے اگر پانی یا آگ یا کوئی کل بیکل ہوجاوے تو وہ ہرگز نہ چلے گی ایسے ہی جب افعال شیخ ناقص اور فاسق ہوجاویں تو وہ بالکل محض بیکار ہوجاگا وہ کیسے مثل ریل کے اپنے مریدوں کو کھینچے گا ع اوخویشتن گم ست کرا رہبری کند + ادنی درجہ یہ ہے کہ سہارنپور سے سرساوہ تک کا تو واقف ہونا کہ وہاں سے دوسرے کی ملاقات کرا کر آگے چلا دیوے اور اسکے بعد ایسے ہی طرح سے کام چلے +

فیض فرمایا کہ ع دو دل یک شود بشکنند کوہ را + اسکے معنے یہ ہے کہ تنہا کسی کار کو کرنا مشکل ہے اگر دو جمع ہوگئے تو آسانی ہوئی چنانچہ ریل کہ اسکے اندر پانی اور آگ جمع ہے اگر پانی فنا ہوگیا تو انجن جلگیا اور اگر آگ بجھ گئی تو رفتار جاتی رہی ایسے ہی اطیعو اللہ واطیعو الرسول دونو درکار ہیں ایک سے بغیر دوسرے کے اسلام نہیں علی ہذا القیاس پیر اور مرید اسطرف پیر کے دعا و توجہ اُسطرف مرید کی ہمت اگر ہووے تو سلوک طے ہووے اور اگر پیر مرید سے بے خبر ہو یا مرید ریاضت میں کم ہمت ہو کیسے راستہ طے ہوگا +

فیض فرمایا کہ عوام کی عادت ہے کہ مشائخ سے کہتے ہیں کہ ہمکو زیارت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کرادو اور اپنی لیاقت کا لحاظ نہیں کرتے حال آنکہ جب آئینہ دل زنگار حسد و کبر و ریا و ظلم و رشوت و کذب وغیرہ سے صافی ہو اور بانوار اکل حلال و صدق مقال و ذکر و عبادت وغیرہ سے منور ہو تب اشعۂ انوار فائز الابرار سردار اولین و آخرین کی مزین رویاء ہوں فرمایا کہ عوام کو تو زیارت ابلیس بھی محال ہے اسکی ملاقات تو بڑے بڑے ابدال قطب و غوث و صالحین کو میسر ہوتی ہے چہ جائے زیارت رسول الثقلین کی کیونکہ عوام تو ایک ادنی ستونگڑے کے وسوسہ میں مبتلا ہوجاویگا چنانچہ غربا کیواسطے ایک چوکیدار گرفتار یکو کافی ہے اور امراء کے حق میں دوش کی کہ جس میں کوتوال وغیرہ موجود ہوں حاجت ہے فرمایا کہ ان لوگوں کو لایق ہے کہ اول اپنے جوارح و قلب کو صاف کریں بعدہٗ

آرزوے زیارت پُر طراوت محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کریں وبدونہ خر طالقتاد ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار	جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

فیض فرمایا کہ تیرا دل وظائف اور شغل اور بکھیڑے دنیا میں کیسا رہتا ہے جو کچھ حال تھا میں نے عرض کردیا فرمایا کہ یہ خلش تجھ میں ابھی باقی ہے کہ جب کوئی غیبت یا عیب جوئی کرتا ہے یا بیوی بچہ خادم کیطرف سے کوئی بات خلاف امر یا عادت کے پاتا ہے تو اُسوقت ہر وظیفہ اور شغل میں خلجان پڑتا ہے اسکا وفیہ یہ ہے کہ وافوض امری الی اللہ فرمایا کہ یہ آیۃ شریفہ مشائخ کے عمل کی ہے تاکہ عوام کے عمل کے بس تو اسپر عمل کرلیا کر اور اپنے کار میں مشغول ہوجایا کر ؎ سپردم بتو مایہ خویش را ✦ تو دانی حساب کم و بیش را ✦ اور فرمایا کہ اسی پر عمل کرنے سے منازل سلوک طے ہوتے ہیں پس یہ سنتے ہی سارا جہان مجھپر مثل آئینہ کے منکشف ہوگیا بعض نظایر اسکے تحریر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ غیبت گر اور عیب جوئی کو ذات پاک موجود مطلق اگر زبان و ذہن و عقل و حس و دل و دماغ وغیرہ میں قوت نہ دیتا تو وہ اس عمل کے ارتکاب کی کیا طاقت رکھتے تھے الا لہ الخلق والامر اسیکی طرف سے ہے ایسے ہی مخالف امر و عادت کو اگر ہاتھ پیر آنکھ کان منہ دل ارادہ وغیرہ میں قوت نہ دیتا تو وہ مرتکب اس امر کے کیسے ہوتے یہ بھی اُسیکی طرف سے ہے وعلی ہذا القیاس حسنات و خیرات و صلہ وغیرہ منجملہ اُسکے یہ مکشوف ہوا کہ میں دروازہ محلہ ٹولی میں کو آتا تھا ناگاہ ایک گھوسن دودھ لیے ہوئے میرے سامنے آگئی اُسوقت میرے دل میں آیا کہ اس سے دو فلوس کا خرید کرا اپنے فرزند صغیر عبد المجید کو پلادوں تاکہ وہ خوش ہووے اور اُسکو راحت پہنچے اُسیوقت خیال آیا کہ یہ فلوس کہانسے آئے فلوس ٹکسال حاکم مجازی سے آئے حاکم نے کسواسطے اجراء کیے حاکم نے واسطے تسلط اور اپنی حکمرانی کے واسطے جاری کیے اصل فلوس کی کیا ہے اصل فلوس کی مس کانی ہے کان میں سے کون لایا کان میں سے مزدور اور حرفہ گر اپنے حصول دو فلوس کے لیے لائے حرفہ والوں نے کسطرح سے نکالا حرفہ والوں نے آلات حدید سے برآمد کیا آلات حدید کہانسے لائے آلات حدید آہنگر نے واسطے حصول دو فلوس کے بنائے آہنگر نے آلات کس چیز سے تیار کیے آلات کو کوئلہ اور آگ کے ذریعہ سے تیار کیے کوئلہ کس چیز سے بنیں کوئلہ لکڑی سے بنا لکڑی

والوں کے واسطے حصول دو فلوس کے بنائے لکڑی کہانسے آئی جنگلات سے آئے اُسکو کون
لایا اُسکو پیشہ گراں واسطے حصول دو فلوس کے لائے لکڑی کسطرح تیار ہوئی لکڑی مثل درخت
برگت کے کہ جسکا حال میں سابق میں تحریر کر چکا ہوں صغیر تخم سے پیدا ہوئے وہ اللہ تعالےٰ
کی قدرت کی مصنوعات سے ہے خیال آیا کہ یہ سارے سامان ایک انسان ضعیف البنیان
کب بکر سکتا ہے یہ فضل ربی ہے کہ ہر ایک کو فلوس کی طمع لگا کر پیشہ کی محبت دیکر ہمارے
تک دو فلوس آسانی سے پہنچادئے ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض
ولکن ینزل بقدر ما یشاء انہ علیم قدیر یعنی اگر سب کو غنی کر دیتا کوئی دوسرے
کا کام نہ کر سکتا اسلیئے حرفات ہر ایک کے درمیان میں تقسیم کر دی تاکہ کارروائی تمام مخلوق
کے ہووے بفضلہ تعالےٰ یہ تمام معارف ایک لمحۃ البصر میں مکشوف ہو گئے ایسے ہی معارف
دیگر اور فرمایا کہ وفی السماء رزقکم وما توعدون اسپر بھی عمل کرنا مشائخ کا ہی کام
ہے اور فرمایا کہ لن تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون یہ بھی مشائخ کے عمل کی ہے فرمایا
کہ یہی مراتب درجات فقیری کے ہیں ؛

فیض فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمکو پیر سے بیعت ہو کر کچھ فیض نہیں اور وہ
فیض سمجھتے ہیں گر پڑنے اور وجد کو جسکی یہ کیفیت ہے ؎

گر چار سوے حد تو او فتادہ مبینی بندہ را ✦ تن یکطرف جان یکطرف سر یکطرف پا یکطرف

حالانکہ یہ حال صفائی قلب اور فرط محبت سے حاصل ہوتی ہے جب کوئی بات سمجھ اور
تصور میں آگئی تو مثل ماہی بے آب تڑپ گیا مثل وقت خوف آلہی کے لرزہ بدن پر آگیا
یا خوشی جنت وغیرہ سے مثل کودکان کے کود پڑا یا فراق شیخ سے چیخ ماری یا عذاب جہنم
سے رو پڑا یا ہول قیامت سے بے حال ہو گیا یا خیال نفخ صور سے مجنونانہ بنگیا وغیرہ
ذالک او جنکو دلوں پر حجب ظلمانی نفسانی و شیطانی پڑی ہیں انکو کسطرح یہ کیفیت حاصل ہو
سکتی ہے فیض کے یہ معنے ہیں کہ سابق میں حقہ پیتا تھا اور اُسکے سبب سے جماعت اور تکبیر اولی ترک
ہوتی تھی اب بیعت ہو گیا تو حقہ نوشی سے توبہ کر لی اور اس سے ایسی نفرت آگئی کہ دوسرے کو حقہ
سے نفرت کر لیگا اور جماعت و تکبیر اولیٰ کا پابند ہو گیا یہ بڑا فیض ہوا یا پہلے سے تہجد نہیں پڑہتا تھا

جب بیعت ہوگیا تو شب کو خود بخود بیدار ہونے لگا اور تہجد پڑھنے لگا یہ بھی فیض ہی ہے یا پہلے
سے نماز غیر وقت میں پڑھتا تھا چنانچہ دیکھتے دیکھتے وقت کو غروب آفتاب آگیا اسوقت اٹھکر
چار ٹھونگیں مرغ کیسی مارلی جب بیعت ہوگیا بفرط استماع اذان کے کہ پیام حضور ربانی ہے تمام
کاروبار دنیاوی و راحات نفسانی چھوڑکر نماز ادا کرنے چلا آیا یہ فیض ہے ایسا ہی محبت دنیا و
دل سے دور ہوجانا اور غیبت بخل تکبر ریا مزامیر وغیرہ سے تنفر کرنا یا محبت ذکر و شغل و وظیفہ و
مراقبہ و حلقہ وغیرہ کے ہوجانا یا عادت سخاوت و حج وغیرہ کے دل میں آجانا فیض پیر سے ہے توفیق رفیق باد

فیض فرمایا کہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین کے یہ معنے ہے کہ خالق مطلق کو
رسول اکرم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا اور خاتم النبیین تمام مخلوق پر بنانا منظور
تھا اور نیت اور ارادہ میں یہ بات مرکوز تھی پس اسکا ذریعہ یہ تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مع
ذریات انکی کے زمانہ خاتم الرسل تک پیدا کیا بعد سب کے آپکا ظہور کرکے تفصیل اجمال نیت کو کردکھایا
گویا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے ہی نبی ہو چکے تھے جیسا کہ نقشہ مکانات وغیرہ کا مع
تعین مقامات پہلے سے ہوتا ہے بعد میں اسکا ظہور ہوجاتا ہے ایسا ہی جب ایک شخص نے کسی پیر سے مرید
ہونیکا ارادہ کرلیا تو وہ اسیوقت مرید ہوچکا ایسا ہی کسی شیخ کے کسیکو مرید کرنیکی نیت کرلی وہ پیر ہوچکا ایسا ہی
کسی نے ایک مرید کیلئے خلافت کی نیت کرلی وہ خلیفہ بن چکا و علی ہذا القیاس اذا تحدث عبدی
بان یعمل حسنۃ فانا اکتبہا حسنۃ مالم یعمل الحدیث اس کا بیان ہے۔

فیض فرمایا ؎ مری آنکھ بند تھی جب تلک نظر و نیں حسن و جمال تھا ٭ جب آگیا مرے سامنے نہ وہ
رنج تھا نہ ملال تھا ٭ یہ شعر موافق حال مجذوبان کے ہے کیونکہ اول مجذوبان کے سامنے ایک
انوار تجلیات الٰہی مثل قوس قزح کے زرد سرخ سبز سفید چند رنگین کا حلقہ پیش آتا ہے وہ اسکو
دیکھکر کودتے ہیں اچھلتے ہیں ناچتے ہیں خوش ہوتے ہیں باتاں کرتے ہیں اور ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہتے
ہیں جب وہ انکی آنکھوں سے محو ہوجاتے ہیں تو وہ روتے ہیں اور اپنے نفس کو طعن کرتے ہیں اور
شیطان کو گالیاں دیتے ہیں اور پتھر پھینکتے ہیں اور ڈھونڈتے پھرتے ہیں لوگ جانتے ہیں کہ وہ ہمکو مارتے
ہیں اور گالی دیتے ہیں یہ اسرار مجذوبونکا ہے اب ہمکو بھی لایق ہے کہ عشق معشوق حقیقی کی آگ میں
ہر وقت جلتے رہیں کہ انسان اسلئے پیدا ہوا ہے بقول شخصے ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔ + ورنہ طاعت کیلئے کیا کم تھے کچھ کرو بیاں

فیض فرمایا کہ مجذوب سالک سے اعلیٰ درجہ کے ہیں کیونکہ سالک کو معاملات خلط ملط میں غیبت سننا عیب سننا جھوٹ سننا جھوٹ بولنا تکبر کرنا تعلے جتانا خلاف شرع کرنا وغیرہ کے جبراً ضرورت پڑجاتی ہے اور مجذوب چونکہ عقل دنیاوی سے بے ہوش ہوتے ہیں کذب غیبت عیب جوئی ظنون ناقصہ کبر ریا ، حسد کینہ وغیرہ رذائل سے پاک ہوتے ہیں اور حکم ربی لتکلیفات شرعیہ کا اُن سے اُٹھایا ہوا ہوتا ہے وہ معصوم صفت ہوتی ہیں اسی لئے جب وہ زبان سے کچھ بات نکالیں پوری ہوجاتی ہے اور جو دعا کریں مستجاب ہوجاتی ہے۔ لواقسم علی اللہ لابرہ اُسکی مثال ہے خلاف ہمارے کہ ہم ان بلاؤں کے اندر مبتلا ہیں اسلئے ہماری دعا میں دیر ہوجاتی ہے

فیض فرمایا کہ ذکر و ظیفہ مراقبہ و دیگر عبادات میں اگر تصور اور حضوری ہوجاوے تو کارآمد ہے اور اگر غفلت سے پڑھا تو بیکار ہے ؎

وہ ہو نہیں ہے کام کی جس ہو میں ہو نہ ہو وہ دل نہیں ہے کام کا جس دل میں تو نہ ہو

فرمایا کہ بعض مشایخ طالب کو مرید کرکے اول ہی مراقبہ تبلادیا کرتے ہیں یا ذکر خفی کا ارشاد فرمادیتے ہیں جب وہ مرید حسب تلقین اپنے شیخ کی مراقبہ و ذکر وغیرہ میں بیٹھا اسیوقت سوگیا اور اگر غفلت زیادہ آگئی تو گر پڑا اور چوٹ کھائی اور چونکہ وہ پائے بند پیر کلہ ہے تمام عمر اپنی تضیع اوقات کرتا رہا اور طریقت کا ایک بھی مقام طے نہ ہوا پیر کو لازم ہے کہ اول ذکر جہر با تصور تبلاوے جب اُسپر حاوی ہوجاوے اور غفلت دور ہوجاوے تو ذکر خفی کا ارشاد کرے جب وہ بھی راسخ ہوجاوے تو مراقبہ سکھلاوے اسوقت استغراق اور مواجید کی کیفیت پاوے ورنہ اسکی یہ کیفیت رہیگی

؎ دل چاہے دلدار کو من چاہے آرام دُگدا میں دو نو گئے مایہ ملی نہ رام

اُدھر نیند کا خلل اِدھر کیفیت برباد +

فیض فرمایا کہ ایک آدمی بازار کو جاتا تھا اسکے پیچھے پیچھے اسکا بدخواہ آتا تھا بدخواہ نے اسکو گالی گفتار دینا شروع کی اگر اس نے اسکو منہ پھیر اکر دیکھا اور جواب دیا فتنہ بڑھا اور اُسکی توہین ہوئی ہر کوئی اُسکی عداوت جانلیگا اور اسکو نالایق کہیگا اور اگر یہ سونٹ ماری ساکت چلا گیا تو دس آدمی ساری اس بدخواہ کو کہیں گے کہ یہ مجنون ہے کیکو کہہ رہا ہے اگر کوئی ہوتا اسکو جواب دیتا یہ تو

ویسے ہی بکتا پھرتا ہے اور اُسکی عزت وتوقیر باقی رہگئی پس آدمی کو لائق ہے کہ صبر کرے اور فتنہ دباوے اور باب فساد کا نہ کھولے بدخواہ اپنی زبان خود بد کرتا ہے فاصفح الصفح الجمیل اسی کا بیان ہے کہتا ہے بندہ ضعیف البنیان ناتوان ورجان محمد امیر باز خان سہارنپوری کہ حضرت مامرشد نامخدوم حاجی عبد الرحیم شاہ مرحوم ہر وقت قال اللہ اور قال الرسول کا وعظ بیان فرماتے تھے جب کوئی حاجت مند حضرت کی خدمت میں واسطے دعا اور انجام حاجت کے حاضر ہوتا تھا اُسکی مختصر سی بات سنکر اول نصیحت لجکہ من رای منکرا فلیغیر بید ہ فمن لم یستطع فبلسانہ پر عمل کرکے اپنے دست و زبان سے اسکی اصلاح شرعی کر دیتے تھے بعدہ مختصر سی بات کہکر اسکی تسلی کرکے شب کو دعا خیر اسکے حق میں فرما دیتے تھے پس بفضل خدا جلدی ہی وہ کامیاب ہوجاتا تھا اور دین پر مستقیم ہوجاتا تھا ہر چہار اطراف میں حضرت کا فیض پھیلا ہوا ہے اور ہر ہر جگہ حضرت کے مرید ہیں حتے کہ مکہ معظمہ میں چند مرید ہوئے اور مدینہ منورہ میں اکیس ۲۱ مرید ہوئے اور اب بھی مکہ معظمہ میں حضرت کے بعض خلیفہ مثل مولوی اکرم الدین وغیرہ موجود ہیں یہ چند الفاظ حضرت کی زبان مبارک کے بعض مع اشعار کے جو اسوقت مجھکو یاد تھے تحریر کر دیے ورنہ حضور کی خدمت میں اٹھارہ سال کامل کفش برداری کی جو کچھ جواہر نثار گوش ہوئے وہ اسوقت یاد نہ انکی تحریر کو قلم میں قوت ہے وفقنا اللہ تعالےٰ لصالح الاعمال وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

شد

۱

تقریظ

بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا
ہے بندہ احقر الزماں محمد عبد الحمید
خاں غفر اللہ ذنوبہ خلف اولانا و مولانا والدنا
و مرشدنا و استادنا قاری القرآن حافظ کلام سبحانی
حاجی الحرمین ازہد اہل القران حضرت مولوی محمد آمیر باز خان
صاحب مد فیضہ الرحمان کہ یہ چند کرامات حضرت داد ابیر قطب الزمان غوث
دوران مشایخ مدار ارشاد خیرخواہ خلق اللہ عاشق طریقہ رسول اللہ صلعم حاجی
عبد الرحیم شاہ علیہ الرحمت کی حضرت مولانا قدم ذکرہ نے بچشم دید خود جمع کی
ہیں طبع کرائی جاتی ہیں اور جو جو کرامات و مکشوفات و خوارقات دیگر
احباب خلفاء و مریدان حضور عالی نے دیکھے اور برتے اُن میں اکثر
یہ جناب مستطاب خلیفہ اعظم منشی محمد سعادتمند صاحب مد ظلہ
نے جمع و تدوین کی انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی
عنقریب مطبوع ہو کر
فیض رسان معتقدان ہونگی
فالحمد للہ علی
ذالک

انتساب

حضرت مولانا طفیل احمد فاروقی فریدی رحمۃ اللہ علیہ
کی روحِ پُرفتوح کے نام

آجکل سلاسلِ طیبہ صوفیہ کی تعلیمات کا فقدان ہے لہٰذا اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اکابرِ سلسلہ کی تصنیفات و تالیفات از سرِ نو منظرِ عام پر لائی جائیں۔ تاکہ مخلوقِ خدا ان سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرے۔

اِس سلسلے میں محبّ کاملین بھائی ریاض احمد خلیفہ مجاز حضرت حاجی مولا بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مساعیٔ جمیلہ لائق تحسین ہیں کہ ان کی خاص توجہ سے اکابرِ سلسلہ کے نایاب نوادر کی اشاعتِ نو ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سرچشمہ فیض کو جاری و ساری رکھے۔ آمین

نفیس الحسینی
خادم مجلسِ معارفِ صوفیہ
199/4 کریم پارک۔ راوی روڈ۔ لاہور ۲

سرورق : ایشین آرٹ پریس، ۱۴، میکلوڈ روڈ، لاہور